www.novelsclubb.com
جنون
خدیجہ نور
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

جنون

از

خدیجہ نور

www.novelsclubb.com

"تمھیں یہ ذمہ داری سونپی جارہی ہے اس کو بہت دھیان سے نبھانا ہے کسی بھی قسم کی غلطی پر جان سے جاسکتی ہو تم"۔۔۔۔۔سامنے کھڑا چھ فٹ کا توانا مرد اپنے چہرے کو نقاب سے ڈھکے اس لڑکی سے مخاطب ہوا جو دیکھنے میں کانچ کی گڑیا معلوم ہوتی تھی اس بات سے بے خبر کہ یہ کانچ کی گڑیا ٹوٹ چکی ہے اور اب اس کے پاس صرف کرچیاں ہیں جو کسی کی بھی تباہی بن سکتی ہیں۔وہ ایک چلتا پھرتا ہتھیار تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی میں جانتی ہوں یہ سب آپ مجھے جگہ کا نام بتایئے ہدف تک پہنچنا میرا کام ہے"۔۔۔۔پر عزم لہجے میں کھڑی وہ بولی۔

تمہیں یہ سب آج شام کی میل میں مل جائے گا جس کو ڈی کوڈ کرنے کے لئے" تمہارے پاس کل صبح تک کا وقت ہو گا"۔۔۔۔ہنوز وہی سرد لہجہ کسی بھی قسم کے احساس سے عاری۔روبوٹ کی طرح وہ سر ہلا کر جانے کے لئے پلٹی تو مقابل کی آواز پر رکی۔

وہ شخص اس کے قریب آیا اور اس کی پشت کو دیکھنے لگا۔ہاتھ بڑھا کر ایک نینو سائز کی چپ اس کی گردن میں انجیکٹ کر دی۔

www.novelsclubb.com

یہ ٹریکر ہے اس سے تمہاری ہر حرکت پر نظر ہو گی میری اب تم جا سکتی" ہو"۔۔۔اپنا کام مکمل کرتا وہ شخص واپس پلٹ گیا جبکہ عزیزہ اپنی گردن پر ہوتی چبھن پر ہاتھ پھیرتی آگے بڑھ گئی۔

یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ مجھے وہاں بھیجنا چاہتے ہیں جبکہ یہ دوسری بار ہے" جب میں اپنی مرضی سے وہاں جارہی ہوں"۔۔۔اپنے الاٹڈ روم کی جانب بڑھتی ہوئی وہ سوچ رہی تھی۔

دراز قدو قامت، تیکھے نین نقش مگر قدرتی معصومیت کی حامل لمبے گھنیرے بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے وہ قدرت کا حسین شاہکار تھی اور مافیاوالوں کا حسین ہتھیار۔اس نے یہاں پر اپنی جگہ بہت آسانی سے بنالی تھی کیونکہ اس کا پچھلا اتا پتہ کسی کو بھی معلوم نا تھا کہ وہ کہاں سے آئی تھی اور کون تھی۔وہ عزیزہ تھی جس کے پیچھے کوئی خاندان نا تھا اور وہ ایک ایجنٹ بننے یہاں آئی تھی۔سولہ سال کی عمر میں اس نے اس نئی دنیا میں قدم رکھا تھا مگر وہ یہاں کتنی پرانی تھی یہ تاریخ اس کے سوا کسی کو معلوم نا تھی۔

ہیلو عزیزہ کیسی ہو تم"۔۔۔۔لوئلہ اس کے قریب آتی اس کے ساتھ ساتھ چلنے" لگی اور اس کا حال پوچھا۔

وہ ایک فرنچ لڑکی تھی جو عمر میں اس سے چھ سال بڑی تھی مگر قد و قامت کے لحاظ سے چھوٹی تھی۔اس کو یہاں آئے چند دن ہی ہوئے تھے مگر عزیزہ کو وہ لڑکی پہلی ہی نظر میں کھٹک گئی تھی اس کے متعلق وہ اپنے طور پر معلومات کروا رہی تھی اور ابھی اس کی تلاش جاری تھی۔

www.novelsclubb.com

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو اور یہ تمہارے ہاتھ پر زخم کیسے آیا"۔۔۔۔عزیزہ اس" کے ہاتھ پر بندھی پٹی دیکھ کر بولی۔

"ارے یہ کچھ نہیں بس تم تو جانتی ہو لیو سفر کے لئے یہ سب کیا ہے میں نے مگر تم یہاں پر کسی کو بتانا مت"۔۔۔۔راز دارانہ انداز میں وہ عزیزہ سے مخاطب ہوئی جبکہ عزیزہ سر جھٹک کر مسکرادی جیسے کہ وہ جانتی نا ہو کہ یہ ایلو میناتی ہے اور یہاں پر یہاں کے بہترین ایجنٹس کو اپنا حامی بنانے آئی ہے۔اور یہ چوٹ بھی اپنے اس دو ہفتے کے شوہر کی وجہ سے لگی ہے جس کی بلی وہ دو دن پہلے چڑھا کر آئی ہے۔

"تم بتاؤ کہاں جانا ہے تم نے اگلے مشن پر"۔۔۔دوستانہ انداز میں لوئلہ بولی جبکہ عزیزہ کے ماتھے پر بل پڑے۔

تم شائد بھول رہی ہو کہ یہاں کی ہدایات کیا ہیں دوبارہ سے تفصیل دینے کی" ضرورت نہیں ہے مجھے ایسا لگتا ہے۔۔۔کیا ٹھیک لگتا ہے بولو لوئلہ "۔۔۔۔۔ سرد لہجے میں عزیزہ بولی جبکہ لوئلہ کی کان کی لوئیں اس ہتک سے سرخ ہو گئی تھیں مگر پھر خود کو نارمل کرتی بولی۔

بالکل ضرورت نہیں پڑے گی اور نا ہی آئندہ میں کوئی فضول سوال تم سے کروں" گی"۔۔۔۔ سمجھنے والے انداز میں لوئلہ بولی جس پر عزیزہ نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں آ کر اپنا کوٹ اتار کر بیڈ پر پھینکا اور بیک مرر میں اپنا عکس دیکھنے لگی گردن کے پاس سرخ نشان اب کافی حد تک مندمل ہو چکا تھا۔پھر اپنا کوٹ اٹھایا اور اس

کے کالر پر لگے بٹن کو دیکھا جس میں ایک چھوٹی سی چپ تھی جبھی اس کی موبائل پر میسج کی رنگ ہوئی۔

"The demon king is watching you!"

ایک سطر میں لکھا گیا جملہ عزیزہ کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں تو جیسے جانتی ہی نہیں کہ ہیومن امپلاٹنگ (Human implanting) کی سہولت تم لوگوں کے پاس ہے ہی نہیں دی ڈیمون کنگ "۔۔۔۔پراسراریت سے مسکراتی ہوئی وہ بولی اور اپنے لیپ ٹاپ پر آئی میل کو اوپن کر کے پڑھنے لگی۔

جہاں پانیوں کے رنگ ہیں لال،"

سحر کی وبا ہے جس جگہ عام،

اک ایسے جہاں میں رکھو قدم،

جہاں نکلے سارے مردودوں کا دم!۔۔۔۔"۔۔۔۔چار سطور میں ایک نظم تحریر کی گئی تھی جس کو پڑھنے کے بعد عزیزہ سوچ میں پڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سرخ پانی یعنی سرخ سمندر۔۔۔۔ بحیرہ احمر اور سحر یعنی جادو تو یہ سب نشانیاں تو مصر سے ملتی ہیں کیونکہ اس سب کے لئے مشہور وہی جگہ ہے"۔۔۔۔ کڑیوں سے کڑیاں ملاتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"سمجھ گئی مجھے کہاں جانا ہے مگر یہ میرا حلیہ یہ بھی تو وہاں کہ مقامی لوگوں جیسا ہی ہونا چاہیئے"۔۔۔۔ تھوڑی پر ہاتھ رکھے وہ ابھی سوچ رہی تھی کہ پھر سے میسج ٹون بجی۔

www.novelsclubb.com

"You've got the point now be ready for the next!"

اسکرین پر موجود پیغام پڑھ کر اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔اب باری تھی خود کو بدلنے کی جس کے انتظامات کرنے عزیزہ چل پڑی۔

(ماضی)

www.novelsclubb.com

اس عالیشان بنگلے میں آج زندگی رگ و پے میں خون کی مانند دوڑ رہی تھی۔ خلاف معمول آج کا دن کافی گہما گہمی والا تھا۔ وہ لوگ چند دن پہلے ہی یہاں پر شفٹ ہوئے تھے۔

"امی یہ دیکھیں شمائل میری گڑیا نہیں دے رہی ہے"۔۔۔۔پانچ سالہ عزیزہ اپنی چھوٹی بہن شمائل کی شکایت لگاتے ہوئے بولی جو کہ عمر میں اس سے دو سال چھوٹی تھی۔

جبکہ اس کی بات سن کر کچن میں کام کرتی نفیسہ مسکرادی۔

"بیٹا آپ کسی اور کھلونے سے کھیل لو شمائل چھوٹی ہے ناوہ روئے گی تو آپ کو اچھا لگے گا"۔۔۔۔چولہے کی آگ بند کرتی نفیسہ کرسی پر بیٹھی اور عزیزہ کو گود میں بٹھالیا اور پوچھنے لگی۔

نہیں ماما مگر وہ میرا گفٹ تھا بابا نے فرسٹ آنے پر دیا تھا اور شمائل نے لے لیا مجھے "اچھا نہیں لگے"۔۔۔۔اپنے ننھے ہاتھوں سے نفیسہ کی گردن کے گرد جھولتی ہوئی وہ بولی۔

بیٹا آپ کو پتا ہے نا جب آپ چھوٹی تھیں تو آپ کے بابا ہمیشہ آپ کی ہر بات مانا "کرتے تھے"۔۔۔۔نفیسہ پھر سے سمجھانے والے انداز میں بولی جس پر عزیزہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

www.novelsclubb.com

تو بیٹے اب آپ اس گھر کی بڑی بیٹی ہو اسی لئے اب چھوٹوں کی خوشی کا خیال آپ "کو رکھنا ہے"۔۔۔۔نفیسہ کے سمجھانے پر عزیزہ کچھ سمجھنے کا تاثر دیتی ہوئی بولی۔

یعنی مما میں بڑی ہوں تو چھوٹی کو ڈانٹ بھی سکتی ہوں نا"۔۔۔۔لہجے میں چہکار" لئے عزیزہ بولی جس پر نفیسہ کا دل کیا کہ اپنا سر پیٹ لے۔

ارے میں نے یا بابا نے آپ کو کس وقت ڈانٹا تھا بتاؤ مجھے"۔۔۔۔اب کی بار نفیسہ" بے چارگی سے بولی۔

ماما آپ نے اور بابا نے نہیں وہ جو ماموں زیاد کا بیٹا ہے نا سفیان اس نے اپنے" چھوٹے بھائی کو مارا تھا اور کہا تھا کہ میں تم سے بڑا ہوں میری عزت کیا کرو"۔۔۔۔۔عزیزہ اپنی آنکھوں کے سامنے کل والا واقعہ جو پیش آیا تھا اس کو من و عن دوہرانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"""بیٹا مارنے سے یا ڈانٹنے سے کوئی بھی بڑا نہیں ہو جاتا ہے بلکہ جب آپ کسی کو مارتے ہو یا ڈانٹتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ میں ان کو اپنی بات سمجھانے کی طاقت نہیں ہے!۔۔۔۔میرا بچہ یہ طریقہ تو جانوروں کا ضرور ہو سکتا ہے مگر انسانوں کا نہیں"۔۔۔۔نفیسہ سمجھانے والے انداز میں پھر سے بولی۔

"یعنی مماسفیان انسان نہیں ہے پھر"۔۔۔۔۔منہ پر حیرت سے ہاتھ رکھے عزیزہ بولی جبکہ اب کی بار نفیسہ کا دل کیا کہ اس کو اچھی خاصی جھاڑ پلا دے مگر ضبط کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"چلو جاؤ اب یہاں سے تمہارے بابا آنے والے ہیں میں نے کھانا بھی بنانا ہے چلو جلدی کرو جاؤ بہن کا دھیان کرو"۔۔۔۔نفیسہ سنجیدہ لہجے میں بولی تو عزیزہ بھی

خاموشی سے چلی گئی مگر اس کا ننھا دماغ یہ کڑیاں سلجھانے میں لگا ہوا تھا کہ اس کی ماں ناراض کیوں ہو گئی ہے۔

جبکہ عزیزہ لاؤنج میں بیٹھے شجاع حیدر کو دیکھتی دوڑ کر اس کی گود میں چڑھ گئی۔

بابا آپ آ گئے میں آپ کا ویٹ کر رہی تھی کب سے "۔۔۔۔۔ شجاع کے گلے" میں بانہیں ڈالتی وہ جھولتی ہوئی بولی تو شجاع کو اپنی اس ننھی پری پر بے حد پیار آیا۔

ہاں میرا بیٹا مگر آپ میرا انتظار کیوں کر رہی تھی "۔۔۔ شجاع اس کا ماتھا چوم کر" بولا۔

www.novelsclubb.com

"بابا وہ ماما نے آج سارے کھانے آپ کی پسند کے بنائے ہیں نا اس لئے"۔۔۔۔ عزیزہ مزے سے بتانے لگی۔

"اچھا جی تو یہ بات ہے"۔۔۔۔ شجاع اس کہ پر جوش سے انداز میں بتانے پر مسکرا دیا۔

کہ تبھی گولیوں کی تڑتڑانے کی آوازیں چاروں جانب گونجیں جس پر شجاع نے حیرانگی سے دیکھا اور عزیزہ نے سہم کر اپنے باپ کی جانب دیکھا۔ جبکہ نفیسہ کی چیخ پر شجاع عزیزہ کو گود سے اتار کر شمائل کا دھیان کرنے کو کہہ کر کچن کی سمت بھاگا جبکہ نفیسہ کا خون میں لت پت وجود دیکھ کر شجاع کو اپنے سر پر آسمان گھومتا ہوا محسوس ہوا۔ بھاگ کر نفیسہ کے پاس آیا تو دیکھا ایک گولی اس کے سر میں پیوست تھی جبکہ دوسری گولی اس کی پشت میں پیوست تھی۔ وہ جو کوئی بھی تھا خاصہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بے رحم تھا جو یہاں پر خصوصی طور پر قتل کے ارادے سے آیا تھا جبکہ عزیزہ اور شمائل کا خیال آتے ہی وہ ان دونوں کے کمرے کی جانب بڑھا تھا چونکہ اب وہ دونوں ہی بچی تھیں جن کے ساتھ اس کو زندگی گزارنی تھی! مگر کیا وہ واقع میں ان دونوں کے ساتھ زندگی گزار سکتا تھا یا یہ اس کی خام خیالی تھی؟

عزیزہ سہمی ہوئی شمائل کو خود سے لگائے بیٹھی تھی جبکہ شجاع نے ان دونوں کو خود سے لگا لیا اور بے آواز آنسو بہانے لگا۔

www.novelsclubb.com

بابا آپ رو کیوں رہے ہیں"۔۔۔عزیزہ نے شجاع کی آنکھوں سے بہتے آنسو" دیکھتے ہوئے کہا جبکہ شمائل نے آگے بڑھ کر اپنے ننھے ہاتھوں سے شجاع کے آنسو صاف کیئے آگے بڑھ کر۔

"بیٹا آپ کو اب جو میں بات بتانے جا رہا ہوں اس کو دھیان سے سننا ہے آپ نے !"۔۔۔اب کی بار شجاع عزیزہ سے مخاطب تھا چونکہ شمائل اس سب کے لئے ابھی نا سمجھ تھی۔

"بیٹا آپ کی مما ہم میں نہیں رہی ہیں ! ان کا وقت ہمارے ساتھ رہنے کا پورا ہو چکا تھا اب وہ واپس اللہ تعالی کے پاس چلی گئی ہیں اس لئے اب سے آپ نے اپنی چھوٹی بہن کا بہت سارا خیال رکھنا ہے"۔۔۔شجاع پر امید نظروں سے عزیزہ کو دیکھ رہا تھا جو کہ تابعداری سے اس کی تمام تر باتیں سن رہی تھی۔ پھر آگے بڑھ کر شمائل کو گلے لگا لیا۔ان دونوں کو اپنے کمرے میں رہنے کا کہہ کر وہ اب دوبارہ سے کچن کی جانب بڑھ چکا تھا اور اب بوجھل قدموں کے ساتھ دوزانوں ہو کر نفیسہ کے سامنے بیٹھ چکا تھا۔

مجھے معاف کر دینا کہ میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکا! میں ان لوگوں کو کبھی" معاف نہیں کروں گا جنہوں نے تمہیں اس طرح سے درندگی کا نشانہ بنایا ہے!"۔۔۔۔۔شجاع نے اتنا کہہ کر اس کے یخ ہوتے وجود کو خود میں بھینچا۔یہ اک آخری لمحہ تھا اس کے ساتھ گزارنے کا واحد ذریعہ جو کہ وہ کھونا نہیں چاہتا تھا چونکہ اس کے آگے گہری تاریکی اس کی منتظر تھی۔

کیا کہا تم نے اس کی بیوی کو مار آئے ہو تم لوگ"۔۔۔۔ارے الو کے پٹھو میں نے" پورے خاندان کو قتل کرنے کا کہا تھا اب اس کے سروائیور زندہ چھوڑ آئے ہو تا کہ

وہ لوگ انتقام لینے آجائیں بہت خوب"۔۔۔۔۔سوٹڈ بوٹڈ شخص اس وقت طیش میں کھڑا استھزائیہ انداز میں تالیاں بجا رہا تھا جبکہ دونوں نقاب پوش خاموشی سے سر جھکائے کھڑے تھے۔

کیا زبانیں کٹ گئی ہیں جو جواب نہیں دے رہے ہو تم لوگ بولو"۔۔۔۔۔وہ" شخص مزید برہم ہوتا ہوا بولا۔

سر ہم لوگ وہاں پر ان سب کو مارنے گئے تھے مگر کوئی شخص اچانک سے آیا تھا" اور اس نے ہم پر حملہ کر دیا تھا جس کی وجہ سے اپنی پہچان چھپانے کے لئے ہم لوگوں کو وہاں سے بھاگنا پڑا تھا"۔۔۔۔۔ان میں سے ایک شخص روانی سے بولا تو سامنے موجود اس سفاک شخص کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

اپنی پہچان چھپانے کے لئے یا اپنی جان بچانے کے لئے"۔۔۔۔۔وہ شخص گھمبیر" آواز میں بولا جبکہ ان دونوں کے گلوں کی گلٹیاں ابھر کر معدوم ہوئیں وہ جتنا اس شخص کو سادہ سمجھ رہے تھے وہ اتنا سادہ ہر گز نا تھا۔

پھر اپنے ٹیبل پر موجود کتاب اٹھائی اور کچھ اس انداز میں ان دونوں کی آنکھوں کے سامنے کتاب کے صفحے پلٹے کہ ان دونوں کے رنگ اڑ گئے۔یہ ان تمام لڑکیوں کی تصاویر ہیں جن کو تم دونوں اپنی درندگی کا نشانہ بنانے کے بعد بے دردی سے قتل کر چکے ہو اور میں اس سب کی تمام تر تفصیلات سے بخوبی آگاہ ہوں ٹھوس ثبوتوں سمیت اور یہاں تو صرف ایک پانچ سالہ اور دوسری دو سالہ بچی اور ان کے باپ کو قتل کرنے کا کہا ہے میں نے تم لوگوں کو کچھ بھی کرو مجھے کل تک ان لوگوں کی لاشیں دیکھنی ہیں"۔۔۔۔۔وہ شخص قدرے سفاکیت سے بولتا اب ان کو ہاتھ

سے دفعان ہونے کا اشارہ کر چکا تھا جس پر وہ دونوں سرپٹ بھاگے تھے بنا پیچھے مڑے دیکھے۔

تم نے ابھی گرفٹر کا ایک رخ دیکھا ہے بہت جلد ہی دوسرا رخ دیکھنے کے لئے تیار ہو جاو تم!۔ چہرے پر حد درجہ سفاکیت سجائے وہ شخص اس وقت انسانوں کی صف کا کارندہ ہر گز نا دکھائی دے رہا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

سر سے کہو میجر شجاع ملنے کے لئے آئے ہیں!"۔۔۔۔چہرے پر سرد مہری" سجائے شجاع آفس کے باہر بیٹھے پیون سے بولا جس پر وہ سر ہلاتا اندر چلا گیا۔چند لمحوں بعد پیون باہر آیا اور اس کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔

سلام سر!"۔۔۔شجاع سامنے بیٹھے کرنل سہیل کو سلام کرتا ہوا بیٹھ گیا۔"

مجھے معاف کر دیجئے گا میں نے آپ کے کام میں خلل ڈالا"۔۔۔۔شجاع بنا کسی" تاثر کے سنجیدگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

کوئی بات نہیں میں جانتا ہوں کہ تم بنا کسی وجہ کہ یوں اچانک نہیں آتے ہو!یقینا" معاملہ سنگین ہو گا"۔۔۔۔سہیل اس کے تاثرات جاننے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔

"سر میں مزید اس کیس میں کام نہیں کرنا چاہتا ہوں! میں اس آپریشن سے ریزائن کرتا ہوں یہ میرا ریزائننگ لیٹر ہے"۔۔۔ شجاع سنجیدگی سے بولا تو سہیل نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا کہ اچانک کیا افتاد آپڑی کہ شجاع جیسا جواں مرد پیچھے ہٹ رہا ہے۔

"تحمل سے پوری بات بتانا پسند کرو گے کیا تم!"۔۔۔ کرنل سہیل کے کہنے پر شجاع نے سر جھٹکا اور بولنا شروع کیا۔

"سر جب سے یہ ٹاسک شروع ہوا ہے ان کے دو کارندے ہماری انسپیکشن ٹیم کے اندر ہیں جو ان تک پہنچنے کا سراغ لگانے کی تگ و دو میں ہیں مگر اس کا خاطر خواہ کوئی

بھی فائدہ نہیں ہوا ہے ! اور میرے گھر پر بے رحمانہ طریقے سے قاتلانہ حملہ ہوا ہے جس میں میری بیوی جان سے گئی۔ میں اب مزید کسی نقصان کی سکت نہیں رکھتا۔ میری دونوں بیٹیاں بہت چھوٹی ہیں۔ ان سب جھیلوں میں میں ان کی قربانی نہیں دے سکتا ہوں۔"۔۔۔۔۔۔ شجاع بنار کے تسلسل سے بولتا گیا جبکہ کرنل سہیل خاموشی سے اس کو سن رہے تھے۔

"تمہیں پتا ہے نا کہ اس وطن کے لئے کتنے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں ! اور مجھے اس بات کا افسوس ہے جو تمہارے گھر پر ہوا ہے مگر کوئی زندگی سے زیادہ نہیں جی سکتا ہے !"۔۔۔۔ کرنل سہیل اتنا کہہ کر شجاع کا چہرہ دیکھنے لگے جو کہ کسی بھی قسم کے تاثرات سے خالی تھا۔

اور اس فوج میں قدم رکھنے سے قبل ہر شخص اپنا سب کچھ قربان کرنے کا عہد لے کر آتا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ اپنوں کی قربانیاں دینا آسان عمل نہیں ہے مگر قربانیاں بھی ان کے ہی حصے میں آتی ہیں جو ان کے اہل ہوں"۔۔۔۔ کرنل سہیل کی باتیں شجاع کے سر پر سے گزر رہی تھیں اس کی آنکھوں کے سامنے خون میں لت پت نفیسہ کا وجود لہرا رہا تھا اور التجا کرتی آنکھیں۔

سر لیکن اس سب میں میرے بیوی بچوں کا کیا قصور ہے"۔۔۔۔ شکوہ کناں" لہجے میں شجاع بولا جس پر سہیل تحمل کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

جس جگہ پر تم ہو نا! یہاں پر کیا کیسے کیوں کی گنجائش نہیں رہ جاتی ہے شجاع۔ یہ" عہدہ قربانیاں مانگتا ہے نا صرف تم لوگوں کی جانوں کی بلکہ تم سے جڑے لوگوں کی جانوں کی بھی۔ میں نے خود اپنی ایک بیٹی کو کھویا ہے مگر افسوس کہ اس کی آخری

رسومات تک نہیں ادا کر سکا میں نا اس کا جسد خاکی ملا مجھے۔ تم تو خوشقسمت ہو کم سے کم ایسی لاچاری نہیں آئی تمہاری زندگی میں!"۔۔۔۔۔کرنل سہیل اداس لہجے میں بولے جبکہ شجاع حیرانی سے ان کو دیکھنے لگا جو اندر سے کس قدر غمزدہ ہیں مگر باہر سے ایک مضبوط چٹان کی مانند ہیں۔

www.novelsclubb.com

اب میں امید کرتا ہوں کہ تم اپنا کام جاری رکھو گے"۔۔۔۔پر امید انداز میں" کرنل سہیل بولے تو شجاع نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

حال:-

ہیلو بٹلر کیسے ہو تم"۔۔۔۔باریک نسوانی آواز اس کو اپنے قریب سنائی دی تو وہ" کافی بیٹ کرتا پیچھے کو مڑا۔

سامنے آئزل کھڑی تھی۔اپنے اسی مخصوص انداز میں جیسے وہ ہمیشہ سے ہوتی تھی۔ سیاہ گھٹنوں سے تھوڑی اوپر آتی شرٹ کے ساتھ سفید منی کوٹ اور سیاہ رنگ کی ہی پینٹ۔وہ زیادہ تر سیاہ رنگ پہنتی تھی۔کندھے تک آتے اسٹریک کئے ہوئے بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ہاں بولو کیا بات ہے"۔۔۔۔مصروف سے انداز میں کافی میں چمچ ہلاتا بٹلر بولا۔وہ" اس وقت اپنے مخصوص یونیفارم میں تھا جس پر وہ ایپرن پہنے ہوا تھا۔

یار ایک کپ کافی میرے لئے بھی بنا دو"۔۔۔بے تکلف سے انداز میں سامنے "موجود شیلف پر اپنا بیگ رکھتے ہوئے آئزل بولی۔

جا کر کسی اور شیف سے کہہ دو میں فارغ نہیں ہوں"۔۔۔ سنجیدہ انداز میں بٹلر "جواب دیتا بولا تو آئزل مسکرا دی۔

اب وہ اپنی کافی میں دودھ ڈال رہا تھا۔اچانک اس کی فون کی گھنٹی بجی تو بے دھیانی میں اس نے کپ شیلف پر رکھا اور فون سننے لگ گیا۔

آئزل جو تب سے اس کو دیکھ رہی تھی آگے بڑھی اور کافی اٹھالی اور ایک سپ لیا۔ جبکہ بٹلر فون بند کر کے ہٹا تو آئزل کو دیکھ کر اس کی تیوری چڑھی۔

یہ کس کی اجازت سے لی ہے تم نے"۔۔۔۔دونوں ابرو اچکاتا بٹلر بولا جبکہ آئزل " بتیسی کی نمائش کرتی اپنے دل کی جانب اشارہ کر گئی۔ جبکہ بٹلر اپنا غصہ ضبط کرتا رہ گیا۔ پھر اپنا ایپرن اتار کر اندر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ پانچ منٹ بعد وہ یونیفارم بدل کر آیا تو آئزل وہیں پر کھڑی کافی کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھر رہی تھی بٹلر اس پر غصیلی نگاہ ڈالتا آگے بڑھ گیا جبکہ آئزل بھی اس کے ساتھ قدم سے قدم ملانے لگی۔ موسم سرما کی آمد آمد تھی تبھی ٹھنڈی ہوائیں ارد گرد چل رہی تھیں۔

ویسے بٹلر ایک بات تو بتاؤ تم اکیلے رہتے ہو یا تمہارے ساتھ تمہارا وہ دوست " رحمان بھی رہتا ہے جس سے اس دن تم فون پر بات کر رہے تھے"۔۔۔۔عام

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لہجے میں آئزل بولتی دوبارہ سے کافی کا گھونٹ بھر کر اس کے جواب کا انتظار کرنے لگی جبکہ بٹلر ایک لمحے کو حیران ہوا مگر خود کو نارمل ظاہر کرتا بولا۔

"میرے جاننے والوں میں کوئی بھی رحمان نہیں ہے اور تم چھپ چھپ کر میری باتیں کیوں سن رہی تھی جوابدو"۔۔۔۔اس کی بات کا جواب دیتا بٹلر آخر میں اس سے سوال کرتا ہوا بولا۔

جبکہ آئزل نے زبان دانتوں تلے دبائی کہ اس نے اس بارے میں کیوں نہیں سوچا تھا۔

میں تمہاری باتیں نہیں سن رہی تھی بس گزر رہی تھی تو کانوں میں آواز پڑ گئی"
جب تم اردو میں بات کر رہے تھے تو مجھے اردو آتی تھی اسی لیئے سمجھ آ
گئی"۔۔۔۔آئزل بنا شرمندگی کے ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے بولی تو بٹلر کو اس کی
یہ مسکراہٹ اس وقت سخت بری لگی۔

فکر مت کرو میں کسی کو بھی نہیں بتاوں گی کہ تم آئی ایس آئی کے ایجنٹ ہو اور"
تمہارا اصلی نام بٹلر نہیں ہے اور یہ کہ تم مسلمان ہو"۔۔۔۔۔ایک نیا بم وہ اس کے
سر پر پھوڑتی وہ روانی سے بولی اور خود سے ہی اس کی کہانی بنا دی۔ جس پر بٹلر کا دل
کیا کہ اپنا سر پیٹ لے کہ اس نے اس لڑکی سے آخر کیوں بات کی۔

تم یہ کیا اول فول بک رہی ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی"۔۔۔۔خالص برٹش لہجے"
میں بٹلر بولا تو آئزل مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"بے فکر رہو میرے بابا بھی ایک ایجنٹ ہی تھے مگر تب میں بہت چھوٹی تھی جب بابا، ماما اور آپا کی ایک حادثے میں ڈیتھ ہو گئی تھی۔ اور پھر مجھے میرے ماموں نے اپنے پاس انگلینڈ بلا لیا اور لندن میں گرین وِچ یونیورسٹی میں میرا داخلہ کروا دیا۔ میں بھی تمہاری طرح مسلمان ہی ہوں اور پاکستانی مگر یہاں پر رہ رہی ہوں"۔۔۔۔اداس لہجے میں آئزل بول رہی تھی جبکہ بٹلر خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مگر تم یہ سب مجھے کیوں بتا رہی ہو میرا اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں"۔۔۔۔پھر سے وہ صاف انکار کرتا ہوا انجان بنا تھا۔

میں جانتی ہوں کہ تم ایسا جان بوجھ کر کر رہے ہو"۔۔۔۔آئزل بضد تھی۔"

ویسے تم خود کو مسلمان کہتی ہو مگر دکھنے سے انگریز ہی لگتی ہو"۔۔۔۔بٹلر سنجیدہ" لہجے میں بولا۔

آہاں! کیونکہ یہاں کے ماحول میں خود کو ڈھال لیا ہے"۔۔۔۔اپنی جانب سے" آئزل نے خاصا جواز پیش کیا تھا۔

آہاں! مگر مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے مسلمان اپنی مذہبی تعلیمات اور اپنے رسم و" رواج پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے مگر خیر میں چلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی

ہے "۔۔۔۔بٹلر اتنا کہتا رہ کا نہیں اور آگے بڑھ گیا جبکہ پیچھے وہ آئزل کو جھنجھوڑ کر چھوڑ چکا تھا۔

مسلمان کیسا ہوتا ہے ؟"۔۔۔۔اس نے خود سے سوال کیا۔اب اس کی اس بارے میں کھوج لگانے کی باری تھی۔

---

www.novelsclubb.com

امی میں نے آپ سے ایک سوال کرنا تھا"۔۔۔۔آئزل تذبذب کا شکار نظر آ رہی تھی۔وہ اپنی ممانی کو امی کہہ کر ہی بلاتی تھی کیونکہ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی اسی لئے انہوں نے اس کو گود لے لیا تھا۔

ہاں میرا بیٹا پوچھو کیا پوچھنا چاہتی ہو"۔۔۔۔ مصروف سے انداز میں موبائل" چلاتے ہوئے وہ پینتالیس سالہ عمر اپنے اسی انداز میں موبائل چلاتے ہوئے وہ پینتالیس سالہ عمر اپنی تراش خراش کے باعث کچھ سال کم کی نظر آتی تھی۔ آئزہ نے بھی انکا سر بغور موبائل میں جھکا دیکھ کر ان کا حلیہ اپنے جیسا دیکھ کر اپنی سوچ کی نفی کی اور وہاں سے اپنے کمرے میں آ گئی جبکہ پیچھے سے ریحانہ نے بھی کوئی حیرانی کا اظہار نا کیا کیونکہ آئزل اکثر و بیشتر ایسے کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اپنے کمرے میں آکر بیڈ پر بیٹھ گئی اور سوچنے لگی کہ کس سے انفارمیشن لے۔ اس کو تو شائد نماز بھی پوری اب صحیح طریقے سے یاد نا ہو خیر لیپ ٹاپ کھول کر نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ نکال کر اس کو پڑھنے لگی۔ اس سب کو پڑھنے کے بعد اسے کچھ

اطیمنان ہوا کہ اس کو نماز تو پوری آتی تھی۔ مگر ساتھ ہی چند سطور پر نظر پڑی جس میں کچھ یوں لکھا تھا:

"آج کے دور میں لوگ اسلام کو مسلمان عورت کے لباس اور پردے کے لحاظ سے قدامت پسند گردانتے ہیں جبکہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے کیونکہ اسلام عورت کو خود کو مکمل طور پر ڈھانپنے کی ترغیب دیتا ہے جبکہ اسلام دشمن عناصر اس کو قدامت پسندی کہتے ہیں۔ تو میرا ان کو یہ کہنا ہے کہ اگر خود کو عریاں ظاہر کرنا جدت پسندی ہے تو ہم لوگوں سے زیادہ جدت پسند حیوان ہیں۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ کوئی بھی شخص جانوروں کی سی روش نہیں اپنانا چاہے گا"۔۔۔ زیر لب یہ الفاظ پڑھتے اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے کہ اس شخص نے اسلام کی تعلیمات کا حوالہ دیئے بغیر ہی کتنی صاف اور واضح بات کہہ دی تھی۔ پھر اس نے اپنے بچپن کی وہ تصویریں یاد کیں جن کا البم اس کے پاس محفوظ تھا کہیں پر بھی اس کی ماں نے قابل اعتراض

لباس نہیں پہنا تھا اور وہ پھر بھی ایک باوقار خاتون لگتی تھیں یہاں کی سو کالڈ ایلیٹ کلاس کی عورتوں سے زیادہ نفیس۔

پھر خود سے ایک فیصلہ کرتی اپنی الماری سے سارے کپڑے نکال کر پیک کرنے کے بعد ملازمہ کو دے دیئے جس پر وہ حیران تو ہوئی مگر سوال کرنے کی اجازت آئزل نے کسی ملازم کو دی ہی کب تھی۔ اپنا لانگ کوٹ پہنتے گلے کے ارد گرد مفلر لپیٹتے وہ اپنا کریڈٹ کارڈ پرس میں اڑستی باہر کی جانب کو چل دی اب اس کا رخ شاپنگ مال کی جانب تھا۔

(ماضی)

سفیان ابھی تک بابا گھر نہیں آئے تم ان کو کال کر کے پوچھو نا کہاں رہ گئے ہیں" وہ"۔۔۔۔۔عزیزہ پریشانی سے سفیان کے کمرے میں آتی ہوئی بولی جبکہ زمین پر موجود کھلونے سے ٹکرا کر گر پڑی اور رونا شروع کر دیا۔ بارہ سالہ سفیان جو کہ اپنی بک پڑھنے میں مشغول تھا دوڑتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس کو اٹھا کر بیڈ پر بٹھا دیا۔

اچھا اب رونا تو بند کر دو تم یار!"۔۔۔۔سفیان زچ ہونے والے انداز میں بولا۔"

اب تم مجھے بھی سفیر کی طرح ڈانٹو گے"۔۔۔۔سوں سوں کرتے ہوئے عزیزہ" سفیر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی جو کہ اپنی کتاب میں سر دیئے ہوئے تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں تم خاموش ہو جاو نہیں تو بڑے بھیا ابھی ڈریگن بن جائیں گے اور ان کے منہ سے آگ نکلنا شروع ہو جائے گی"۔۔۔۔۔ سفیر جو کہ سفیان سے دو سال ہی چھوٹا تھا کتاب سے سر اٹھا کر بولا جس پر سفیان نے اس کو گھوری سے نوازا جبکہ عزیزہ ہنوز رونے میں مشغول تھی۔

"سفیان بھیا آپ بابا کو بلائیں نا مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ بھی مما کی طرح ہم دونوں کو چھوڑ کر اللہ تعالی کے پاس نا چلے جائیں"۔۔۔۔ عزیزہ روتے ہوئے بولی جبکہ اس بات پر سفیان کا سارا غصہ اڑن چھو ہو گیا اور وہ عزیزہ کو چپ کرنے کا کہتا اپنے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کے دراز میں جھک گیا۔

"یہ لو یہ چاکلیٹ کھالو میں تب تک انکل کو فون کرتا ہوں"۔۔۔۔سفیان چاکلیٹ کا پیکٹ اس کی طرف بڑھاتا ہوا بولا جبکہ عزیزہ نے بھی آنسو صاف کرتے ہوئے چاکلیٹ کا پیکٹ پکڑ لیا۔ تبھی کسی کھٹکے کے احساس کے تحت سفیان کمرے سے باہر دائیں جانب دھیمے قدم اٹھاتا آگے بڑھا جبکہ پیچھے عزیزہ چاکلیٹ کا پیکٹ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی جو کہ اس سے کھل نہیں رہا تھا۔

"سفیر اس کو کھول دو نا مجھے مجھ سے کھل نہیں رہا"۔۔۔۔عزیزہ سفیر کے قریب آتی ہوئی بولی جبکہ سفیر اس کی لال ہوتی ناک کو دیکھ کر بے خود سا ہوتا اس کو دیکھنے لگا جبکہ عزیزہ حیرانی سے اس کو دیکھ رہی تھی۔

"اس کو کھول بھی دو گے یا نہیں مجھے تم بولو"۔۔۔۔عزیزہ اس کے اس طرح دیکھنے پر چڑتی ہوئی بولی تو وہ گڑ بڑا گیا اور چاکلیٹ کا پیکٹ پکڑتا کھولنے لگا۔اسی اثناء میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سفیان کے چلانے کی آواز آئی اور شمائل کے رونے کی۔ عزیزہ اپنی چاکلیٹ وہیں زمین پر پھینکتی ہوئی باہر کی جانب بھاگی جبکہ سفیر بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکا۔

صبح کا اجالا رات کی تاریکی کو ختم کر چکا تھا جبکہ ایجنسی میں بھی تمام تر نئے اسٹوڈنٹس اپنی ٹریننگ اسٹارٹ کر چکے تھے۔ عزیزہ بھی اپنی تیاری پر ایک نظر ڈالتی موبائل اٹھا کر کمرے سے باہر چلی آئی تھی۔ راہداری میں کتنے جونیئر اسٹوڈنٹس تھے جو اس سے عمر میں بڑے تھے مگر اس کے جتنے ٹرینڈ نہیں۔

www.novelsclubb.com

ہائے! عزیزہ کیسی ہو"۔۔۔۔ چہکتی ہوئی لوئلہ کی آواز اس کے کانوں میں پڑی مگر" وہ نظرانداز کر گئی۔

عزیزہ میں تم سے بات کر رہی ہوں یار کم سے کم جواب تو دو"۔۔۔۔عزیزہ کے "
قریب آتے ہوئے لوئلہ بولی۔

آ۔۔۔معاف کرنا میں نے سنا نہیں "۔۔۔۔۔عزیزہ مصنوعی انداز میں نے سننے "
کی اداکاری کرتے ہوئے بولی۔

چلو پھر آج تم جا رہی ہو"۔۔۔۔لوئلہ پھر سے بولی۔"

www.novelsclubb.com

نہیں ایک ہفتے بعد جانا ہے ابھی یہیں پر کچھ کام نپٹانے ہیں"۔۔۔۔۔عزیزہ"
مصروف سے انداز میں آئی پیڈ کی اسکرین پر انگلیاں چلاتی ہوئی بولی۔اچانک اس کی
نظر سامنے ایک لڑکی پر پڑی جو بار بار گن سے نشانہ لینے کی کوشش کر رہی تھی مگر

ہر بار چوک رہی تھی۔ عزیزہ دلچسپی سے اس کو دیکھنے لگ گئی۔ ایک بار، دو بار تیسری بار جب اس لڑکی کا نشانہ چوک گیا تو عزیزہ سے رہا نا گیا اور وہ اس کی جانب بڑھ گئی۔ جبکہ لوئلہ بھی اس کے پیچھے چل پڑی۔

"گن چلانے سے زیادہ نشانے پر فوکس کرنا اہم ہوتا ہے"۔۔۔۔ عزیزہ اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے بولی جو اب ہانپتی ہوئی سرخ چہرہ لئے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں کی سرخی دیکھ کر عزیزہ مسکرائی اور گن اس کے ہاتھ سے لے لی۔

www.novelsclubb.com

"یہ دیکھو! سامنے موجود شخص پر اگر تم جذبات میں آکر گولی چلاؤ گی تو تمہارے ہاتھ کانپیں گے اور نشانہ خطا ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ عزیزہ اس کو سمجھانے کے لئے گن ہاتھ میں پکڑ کر ان پر کپکپاہٹ طاری کرتے ہوئے بولی۔

"اب فرض کرو کسی شخص پر تمہیں غصہ ہے اور اس کو تم جان سے مارنا چاہتی ہو تب تم اس بندوق کا استعمال کس طرح سے کرو گی؟"۔۔۔۔ عزیزہ سوالیہ انداز میں بولی جبکہ سامنے موجود لڑکی نے نا سمجھی سے سر ہلا دیا۔ تبھی عزیزہ نے فائر کا رخ دیوار کی طرف کر دیا جس پر ایک لمحے کو سامنے کھڑی لڑکی سہم گئی مگر اگلے ہی پل کئی سوالات کی شبیہ بنے اس کو دیکھنے لگی۔

"جب تمہیں کسی پر غصہ ہو تو اس کی وجہ ڈھونڈنا! شوٹر بننے کا مطلب ہر کسی کو شوٹ کرنا نہیں ہوتا ہے"۔۔۔۔ اس کا کندھا تھپتپاتی ہوئی عزیزہ بولی اور آگے بڑھ گئی۔ صحیح نشانہ کیسے لگاتے ہیں یہ بات اس نے اب تک نہیں بتائی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وقت کے ساتھ ساتھ وہ خود ہی سیکھ جائے گی۔ اب اس کا رخ ہیڈ آفس کی جانب تھا۔ راہداری میں اس کے قدموں کی چاپ کی آواز واضح تھی۔ ڈور

ناب گھما کر دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہو گئی جہاں سامنے وہی شخص چہرے پر نقاب چڑھائے کھڑا تھا۔

پورے پانچ منٹ پہلے ہی آگئی ہو تم تو! خاصی وقت کی پابند لگتی ہو"۔۔۔۔سامنے موجود شخص عزیزہ کے وجود پر سرد نگاہیں ڈالتا ہوا بولا جن کو دیکھ کر کسی کی بھی ریڑھ کی ہڈی سنسنا سکتی تھی مگر سامنے عزیزہ تھی اس سے بھی زیادہ سرد اور بے رحم۔

www.novelsclubb.com

جی پرانی عادتیں جاتی نہیں ہیں جلدی"۔۔۔۔طنزیہ انداز میں عزیزہ سر جھٹکتی" ہوئی بولی۔

آج شام تمہیں ایک جگہ لے جایا جائے گا وہاں پر جو چیزیں تمہیں قابل اعتراض "
لگے گیں ان کو تم اکٹھا کر کے مجھے لا کر دو گی "۔۔۔نقاب پوش شخص سنجیدہ لہجے
میں بولا۔

ٹھیک ہے جگہ کا نام بتا دیجیئے "۔۔۔۔عزیزہ بھی اسی انداز میں بولی۔ "

وہ تمہیں عثمان بتا دے گا اس سے ساری ہدایات تمہیں مل جائیں "
گی "۔۔۔۔نقاب پوش شخص اتنا کہہ کر رخ موڑ گیا جس کا مطلب واضح تھا کہ
اب وہ یہاں سے جا سکتی ہے۔ جبکہ عزیزہ نے اس کے رخ موڑنے پر اس کی گردن
پر موجود بر تھ مارک دیکھا تو دماغ میں ایک جھماکا سا ہوا۔

سفیان بھائی! وہ زیر لب بڑبڑائی مگر پھر اپنے خیال کو رد کرتی ہوئی باہر چلی گئی جبکہ " اس کے باہر جاتے ہی ایک شخص کمرے میں داخل ہوا جو کہ اس وقت شدید غصے میں لگ رہا تھا۔

تم آخر کرنا کیا چاہ رہے ہو اس کے ساتھ ؟"۔۔۔۔وہ شخص دانت کچکچاتے ہوئے" بولا۔

اس کے اندر کے حیوان کو جگا رہا ہوں"۔۔۔۔اب کہ اس شخص کا چہرہ واضح تھا" جس پر زمانوں کی سرد مہری کی داستان رقم تھی۔

www.novelsclubb.com

اس سب کا انجام جانتے بھی ہو کہ کتنا بھیانک ہو گا"۔۔۔۔۔ سفیر اب کہ "
مصالحانہ انداز میں بولا۔

انجام کی پرواہ تو بابا کے خلاف جاتے ہوئے بھی نہیں کی تھی میں نے تو اب کیوں "
کرنے لگوں گا انجام کی پرواہ"۔۔۔۔ سفیان اپنی سیاہ آنکھیں سفیر پر گاڑھتا ہوا
بولا۔

میں جانتا ہوں کہ عزیزہ جس روز میرا چہرہ دیکھے گی سب کھیل سمجھ جائے گی مگر "
تمہارا یہاں اس سے ملنا اس کو محض ایک اتفاق لگے گا سمجھے تم کیونکہ دنیا والوں کی
نظر میں ہماری ایک بہن جو کہ خالہ کے پاس رہ رہی تھی اس کو چھوڑ چھاڑ کر
زیاد احمد سلطان اپنے بڑے بیٹے سفیان احمد سلطان کے ہمراہ یہاں سے دبئی منتقل ہو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چکا ہے جبکہ بدر سفیر ایک سر کش بیٹا واقع ہوا ہے جو باپ سے بغاوت کر کے روپوش ہو چکا ہے "۔۔۔۔۔ سفیان انتہائی پر سکون انداز میں بولا۔

میں تمہاری یہ گھسی پٹی کہانی بار بار سننے کے لئے نہیں آوں گا سمجھے تم! اور اگر" عزیزہ کو کچھ بھی ہوا تو تمہاری جان میں اپنے ہاتھوں سے لوں گا"۔۔۔ سفیر وارن کرنے والے انداز میں بولا۔

پسند کرنے لگ گئے ہو نا اس کو"۔۔۔ سفیان چڑانے والے انداز میں بولا۔"

دس سال پہلے سے "۔۔۔ مختصر جواب دیتا ہوا سفیر دروازہ کھولتا آفس سے باہر" نکل گیا جبکہ سفیان ٹھنڈی آہ بھرتا اپنی ریوالونگ چیئر پر آ بیٹھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم دونوں دریاؤں کے دھارے ہو جن کا ملنا اٹل حقیقت ہے "۔۔۔۔۔ مسکراتے" ہوئے سفیان اداسی سے بولا جبکہ اس کے چہرے پر اب سرد مہری کی جگہ کرب نے لے لی تھی۔ کچھ بھی تھا کم سے کم وہ اپنے بھائی کی محبت نہیں چھین سکتا تھا۔ یہ ان کے مقصد کی پہلی قربانی تھی جو اس نے آج دی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

آئزل مال سے واپس آچکی تھی اور ملازمہ سے اپنی الماری میں کپڑے رکھوا رہی تھی۔ اب کپڑوں والی الماری لانگ اسکرٹس جو کہ پیروں کو چھوتی تھیں ان کے ساتھ میچنگ شرٹس اور اسکارف کا گھر لگ رہی تھی۔ شاپنگ کے معاملے میں

آئزل شروع سے ہی شاہ خرچ تھی اوپر سے اس کے ماموں کا بزنس بھی خاصا وسیع تھا اور خرچ کرنے والے یہ تین نفوس تھے۔

"اب آپ جا کر میرے لئے کھانا لگا دیں تب تک میں تیار ہو جاوں اس کے بعد مجھے باہر جانا ہے"۔۔۔۔ ملازمہ کو تحکم سے کہتی ہوئی وہ پھر سے الماری میں دیکھنے لگی۔ جبکہ ملازمہ اب وہاں سے جا چکی تھی۔ اور آئزل کپڑے لے کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

تیار ہو کر وہ باہر نکلی تو اپنا سراپا آئینے میں دیکھنے لگی۔ وائٹ کلر کے لانگ اسکرٹ میں، بلیو کلر کا اسکارف گلے میں مفلر کی صورت میں ڈالے ہوئے وہ خود کو کافی اچھی لگی۔

نات بیڈ! اچھی لگو گی تم بٹلر کو بھی"۔۔۔۔۔آئزل روانی میں بولی مگر اپنی بات پر "خود کو سرزنش کرتی ہوئی پرس اٹھا کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔ جبکہ ملازمہ جو اس کو بلانے کے لئے آ ہی رہی تھی رک گئی۔

آئزل میڈم کھانا تیار ہے آ جائیں"۔۔۔۔مودب انداز میں ملازمہ بولی۔"

نہیں ٹائم زیادہ ہو گیا ہے میں باہر سے ہی کھالوں گی رہنے دو"۔۔۔آئزل اتنا کہتی" آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ امیر لوگوں کے بھی عجیب نخرے ہوتے ہیں"۔۔۔۔ملازمہ بڑبڑاتی ہوئی"
واپس اپنے کام میں جت گئی۔

ریحانہ جو کہ نک سک سی تیار کھڑی تھی کسی پارٹی میں جانے کے لئے آئزل کو ایک
نظر دیکھا جبکہ وہ ان سے گلے ملتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گئی۔

اس لڑکی کو کیا ہو گیا ہے"۔۔۔۔ریحانہ اتنا سوچتی ہوئی اب اپنی تیاری پر آخری"
نظر ڈال رہی تھیں۔

جبکہ آئزل اب اپنی کار اسٹارٹ کر چکی تھی اور اس کا رخ اس کیفے کی جانب تھا جہاں
بٹلر پارٹ ٹائم جاب کرتا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کار کو پارکنگ ایریا میں پارک کرتے ہوئے آئزل لاک کر کے کیفے کے اندر آ گئی۔ جہاں پر بٹلر اپنے اسی مخصوص انداز میں کافی بیٹ کر رہا تھا جبکہ آئزل بھی اس کو ہمیشہ کی طرح دیکھنے لگی۔ خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے بٹلر نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک لمحے کو آئزل کو دیکھ کر ٹھٹکا۔ اس کا یہ بدلہ بدلہ سا روپ، اور یہ سب انداز اس کے لئے نیا اور حیران کن تھا۔ کیا وہ یہ سب صرف اس کے کہنے پر کر رہی تھی یا پھر کوئی اور وجہ تھی! یا پھر وہ اس کو اپنے جال میں پھنسانا چاہتی تھی۔ وقت رہتے کوئی بھی رائے قائم کرنا ٹھیک نا تھا اسی لئے بٹلر نے کوئی بھی تاثر نا دیا اور اپنے کام میں مصروف رہا۔

کیسے ہو بٹلر"۔۔۔ آئزل اب کے اس کے قریب آ کر بولی۔"

www.novelsclubb.com

میم آپ جا کر بیٹھ جائیں آپ کا آرڈر آپ سے ویٹر لے لے گا"۔۔۔۔بٹلر اس پر نظریں ڈالے بغیر بولا۔ جبکہ آئزل نے خفگی سے اس کی جانب دیکھا اور اس کے ہاتھ میں پکڑے کافی کے کپ کو جھپٹ لیا اور آرام سے سامنے موجود چیئر پر بیٹھ گئی۔اب کی بار بٹلر کو سخت کوفت ہوئی اور وہ وہاں سے سیدھا آئزل کے سر پر آدھمکا۔

"یہ کیا حرکت ہے ! میں دیکھ رہا ہوں پچھلے ایک ہفتے میں تم نے میری کافی کا چھٹا کپ ضبط کیا ہے"۔۔۔۔بٹلر غصیلے لہجے میں آہستہ آواز میں بولا۔

"کوئی ثبوت ہے تمہارے پاس ! بغیر ثبوت کے کسی پر الزام لگانا اچھی بات نہیں ہوتی ہے"۔۔۔۔آئزل پرسکون انداز میں کافی کا سپ لیتی ہوئی بولی۔

"تم آخر کیا چاہتی ہو۔ایک ہفتے میں ہی میری زندگی اجیرن کر دی ہے تم نے"۔۔۔بٹلر اس کی شہد رنگ آنکھوں میں اپنی سیاہ آنکھیں گاڑتا ہوا بولا۔جبکہ آئزل اس کے اس طرح دیکھنے پر پزل ہو گئی تھی اور ٹھیک اسی وقت اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔

"ہیلو! میں تم سے بات کر رہا ہوں"۔۔۔بٹلر اس کے اس طرح محو انداز پر اس کے سامنے چٹکی بجاتا ہوا بولا جس پر آئزل کو یکدم اپنی بے خودی کا احساس ہوا تو اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبا کر سر جھکا گئی۔اور چہرہ سرخ ہونے لگ گیا۔اسی لمحے کافی کا کپ وہاں دھرتی بنا کوئی جواب دیئے کافی کے پیسے رکھ کر اٹھ کر جانے لگی تو بٹلر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا اس کو۔

"کون ہو تم"۔۔۔۔بٹلر آئزل کو سرد تاثرات سے گھورتے ہوئے بولا جبکہ آئزل نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"اگر تم مجھے اپنے جال میں پھنسانا چاہتی ہو تو ایسا ہر گز نہیں ہو گا۔ جتنی انفارمیشن تمہارے پاس ہے نا یہ تمہارے لئے نقصان کا سبب بن سکتی ہے اسی لئے اپنی پٹر پٹر چلتی زبان پر تالا لگانا سیکھو۔اور اگر تم کوئی ایجنٹ ہو تو تمہاری رپورٹ میں خوشی خوشی ایس آئی ایس میں کر دوں گا"۔۔۔۔بٹلر اس کا ہاتھ ایک جھٹکے سے چھوڑ کر بولا۔ جبکہ آئزل کی آنکھوں میں آئی نمی کا بھی اس پر کوئی خاطر خواہ اثر نا ہوا۔

"ٹھیک ہے آج کے بعد میں تمہارے راستے میں نہیں آؤں گی"۔۔۔۔آئزل دھیمی آواز میں اتنا ہی بول پائی۔

یہی بہتر ہو گا"۔۔۔۔ عقب سے ابھرتی آواز پر آئزل نے گیلی سانس اندر کھینچی" اور سختی سے آنکھیں میچ لیں اور وہاں سے چل دی۔اب کہ بٹلر کی ڈیوٹی ختم ہو چکی تھی سو اس کا رخ اپنے ٹھکانے کی جانب تھا۔

(ماضی)

سفیان زمین پر گرا کراہ رہا تھا جبکہ ارد گرد خون بہہ رہا تھا۔اور شمائل کا کمرے میں نام ونشان تک نا تھا۔ سفیر بھاگتا ہوا سفیان کے پاس آیا جس کے دائیں ٹانگ اور بازو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دونوں پر گولی لگی ہوئی تھی۔ جبکہ عزیزہ زمین پر پڑی شمائل کی گڑیا کی جانب بھاگی اور اسی اثناء میں اس کی نظر سامنے موجود کھڑکی سے نظر آتے ہیولے پر پڑی جس پر اس کو شمائل کا گمان ہوا تو بھاگتی ہوئی باہر کو آئی۔ مگر مقابل کی رفتار تیز تھی۔ جبکہ عزیزہ ننھے قدموں سے کتنا تیز دوڑ لیتی۔ جبھی رستے میں موجود پتھر سے ٹھوکر لگنے کے باعث وہ زمین پر گر پڑی اور اس کی کہنیاں بری طرح چھل گئیں مگر وہ اپنی چوٹ کی پرواہ کئے بغیر اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ شجاع کی آواز پر اس کے قدم رک گئے۔

www.novelsclubb.com

"عزیزہ وہاں مت جاؤ وہاں آگے جنگل ہے"۔۔۔۔۔ شجاع اس کو واپس آنے کا کہہ کر اس کے پیچھے بھاگا۔

"بابا وہ آئزل کو وہاں لے کر گیا ہے اس کو پکڑیں "عزیزہ شجاع کو ہاتھ کے اشارے سے بتانے لگی جبکہ اس کے ساتھ موجود چار اہلکاروں کا رخ اب جنگل کی جانب تھا۔

"بابا آپ کہاں چلے گئے تھے میں بہت ڈر گئی تھی "۔۔۔۔عزیزہ شجاع کے گرد بازوؤں کا گھیرا ڈالتے ہوئے بولی جبکہ شجاع کا اپنی بیٹی کی یہ حالت دیکھ کر دل کٹ کر رہ گیا۔قسمت اس کو پھر سے اپنا فیصلہ بدلنے پر مجبور کر رہی تھی مگر اب شجاع ایک مصمم فیصلہ کر چکا تھا سو پلٹنا تو درکنار وہ اس سب سے پیچھے ہٹنے کا سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا آپ ڈرو مت میں ادھر ہی ہوں"۔۔۔۔شجاع اس کے بال سہلاتے ہوئے بولا۔

جبکہ دوسری جانب زیاد اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھ کر تڑپ اٹھا تھا۔فوری طور پر سفیان کو وہ ہسپتال لا چکا تھا جہاں پر اب اس کو آپریشن تھیٹر میں ایڈمٹ کر لیا گیا تھا۔بے چینی سے ادھر ادھر زیاد ٹہل رہا تھا جبکہ سفیر پریشانی سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

بابا ہم سارہ آپی کو بھی بلا لیں کیا پلیز"۔۔۔۔۔سفیر منت کرنے والے لہجے میں" بولا جبکہ زیاد کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

www.novelsclubb.com

میرا دماغ پہلے ہی بہت خراب ہے مزید مت کرو اور خاموشی سے بیٹھ جاو" یہاں "۔۔۔۔زیاد جھڑ کنے والے انداز میں سفیر کو بولا جس کا اس پر کوئی خاطر خواہ اثر نا ہوا۔

بابا عزیزہ، شمائل اور انکل شجاع کیسے ہیں "۔۔۔عزیزہ کا خیال ذہن میں آتے ہی " سفیر بولا۔

جہنم میں ہیں وہ لوگ !دماغ مت خراب کرو میرا "۔۔۔زیاد غصیلے انداز میں " دھاڑا جبکہ سفیر بھی غصے میں تن فن کرتا وہاں سے باہر نکل آیا۔اور واقع میں شجاع اور اس کے گھر والے ایک ان دیکھی جہنم کی آگ میں جل رہے تھے نجانے اس سب کے پیچھے کون تھا کسی کو کچھ بھی معلوم نا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسری جانب اہلکار ابھی تک شمائل کو ڈھونڈ رہے تھے جبھی ایک طرف سے کسی بچی کے رونے کی آواز آئی تو وہ سب اس جانب بھاگے تھے۔بچی زمین پر بیٹھی رو رہی تھی جس کے سر سے خون شائد کسی چیز سے ٹکرانے کے باعث خون نکل رہا تھا۔اور پاس ایک شخص زمین پر اوندھے منہ گرا ہوا تھا۔ایک اہلکار بنا چاپ پیدا کئے قریب آیا اور بندوق کی نال سے ہلا کر دیکھا مگر اس شخص میں کوئی جنبش نا ہوئی تو قریب پہنچ کر بچی کو اٹھا لیا۔

www.novelsclubb.com

اس کو چیک کرو زندہ ہے یا مر گیا ہے میں تب تک میجر شجاع کو رپورٹ کر دوں"۔۔۔۔وہ اہلکار اپنے ساتھی اہلکاروں کو ہدایت کرتا ہوا بولا۔

کیپٹن رحمان از رپورٹنگ سر !۔۔۔۔ ہمیں یہاں ایک بچی ملی ہے اور ساتھ میں" ایک آدمی بھی ہے !اوور"۔۔۔۔ آلے کو اب جیب میں اڑستے اس نے بچی کے چہرے پر لگی گرد کو صاف کیا۔

سر ابھی یہ زندہ ہے مگر حالت نازک ہے اسی لئے جلد از جلد اس کو ٹریٹمنٹ دینا ہو" گا تا کہ اس سے یہ سب کرنے کی وجہ جان سکیں"۔۔۔۔ان میں سے ایک آدمی کیپٹن رحمان کے قریب آیا اور بولا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے تم اس کو یہاں سے لے جاو"۔۔۔ ابھی رحمان اتنا ہی بولا تھا کہ پتوں" میں کسی چیز کی سرسراہٹ پر اس نے فوری مڑ کر دیکھا تو کوئی وہاں سے بھاگتا ہوا نظر آیا۔ کیا وہ بچانے والوں میں سے تھا یا مارنے والوں میں سے !رحمن صرف ایسا سوچ

ہی سکتا تھا۔اب اس کا رخ شجاع کی طرف تھا جو فارم ہاوس میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔

فلیٹ نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا جبھی ایک شخص دروازہ کھولتا اندر آیا اور دروازہ اچھے سے لاک کر دیا۔جو نہی وہ پلٹا تو پورا فلیٹ روشنی میں نہا گیا جبکہ سامنے موجود صوفے پر بیٹھا شخص پر اطیمنان طریقے سے اس کو تک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آ گئے ہو برخوردار! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنے کام کو اچھے سے سرانجام دے رہے ہو سوائے چند ایک کوتاہیوں کے"۔۔۔۔۔سامنے موجود شخص کے خون آلود ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے سہیل بولا۔

آپ کے فلسفوں میں مجھے کسی بھی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں ہے اس لئے دوبارہ" یہاں مت آیئے گا"۔۔۔۔۔رایان درشتی سے بولا تو سہیل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

www.novelsclubb.com

اپنے باپ کا پرتو تو بالکل نہیں ہو! بالکل اپنے ماموں پر گئے ہو"۔۔۔۔۔سہیل" اب کہ طنزیہ انداز میں بولا۔

"میں ایک ایسے شخص کی شبیہ بننا بھی نہیں چاہتا جو موقع ہوتے ہوئے بھی اپنی ہی بیٹی کو کھائی میں دھکیل دے"۔۔۔۔رایان کاٹ دار لہجے میں بولا۔اس کی آنکھوں کی سرد مہری اور لہجے کی ناگواری اس کے باپ سے اس کی شدید عداوت کی گواہی دے رہی تھی۔

"تم ایک اچھے فائٹر بن چکے ہو اسیکرٹ فورسز کیوں نہیں جوائن کر لیتے ہو وہ چھوٹی سی ایجنسی چھوڑ کر"۔۔۔۔اب کے سہیل اس کی ایجنسی پر چوٹ کرتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں چاہتا کہ کچھ ایسا کہوں جس سے آپ کا گنہگار بن جاوں !آپ پلیز یہاں سے چلے جائیں بابا"۔۔۔۔رایان ضبط کرتا ہوا بولا۔

"تم میرے گنہگار نہیں بن سکتے کبھی بھی بیٹا! میرے فرض نے مجھے تم سب کا گنہگار بنادیاہے! خیر میرے مشورے پر غور ضرور کرنا"۔۔۔ سہیل عامیانہ لہجے میں بولا۔تورایان نے تلخی سے سر جھٹکا۔

"اور میں مزید اور لوگوں کو اس سب کا شکار ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا ہوں! اسی لئے میں اپنے طریقے سے کام کر رہا ہوں! اصولوں کی قید سے آزاد رہ کر"۔۔۔۔رایان اب کہ سنجیدہ لہجے میں بولا جبکہ سہیل اس کو دیکھتا رہا کہ کب اس کا بیٹا اتنا جوان ہو گیا اور باپ کے برابر آگیا اور اپنے فیصلے خود کرنے لگا تھا۔

"مجھے تم پر بھروسہ ہے مگر اس سب میں کچھ ایسا مت کر لینا کہ تمہیں پھر واپسی کی راہ نا ملے"۔۔۔۔ سہیل نصیحت آموز انداز میں بولا۔

بابا آپ جانتے ہیں نا! ان راستوں کا انجام کسی کو بھی معلوم نہیں ہوتا۔ سو میں نے" کبھی اس بات کی پریشانی لی ہی نہیں ہے"۔۔۔۔۔رایان نارمل لہجے میں بولا۔اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ اس کا باپ اتنا غلط بھی نہیں تھا جتنا وہ اس کو قصور وار ٹھہراتا تھا۔

ٹھیک ہے میں چلتا ہوں! شکریہ شجاع کے گھر والوں کو بچانے کا"۔۔۔سہیل" اتنا کہہ کر جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

میں پوری طرح سے نہیں بچا سکا ان کو افسوس"۔۔۔۔رایان افسوس کرتا ہوا" بولا۔

کوئی بھی زندگی سے زیادہ نہیں جی سکتا ہے! میری بس یہ بات یادرکھنا" تم!"۔۔۔۔۔ سہیل اتنا کہہ کر رکا نہیں اور باہر چلا گیا جبکہ رایان نے اپنے خون آلود ہاتھ دیکھے اور واشروم کی جانب بڑھ گیا۔ نل کھول کر ہاتھوں کو پانی کے نیچے کر کے رگڑنے لگ گیا۔ جما ہوا خون آہستہ آہستہ اب پانی کے ساتھ ساتھ تحلیل ہوتا جا رہا تھا۔ جبکہ اچانک رایان نے اپنا چہرہ اٹھا کر آئینے میں دیکھا تو اس پر ایک سائیہ لہرایا۔ پندرہ سال! پندرہ سال ہو گئے تھے اس کی بہن کو کھوئے ہوئے جس کا سراغ وہ اب تک نہیں لگا سکا تھا۔ پانچ سال کا تھا وہ کمزور سا رایان جس کی دو سالہ بہن کو کوئی ایسے ہی اٹھا کر لے کر جا رہا تھا جس طرح شمائل کو مگر اس وقت اس کے کمزور بازوؤں میں اس کو روکنے کی سکت نا تھی۔ مگر اب وہ مزید کسی ایسی صالحہ کو زندہ درگور ہوتا نہیں دیکھے گا یہ اس نے سوچ لیا تھا۔ جبھی وہ بے رحم قاتل کہلایا جاتا تھا جو اپنے دشمن کا کلیجہ تک چیر کے رکھنے کو تیار رہتا تھا۔

"سر یہ کام کسی اندر کے ہی بندے کا ہے کیونکہ اتنی سخت سیکیورٹی ہونے کے باوجود کوئی اندر کیسے آسکتا ہے"۔۔۔۔۔کیپٹن رحمان پشت پر ہاتھ باندھے کھڑے شجاع کو دیکھتے ہوئے بولا جو شائل کو خود میں بھینچے ہوئے تھا۔

"ہاں میں نے سی سی ٹی وی فوٹیج بھی چیک کروائی تھی مگر اس کا بھی کوئی خاطر خواہ فائدہ نا ہوا وہاں کوئی بھی ثبوت موجود نہیں تھا"۔۔۔۔شجاع رحمان کی بات کا جواب دیتا ہوا بولا۔

تمہارا ایک بار پھر سے شکریہ ! میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں "
گا"۔۔۔۔۔ شجاع تشکر امیز نگاہوں سے رحمان کو دیکھتے ہوئے بولا۔

سر یہ احسان نہیں ہے فرض ہے ہمارا ! اپنے ملک اور اس کے لوگوں کی حفاظت "
کرنا"۔۔۔۔۔ رحمن نے اتنا کہہ کر اس کو سلیوٹ کیا اور وہاں سے چلا گیا۔ جبکہ
شجاع فی الوقت اپنی دونوں بچیوں کی جانب مشغول تھا۔

بابا وہ انکل کون تھے جو شائل کو واپس لے کر آئے تھے "۔۔۔۔۔ عزیزہ اس "
بارعب شخص کی شخصیت کے سحر میں جکڑی ہوئی تھی جبھی شجاع سے پوچھنے لگی۔

وہ میرے جونیئر تھے ! میرے ساتھ کام کرتے تھے۔"

"بابا میں بھی ان کی طرح آپ کی جونیئر بنوں گی اور پھر شمائل کی طرح ہی کسی ہو بچاؤں گی"۔۔۔۔ عزیزہ پر جوش انداز میں بولی جبکہ شجاع اس کی اس بات پر مسکرا دیا۔

ابھی وہ لوگ انہی باتوں میں لگے ہوئے تھے کہ زیاد سفیان کی ویل چیئر کو گھسیٹتا ہوا اندر لایا۔ اور ایک کاٹ دار نظر شجاع پر ڈالتا سفیان کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ شجاع اس کی نظروں کی کاٹ کی وجہ سمجھ چکا تھا جبھی اس کے پیچھے گیا۔ جبکہ عزیزہ شمائل کو خود سے لگائے بیٹھی ہوئی تھی۔ اتنی ہی دیر میں سفیر اندر داخل ہوا تو عزیزہ اس کے پاس گئی۔

سفیر تم ٹھیک ہو نا تمہیں چوٹ تو نہیں لگی"۔۔۔۔۔عزیزہ اس کی شرٹ پر لگے " خون کو دیکھتے ہوئے بولی۔

میں ٹھیک ہوں چوٹ ڈریگن کو لگی ہے اس سے جا کر پوچھو"۔۔۔۔سفیر ناک " بھوں چڑا کر بولا۔

میں نے تو پہلے ہی کہا تھا ماما سے کہ سفیان جانور ہے مگر ماما نے یقین نہیں کیا۔ مگر " تم تو میرا یقین کرتے ہو نا کہ وہ جانور ہے"۔۔۔۔عزیزہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹپاتے ہوئے بولی جبکہ سفیر حیرانی سے اس کی جانب دیکھنے لگ گیا۔

اچھا چلو میں ڈریگن سے اس کا حال پوچھ کر آتی ہوں"۔۔۔۔عزیزہ نارمل انداز" میں اتنا کہتی ہوئی واپس مڑ گئی جبکہ سفیر شائل کو اٹھا کر اندر لے آیا۔اس کے دل میں ابھی بھی وہم تھا کہ کوئی آنا جائے پھر سے !۔

کچے معصوم ذہن اس حادثے سے بری طرح متاثر ہوئے تھے جبکہ زیاد کا رویہ بھی ان چند دنوں میں سہیل سے کھنچا کھنچا تھا۔ بالآخر ایک دن اس نے شجاع کو بلا لیا تا کہ اس سے دوٹوک بات کر سکے۔

www.novelsclubb.com

شجاع مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے"۔۔۔۔زیاد تذبذب کا شکار لگ رہا" تھا۔

ہاں بولو میں سن رہا ہوں"۔۔۔شجاع سنجیدگی سے بولا۔"

تم اپنی فیملی کے ساتھ کہیں اور شفٹ ہو جاو کیونکہ تم لوگوں کے ساتھ رہتے" ہوئے میری فیملی بھی خطرے میں رہے گی ہمیشہ"۔۔۔۔زیاد لہجے میں سموئی بے زاریت کو چھپائے بغیر بولا۔

ٹھیک ہے میں آج ہی یہاں سے چلا جاؤں گا تم فکر مت کرو"۔۔۔۔۔شجاع بنا" کوئی سوال جواب کئے سادہ سے لہجے میں بولا۔اتنا تو وہ جان ہی گیا تھا کہ بے شک وہ اس کے بچوں کا ماموں تھا مگر آخر کب تک وہ بھی یہ سب برداشت کرتا۔اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد تو کوئی شخص بھی ایسا کر سکتا تھا پھر وہ زیاد ہی کیوں نا ہوتا۔شجاع کے جانے کے بعد زیاد نے فون کال ملائی اور مقابل کے کال پک کرنے کا انتظار کرنے لگا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہیلو گرفٹر کیسے ہو"۔۔۔۔۔زیاد سرد آواز میں بولا۔"

میں ٹھیک ہوں ! مگر تمہارے بیٹے کو زیادہ چوٹ تو نہیں آئی نا"۔۔۔۔ گرفٹر اپنی" کمینی ہنسی ہنستا ہوا بولا۔

ایک گولی کندھے میں،ایک گولی دائیں ٹانگ میں ! بے تحاشا خون بہا ہے اس" کا۔اس وقت کمزور حالت میں ہے مگر زندہ ہے۔ لیکن اب وہ لوگ زندہ نہیں رہنے چاہیئے ہیں جنہوں نے اپنا کام صحیح سے انجام نہیں دیا ہے"۔۔۔۔۔زیاد پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"وہ ابھی نئے ہیں اس لئے ان کو پتا نہیں چلا مگر تم فکر نا کرو آئندہ ایسا نہیں ہو گا"۔۔۔۔ گرفتر اس کی بات پر سنجیدگی سے بولا جبکہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ رقصاں تھی۔

"اگر دوبارہ ایسا ہوا تو شجاع کے متعلق کوئی بھی معلومات نہیں دوں گا میں تمہیں! اپنا سارا گھرانہ قربان کر سکتا ہوں مگر میری اولاد پر کسی کی میلی نگاہ نہیں برداشت کروں گا میں"۔۔۔۔ زیاد پھنکارنے والے انداز میں بولا۔

"یہ مت بھولو اس سب کا ایک بھاری معاوضہ وصول کرتے ہو تم! اور رہی بات تمہاری اولاد کی اس سے مجھے کسی قسم کا بھی کوئی سروکار نہیں ہے"۔۔۔۔ مقابل بھی گرفتر تھا۔۔۔ پھنکارتے ہوئے بولا اور فون رکھ دیا۔ کالے دھندے کی دینا کا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک بے تاج بادشاہ اس ہتک کو برداشت نہیں کر پایا تھا جبھی اپنے دائیں ہاتھ کا بھی دشمن بن بیٹھا تھا۔اور یہیں سے اس کے انجام کا سفر بھی شروع ہو گیا تھا۔

خالہ بابا آخر یہاں کیوں نہیں آتے ہیں! بتائیں مجھے ؟کیا وہ مجھ سے پیار نہیں کرتے ہیں"۔۔۔تیرہ سالہ سارہ اپنی خالہ کے پاس آئی جو جائے نماز پر بیٹھ کر تسبیح میں مشغول تھیں۔

بیٹا آپ سے ایسا کس نے کہا ہے ؟"۔۔۔نادرہ اس کی بات پر حیران ہوتی ہوئی" بولی۔

"میری اسکول میں فرینڈز نے ایسا بولا ہے۔ کیونکہ پاپا کبھی بھی پی ٹی ایم پر نہیں آئے ہیں اور نا ہی کبھی مجھ سے ملنے آئے ہیں اتنا عرصہ ہو گیا ہے"۔۔۔۔ سارہ اب کہ شکوہ کناں لہجے میں بولی تو نادرہ اس کی بات پر مسکرا دی۔

"جو آپ کی مشکل کو مزید بڑھا دے وہ آپ کی دوست کیسے ہوئی بھلا"۔۔۔۔ نادرہ کی بات پر سارہ نے حیرت سے اس کو دیکھا جہاں اس کی آنکھوں میں موجود ڈھیروں شکووں نے دم توڑ دیا تھا۔

"مگر وہ لوگ جھوٹ تو نہیں بول رہی ہیں ناں!"۔۔۔ سارہ سمجھنے والے انداز میں بولی مگر سوال وہیں پر اٹکا ہوا تھا۔

"بیٹا آپ کے پاپا کو بہت سے کام ہیں آج کل جبھی وہ نہیں آ پار ہے ہیں یہاں پر! لیکن آپ فکر نہیں کرو میں ان کو کہوں گی کہ وہ آپ سے ملنے کے لئے آئیں!"۔۔۔نادرہ اس کے سر پر پیار کرتی ہوئی بولی۔

سچ میں"۔۔۔سارہ چہکتی ہوئی بولی۔"

"ہاں! اب جاو جا کر پیپر کی تیاری کرو پھر فرسٹ بھی تو آنا ہے آپ نے"۔۔۔نادرہ اس کو پڑھنے کا کہتی ہوئی جائے نماز سمیٹنے لگی۔

"بھائی صاحب آپ سارہ کی طرف سے اس طرح بے رخی کیوں برت رہے ہیں وہ حساس ہوتی جارہی ہے!"۔۔۔نادرہ فون کان سے لگائے ہوئے بول رہی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے ہنڈیا میں چمچ ہلا رہی تھی۔

"میں نے اس کی ماں کے بعد اس کو تمہارے پاس اس لئے چھوڑا ہے تاکہ وہ آرام سے رہ سکے مگر اس کی شکایتوں کے انبار ہی ختم نہیں ہوتے ہیں! آخر وہ چاہتی کیا ہے جواب دو مجھے"۔۔۔۔زیاد غصیلے لہجے میں بولا جبکہ نادرہ تاسف سے سر ہلا گئی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی صاحب اس کو آپ کے وقت اور توجہ کی بھی ضرورت ہے! آخر کو وہ آپ کا ہی خون ہے اس سے اس قدر بے رخی کیوں گردانتے ہیں آپ؟"۔۔۔۔نادرہ نا سمجھی سے بولی۔

فی الحال میں بہت مصروف ہوں مگر جلد ہی اس کو ساتھ لے جانے کے لئے آؤں"
گا تب تک اس کا خیال رکھو"۔۔۔۔زیاد نے اتنا کہہ کر فون بند کر دیا جبکہ نادرہ
اس کے پچھلے دس سالوں میں ہر بار یہی جملہ کہنے پر سر جھٹک کر رہ گئی۔ مگر اس
مرتبہ قسمت کو شائد کچھ اور ہی منظور تھا جس کا ان سب کو نہیں معلوم تھا۔

---

www.novelsclubb.com

تم لوگوں کو ایک کام دیا تھا نئے چہرے جان کر مگر تم لوگ انتہائی نکھٹو ہو ایک"
زخمی بازو لے کر یہاں آگیا جبکہ دوسرے نے گرفتاری دے دی

ہے"۔۔۔۔ گرفتر دھاڑنے والے انداز میں بولا جس کے زخم میں سے خون نکل رہا تھا۔

"سر ہم نے اس کی ایک بیٹی کو اٹھالیا تھا جبکہ دوسری کو بھی پکڑنے لگے تھے تبھی کوئی ہم پر حملہ آور ہو گیا تھا اور بمشکل ہم اپنی جانیں بچا کر بھاگے ہیں"۔۔۔۔ سامنے موجود شخص جب بولا تو اس کی آواز کی نقاہت واضح تھی۔

"مائی فوٹ! تم لوگوں کی جانیں۔اب میں تم لوگوں کے پورے کے پورے خاندانوں کو نیست و نابود کر دوں تو ٹھیک رہے گا نا ویسے بھی تم لوگ میرے کسی کام کے نہیں ہو"۔۔۔۔ گرفتر سفاکیت سے بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سر نہیں آپ ایسا نہیں کر سکتے ہیں! آپ نے ہم لوگوں سے وعدہ کیا تھا جان کی امان کا۔اب آپ ہمیں دھوکہ دے رہے ہیں"۔۔۔۔سامنے موجود شخص تڑپ کر بولا چونکہ اب کے بات اس کے خاندان کی تھی جو ابھی کچھ دیر پہلے کسی اور کے گھرانے کو تباہ کرنے کے لئے کوشاں تھا اس بات سے انجان کے مکافات عمل ایک اٹل حقیقت ہے!۔

"تم نے مجھے سمجھنے میں غلطی کی ہے! میرے نام کا مطلب ہی اسکیمر! یعنی دھوکے باز ہے اب دفعہ ہو جاو یہاں سے شکل مت دکھانا اپنی"۔۔۔۔گرفٹر اس کے زخم والے بازو کو دبوچ کر دھاڑا جس پر وہ شخص درد سے تڑپ اٹھا جبکہ اس سفاک شخص پر کوئی اثر نا ہوا۔

"عزیزہ تم یہ سب کرلو گی نا؟ دیکھو ٹریننگ کے بعد یہ پہلی دفعہ ہے جب تم اس طرح مشن پر جارہی ہو اگر تمہیں پریشانی ہوئی تو کیا کرو گی تم"۔۔۔۔۔ عثمان عزیزہ کو دیکھتے ہوئے بولا جو کہ پینٹنگ کرنے میں مصروف تھی۔

"تمہیں میں شکل سے بیوقوف لگتی ہوں"۔۔۔ عزیزہ ہنوز مگن انداز میں بولی۔

"نہیں معصوم!"۔۔۔ عثمان بے اختیاری کے عالم میں بولا۔

"اور وہ کس زاویے سے بھلا؟"۔۔۔۔ عزیزہ ابھی بھی ہنوز ویسے ہی اپنا کام جاری رکھے ہوئے تھی جبکہ عثمان نے خود کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

بس مجھے لگتی ہو معصوم ! زاویوں کا مجھے نہیں پتا کیونکہ میرا میتھ کمزور "ہے"۔۔۔۔ عثمان معصومانہ لہجے میں بولا جس پر عزیزہ نے اب کی بار سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور ہاتھ میں پکڑا برش اس کے دے مارا جو اس کی شرٹ کو رنگین کرتا اب زمین کی زینت بن چکا تھا۔

کیا یار میری نئی شرٹ خراب کر دی ہے تم نے"۔۔۔۔ عثمان خفگی والے انداز" میں بولا جبکہ عزیزہ کا رخ اس کی جانب تھا اور چہرے پر شریر مسکراہٹ تھی۔

ہاں وہی شرٹ جو سیل میں سے تم نے تین سو کی لی تھی"۔۔۔۔ عزیزہ دانتوں کی" نمائش کرتی ہوئی بولی جبکہ عثمان اس کا منہ تکنے لگ گیا۔

پورے ساڑھے تین سو روپے کی ہے یہ میری شرٹ "۔۔۔۔تفاخر سے گردن
کڑا کر تصحیح کی گئی۔

چچ۔۔۔مگر اب تو یہ ساڑھے تین روپے کی بھی نہیں رہی !اس کو صفائی کے لئے"
رکھ لو شاباش۔میری پینٹنگ مکمل ہو چکی ہے اب میں چلتی ہوں"۔۔۔۔عزیزہ اتنا
کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ عثمان اس کی پشت کو تکتا رہا۔اور اس کے جانے پر اپنا
دل اس کو ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

راہداری میں عزیزہ اپنے مخصوص انداز میں چل رہی تھی مگر اچانک سے اس کے
ہاتھ سے برشز والا بیگ گر گیا جس کو اٹھانے کے لئے وہ جھک گئی۔بیگ اٹھا کر وہ
اٹھی تو اس کی زوردار ٹکر ہوئی جس پر وہ اپنا ماتھا سہلاتی ہوئی سامنے والے کو غصے
سے تکنے لگی مگر سامنے سفیر کو موجود پا کر اس کے تنے نقوش ڈھیلے ہوئے۔

میں دیکھ رہا ہوں دن بادن بہت خوبصورت ہونے کیساتھ ساتھ لاپرواہ بھی ہوتی جارہی ہو"۔۔۔۔سفیر اس کے مکمل سراپے پر نظریں دوڑاتا ہوا بولا پھر ہاتھ میں پکڑے ٹشو کو اس کے ہونٹوں کے قریب لا کر اس کی لپ اسٹک کا کلر لائٹ کیا۔

اس سے زیادہ تیاری میں تم اچھی نہیں لگتی"۔۔۔۔سفیر گھمبیر لہجے میں بولا۔"

مجھے اچھا لگنا بھی نہیں ہے! مجھے عزیزہ لگنا ہے"۔۔۔۔عزیزہ بھی دوبدو" بولی۔راہداری میں موجود یہ دو نفوس ایک دوسرے پر بری طرح حاوی تھے مگر کوئی ایک بھی اعتراف کرنے کو تیار نا تھا۔

"جانتا ہوں اور آج شام جانتی ہو نا کہ تمہیں کہاں بھیجا جا رہا ہے ؟"۔۔۔۔ سفیر عزیزہ کی نیلی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا جن میں موجود سیاہ لکیریں دلکش نظارہ پیش کر رہی تھیں۔

"ہاں جانتی ہوں مگر تم کیوں یہ سب پوچھ رہے ہو"۔۔۔۔ عزیزہ عامیانہ لہجے میں بولی۔

"پھر بھی وہاں پر جا رہی ہو"۔۔۔۔ سفیر کی خمار آلود آواز میں بہت کچھ پنہاں تھا جس کو عزیزہ فی الوقت سمجھنا نہیں چاہ رہی تھی۔

ہاں کیونکہ مجھے اپنے بابا کے قاتل تک پہنچنا ہے اور اس کو تختہ دار تک پہنچانا"
ہے"۔۔۔۔۔ نیلی آنکھوں میں سرد مہری لئے عزیزہ بولی۔

انتقام کا چکر کبھی ختم نہیں ہوتا ہے جانتی ہو نا! پھر بھی اس نا بجھنے والی آگ میں"
قدم رکھ رہی ہو تم"۔۔۔۔۔ سفیر سمجھانے والے انداز میں بولا۔

یہ صرف انتقام نہیں ہے! بلکہ اس ملک و قوم کے بائیس کرڑوڑ لوگوں کی جانوں کی"
امان کا سوال ہے!۔۔۔ سمجھے تم میرے بابا سے کیا ہوا عہد ہے"۔۔۔۔۔ عزیزہ
ہنوز اسی انداز میں بولی۔

مگر یہ سب تمہارا فرض تو نہیں ہے"۔۔۔۔ سفیر بھی اسی انداز میں بولا۔"

جب تم اپنا فرض نہیں نبھاوگے تو مجھے بھی اپنے جیسا بنانے کی کوشش کرنا چاہ رہے ہو"۔۔۔۔ عزیزہ اب کے استہزائیہ میں بولی۔

میں صرف تمہاری حفاظت کرنا چاہ رہا ہوں"۔۔۔۔ سفیر اس کی بات کا بنا کوئی" تاثر دیئے بولا۔

مجھے تمہاری حفاظت کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔ عزیزہ دانت پیس کر بولی" کیونکہ سفیر ابھی بھی اس کو ایک چھوٹے بچے کی طرح ٹریٹ کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر ضرورت پڑنے پر مجھے ہمیشہ اپنے پاس دیکھو گی"۔۔۔۔سفیر اتنا کہتا رکا نہیں "اور آگے بڑھ گیا جبکہ عزیزہ بھی "ہونہہ "کرتی آگے بڑھ گئی۔

جبکہ دوسری جانب ڈیمون کنگ یہ ساری حرکات اپنے آفس میں موجود اسکرین پر دیکھ رہا تھا۔

اور سات سمندر پار آئزل کے دماغ میں عثمان کے کہے گئے الفاظ ہتھوڑوں کی مانند برس رہے تھے اور پچھلے ایک ہفتے سے وہ یونیورسٹی بھی نہیں جارہی تھی اتفاق سے عثمان بھی اسی ہفتے واپس پاکستان آیا ہوا تھا۔

یہ ساری کہانی ان پانچوں کے گرد گھوم گھوم کر سر پٹخ رہی تھی کیونکہ یہ ایک پینٹاگون تھی۔پینٹاگون سوسائٹی چیمبر۔نام کے ساتھ ساتھ کہانی کے مرکزی کردار بھی پانچ ہی تھے۔

Flash back

www.novelsclubb.com

شجاع کو زیاد کا گھر چھوڑے ہوئے دو ہفتے ہو چکے تھے اور اس دوران کوئی بھی قابل غور واقعہ سرزد نہیں ہوتا۔عزیزہ کو اسکول چھوڑنے کے بعد شائل کو ڈے کیئر

سینٹر چھوڑ کر شجاع سارا وقت اپنے مشن کو دے رہا تھا۔آج اس کا رخ خفیہ سیل کی جانب تھا جہاں پر وہ شخص محبوس تھا۔

کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔شجاع نے کمرے میں لال رنگ کا بلب روشن کر دیا جس کی وجہ سے کمرے کی ہولناکی میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔

"کیوں آئے تھے میرے گھر والوں کے پیچھے"۔۔۔سامنے موجود رسیوں میں جکڑے ہوئے شخص سے شجاع درشتی سے بولا جس پر وہ شخص شیطانی ہنسی ہنسا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میرے خیال سے تم اتنے بے خبر ہو نہیں جتنا بننے کی اداکاری کر رہے "

ہو"۔۔۔۔مقابل استہزائیہ انداز میں بولا جس پر شجاع کا ہاتھ اٹھا اور اس کے منہ

پر مکا جڑ دیا۔

سیدھے سیدھے بتاؤ ورنہ تمہارے ایک ایک دانت کو توڑنے میں مجھے ذرہ برابر "

بھی رحم نہیں آئے گا"۔۔۔شجاع دھاڑنے والے انداز میں بولا۔اس کی دھاڑ

ایسی تھی کہ مقابل کو لرزا دیتی مگر مقابل شخص ڈھیٹ بنا مسکراتا رہا۔

www.novelsclubb.com

ویسے بیچاری تمہاری بیوی۔۔۔چچ۔۔۔بہت زور سے گولی لگی تھی نا اس "

کو۔۔۔اور وہ تمہاری بچی آہ کتنی مشکلوں سے ہاتھ لگی تھی"۔۔۔وہ شخص کمینی

مسکراہٹ سجائے چہرے پر بولا۔اب کی بار شجاع کا نے پے در پے اس کی ناک پر

مکے مارے۔اور سائیڈ میں پڑا کیل اٹھا کر اس کے داہنے ہاتھ کی انگلی میں گھسا دیا

جس پر اس کی ایک دلخراش چیخ نکلی جس کے بعد اس کی ساری بہادری رفو چکر ہو چکی تھی۔اور وہ درد سے کراہ رہا تھا۔

"کیا خیال ہے ؟۔۔۔۔دانت نکالنے کا بھی نمونہ پیش کروں تمہیں میں"۔۔۔۔ شجاع سنسناتے لہجے میں بولا تو مقابل کا سر خود بخود نفی میں ہل گیا۔

"اب سب کچھ سچ سچ بتانا شروع کرو مجھے"۔۔۔۔ شجاع ایک ٹانگ سامنے پڑی میز پر رکھتا ہوا سرد لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

میں۔۔۔میں نہیں بتا سکتا وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا مار ڈالے گا"۔۔۔۔۔وہ شخص نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا۔اس کے چہرے پر خوف کے اثرات خاصے واضح تھے۔

زندہ تو خیر ہم بھی تمہیں نہیں چھوڑیں گے اسی لئے اگر آسان موت چاہتے ہو تو" سب سچ اگل دو"۔۔۔۔۔ہنوز وہی سرد لہجہ الفاظ کے ردوبدل کے ساتھ کمرے کی دیواروں سے ٹکرایا۔

www.novelsclubb.com

تم صرف مجھے مارو گے! میرے منہ بند رکھنے پر! جبکہ وہ میرے منہ کھولنے پر" میرے پورے خاندان کو مار دے گا"۔۔۔۔اس شخص کی خوف بھری آواز ابھری۔

"تمہارے پاس کل صبح تک کا وقت ہے سوچ لو اچھی طرح"۔۔۔۔۔شجاع اس کے ہاتھ میں موجود کیل پر دباؤ ڈالتے ہوئے بولا جبکہ اس شخص کی کراہ کمرے میں ارتعاش پیدا کر گئی۔

"سر مجھے ڈر ہے کہ شاہی اپنا منہ کھول دے گا اس میجر کی قید میں رہتے ہوئے اور ہمارا ابنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا"۔۔۔۔۔ہشام جو کہ شہروز کا خاص آدمی تھا اس کے پاس کھڑے مودب انداز میں بولا۔جبکہ لب و لہجے سے آنے والے وقت کی فکریں عیاں تھیں۔

توتم کس بات کا انتظار کر رہے ہو"۔۔۔۔۔شہروز سنجیدہ لہجے میں ٹریڈمل پر رننگ کرتا ہوا بولا۔

سر آپ حکم کریں اس کا کام آج ہی تمام ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ہشام فوری بولا" جس پر شہروز کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھری۔

اس کا منہ کھلنے سے پہلے ہی بند کر دو اس کے خاندان سمیت! اس کے خاندان کی" موت ایک حادثے کی صورت ہونی چاہیئے!"۔۔۔۔شہروزاب کی ٹریڈمل سے نیچے اترتا سفاکیت سے بولا جبکہ شاہی آگے بڑھ کر اس کو تولیہ پکڑا چکا تھا جس سے اس نے چہرہ صاف کیا۔

www.novelsclubb.com

کھلتی ہوئی رنگت، تیکھے نقوش، جان لیوا مسکراہٹ زہر خندہ آنکھوں کے سنگ اس کی شخصیت کو پرکشش بناتی تھیں مگر ظاہری خوبصورتی بھی اس کی سیاہی کو چھپانے کے لئے ناکافی تھی۔ جتنے قتل اس شخص نے اس دنیا میں کئے تھے ان کی تعداد کا اندازہ اس کو خود بھی نا تھا۔

"سر ایک اور مسلہ ہے! جو بلوچستان میں ہمارے کارندے کام کر رہے تھے ان کے اڈے پر بھی رینجرز نے سرچ آپریشن کر کے اسلحہ اپنی تحویل میں لے لیا ہے اور کارندوں کو یرغمال بنالیا ہے"۔۔۔۔ ہشام کے بولنے پر شہروز کے ماتھے پر بل پڑے۔

ایک تو کوئی کام تم لوگوں سے ٹھیک سے نہیں ہوتا ہے! جاو فی الحال۔ میں اس" سب کا انتظام کر لوں گا"۔۔۔۔ شہروز اتنا کہہ کر ہشام کو باہر جانے کا اشارہ کر چکا تھا جبھی وہ کمرے سے باہر چلا گیا تھا جبکہ شہروز اپنا عکس قد آور آئینے میں دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ایک چھوٹا سا بچہ نظر آیا مگر اگلے ہی لمحے وہ ایک توانا مرد میں تبدیل ہو چکا تھا۔

میں ایسے ہی برا نہیں بنا! میری برائی کے پیچھے تیرا بھی ہاتھ ہے"۔۔۔۔۔۔ دل" میں سوچتے ہوئے اب اپنے اگلے اقدام کی تیاریوں کے لئے وہ پر عزم نظر آ رہا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

اور اگلی صبح کی شہہ سرخیوں نے دیکھا کہ بلوچستان کے جن علاقوں میں دہشت گردوں کو محصور رکھا گیا تھا وہاں پر خودکش بم دھماکوں سے تمام کے تمام لوگ اجل کی راہ پر گامزن ہو چکے تھے جبکہ ملک کے جانباز سپاہی بھی جام شہادت نوش کر چکے تھے۔ عزیزہ اور شمائل دونوں ڈول ہاوس سے کھیل رہی تھیں جبکہ شجاع کی نظریں اس خبر پر جمی ہوئی تھیں اور چہرے پر سختی کے آثار تھے۔ ابھی وہ کوئی رد عمل پیش کرتا کہ ایک اور خبر نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی۔

آپ کو بتاتے چلیں کہ ملک کے نامور شخص شہروز حیات کے مینیجر شاہی الیاس" کے گھر میں حادثاتی طور پر آگ لگ گئی اور گھر میں موجود سب کے سب افراد جاں بحق ہو گئے"۔۔۔۔۔ شجاع حیرانی کے عالم میں یہ سب دیکھ رہا تھا۔ جبھی اس کے موبائل پر رحمان کی کال آنے لگی۔

سر جلدی بیس کیمپ پہنچیے"۔۔۔۔رحمان کی پریشان آواز پر شجاع نے ایک نظر"، شائل اور عزیزہ کو دیکھا تو دوسری نظر فون کو۔نفیسہ کے بعد دو سال گزر گئے تھے مگر وہ اس کے قاتلوں کو نا پکڑ سکا تھا جبکہ عزیزہ اور شائل بھی وقت کے ساتھ ساتھ بڑی ہو رہی تھیں ان کی ذمہ داریاں بھی بڑھ رہی تھیں۔عزیزہ اعلی ذہانت کی مالک تھی جبکہ اس کے مقابلے میں شائل کند ذہن بچوں کی قطار میں آتی تھی۔

بیٹا میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں! کچھ بھی ہو جائے آپ لوگوں نے گھر" سے باہر نہیں نکلنا ہے میں تھوڑی دیر میں واپس آجاوں گا"۔۔۔۔شجاع عزیزہ کو ہدایات دیتا خود باہر کی جانب بڑھ گیا جبکہ عزیزہ نے ایک بار پھر سے اپنا آپ کھیل میں مگن کر لیا۔ننھا ذہن ہر جذبے سے عاری تھا۔ابھی کئی کڑے مراحل طے کرنے تھے یہ فکر ان لمحات کے لئے محفوظ کر لی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ دوسری جانب شاہی کے سامنے ہشام سفاکیت سے مسکراتا ہوا کھڑا تھا۔

"تم نے مجھے بچانے میں کافی دیر کر دی! اب جلدی سے میرے ہاتھ کھولو تاکہ نکلیں یہاں سے"۔۔۔۔شاہی ہشام کو دیکھتا ہوا پر جوش انداز میں بولا۔ جبکہ ہشام کے چہرے کی پر اسراریت کی وجہ وہ نا جان سکا۔

"جب آنے میں دیر ہو جائے تو انتظار کرنے کی بجائے اجل کو گلے لگا لینا چاہیئے"۔۔۔ہشام ایک انجیکشن اس کی گردن میں انجیکٹ کرتا اتنا بولا جبکہ شاہی کی آنکھیں شاک کے باعث کھلی ہوئی تھیں۔ہشام اپنا کام مکمل ہوتا دیکھ کر مطمئن مسکراہٹ چہرے پر سجائے پلٹ گیا۔اب اس خبر کو لوگوں میں پھیلانا تھا اپنے مقصد کے لئے۔

جبکہ دوسری جانب شجاع اور رحمان دونوں حیران کھڑے تھے کہ ان کی ناک کے نیچے سے یہ سب حرکت کون کر کے گیا ہے۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں بھی کوئی ثبوت نا تھا ظاہر ہے جو کوئی بھی تھا اپنے کام میں ماہر تھا۔ یہ کیس ایک سنجیدہ معمہ بن چکا تھا جس نے نجانے اور کتنے لوگوں کی زندگیاں نگلنی تھیں!

حال:-

www.novelsclubb.com

"آئزل بیٹا تمہاری طبیعت ت ٹھیک ہے نا کل سے تم کمرے میں بند پڑی ہو؟"۔۔۔۔ریحانہ آئزل کے کمرے کی لائٹ آن کرتی ہوئی اندر آئی۔تو آئزل کو آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے لیٹے ہوئے دیکھ کر ٹھٹکی۔

"آئزل۔۔آئزل!۔۔۔بیٹا آنکھیں کھولو"۔۔۔۔آئزل کو بے ہوش دیکھ کر ریحانہ کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے جبھی اس کو تیز آواز میں پکارنے لگی مگر اس میں کسی بھی قسم کی جنبش نا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ظہیر! یہ دیکھئے آئزل کو کیا ہوا ہے یہ آنکھیں نہیں کھول رہی ہے"۔۔۔۔ریحانہ ہڑبڑائے انداز میں ظہیر کے کمرے میں آئی جو اس وقت اسٹڈی میں موجود تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا ہوا آئزل کو"۔۔۔۔ ظہیر بھی پریشان ہوتا اٹھ کھڑا ہوا۔"

پتا نہیں کل رات کھانے پر بھی نہیں آئی اور صبح بھی کمرے سے باہر نہیں نکلی ہے" تبھی میں گئی تو دیکھا کہ بخار میں بے سدھ پڑی ہوئی ہے! آپ پلیز ڈاکٹر کو بلائیے"۔۔۔۔۔ریحانہ پریشان ہوتی ہوئی بولی۔ کچھ دیر کے بعد وہ لوگ ہاسپٹل میں موجود تھے اور آئزل آئی سی یو میں ایڈمٹ تھی۔

www.novelsclubb.com

ہیلو ڈاکٹر کلارک آئزل کو کیا ہوا ہے وہ ٹھیک تو ہے نا"۔۔۔۔ ظہیر اپنے ایک" عیسائی دوست جس کا ایک مشہور پرائیویٹ کلینک تھا وہاں پر آئزل کو لے کر آیا تھا اور اب اس کی طبیعت کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

"کیا آئزل کو کسی چیز کا اسٹریس تھا؟ آئی مین اسٹڈیز کی ٹینشن یا کوئی گھریلو چپقلش"۔۔۔۔۔ ظہیر کے سوال کے جواب میں کلارک نے سوال داغا۔

"ایسا تو کچھ نہیں ہوا ہے ہمارے گھر۔ان فیکٹ جب کل آئزل بھی گھر سے خوشی خوشی دوستوں کے ساتھ گئی تھی گھومنے مگر واپسی پر یہ سب ہوا"۔۔۔۔۔ ظہیر اپنے تئیں تمام تر معلومات دے چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آئزل نے کسی چیز کا شدید صدمہ لیا ہے جس کی وجہ سے اس کو نروس بریک ڈاون ہوا ہے! اور ابھی وہ بہت کریٹکل کنڈیشن میں ہے"۔۔۔۔۔ کلارک تمام تر تفصیلات سے آگاہ کرتا دوسرے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پیشنٹس کو دیکھنے کے لئے جا چکا تھا جبکہ ظہیر وہیں سن کھڑا رہ گیا جبکہ ریحانہ بھی خاصی پریشان ہو گئی تھی۔

رایان تم یہاں پر کیا کر رہے ہو"۔۔۔۔سفیان جو اس وقت اپنے کمرے میں" کسی کام سے آیا تھا رایان کو وہاں موجود پا کر ٹھٹکا۔

یہی سوال میں تم سے کرنا چاہتا ہوں کہ تم اس بچی کے ساتھ کیا کرنا چاہتے" ہو"۔۔۔۔رایان کاٹ کھانے والی نظروں سے سفیان کو دیکھتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

لو جی۔ یک ناشد دو شد!۔۔۔۔ سفیر کم تھا جو اب تم آگئے ہو"۔۔۔۔۔سفیان" افسوس سے سر جھٹکتا ہوا بولا۔

بکواس بند کرو اپنی اور سیدھی طرح بتاؤ کیا ارادے ہیں تمہارے"۔۔۔۔۔رایان" غصے میں سفیان کا کالر پکڑ کر بولا جبکہ سفیان کے پر سکون تاثرات اس کے غصے کو ہوا دے رہے تھے۔

میں نے کوئی ایگریمنٹ نہیں کیا تھا کہ تمہیں کچھ کرنے سے پہلے سب " بتاؤں"۔۔۔۔سفیان بھی دو بدو بولا جبکہ رایان نے ایک جھٹکے سے اس کا کالر چھوڑا جس پر سفیان ایک لمحے کو لڑکھڑاتا سنبھل گیا۔

بھولو مت کہ میں تمہارا سینئیر ہوں اور اس ایجنسی کا انچارج میری بدولت ہی" تمہیں ملا ہے"۔۔۔۔۔رایان اب کے غصیلے لہجے میں بولا۔

یہ بھی کوئی یاد رکھنے کی بات ہے بھلا؟۔۔۔کل تک تم تھے یہاں۔۔آج میں" ہوں۔۔۔۔کل کو کوئی اور ہوگا۔۔۔اتنا اترانے والی تو کوئی بات ہی نہیں ہے"۔۔۔۔سفیان پر سکون انداز میں صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

میری برسوں کی ریاضت کو کیوں مٹی میں ملا رہے ہو"۔۔۔۔۔اب کہ رایان" بھی تحمل مزاجی سے بولا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سفیان سے لڑنے جھگڑنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

اوہو! اب میں نے کونسی تمہاری ریاضت چھڑوادی ہے"۔۔۔۔۔سفیان تاسف" سے بولا جبکہ اس کے اس انداز پر بے ساختہ رایان کو ہنسی آئی۔

دیکھو میں جانتا ہوں کہ عزیزہ بہت حساس لڑکی ہونے کے ساتھ ساتھ جنون کی" ہر حد کو پار کرنے والی لڑکی ہے۔اس کا یوں بے دریغ استعمال کرنا اچھی بات نہیں ہے۔جب اس کو پتا چلے گا یہ سب تو وہ سب سے پہلے تم پر ہی ٹوٹے گی۔"۔۔۔۔۔سنجیدگی سے ادا کئے گئے الفاظ میں مستقبل کے خطرات کی پیشن گوئی تھی۔

میں نے انجام کی پرواہ کئے بغیر یہ سب شروع کیا تھا! اور اب بھی پرواہ نہیں کروں گا"۔۔۔۔ سفیان اٹل انداز میں بولا جس پر اب کی بار رایان نے تاسف سے سر جھٹکا۔

میرا یہاں آنا بے کار ہے! تم نہیں مانو گے میری بات۔ خیر اب میں چلتا ہوں۔ امید ہے سب اچھا ہو گا"۔۔۔۔ رایان اٹھتے ہوئے بولا۔

ایسی کونسی مصروفیت پال لی ہے کہ جو دو گھڑی ہمارے پاس بیٹھنے کو وقت نہیں ہے تمہارے پاس"۔۔۔۔ سفیان کے بولنے پر رایان کے چہرے پر غم کا سائیہ لہرایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنی بہن کو ڈھونڈنا ہے۔ برسوں سے ڈھونڈ رہا ہوں"۔۔۔۔۔رایان کے لہجے میں بیتے وقتوں کی تھکا دینے والی نا ختم ہونے والی مایوسی شامل تھی۔ جبکہ اس کی بات سن کر سفیان کے بھی چہرے پر ایک سائیہ لہرایا اور آنکھوں کے سامنے سارہ کا چہرہ لہرایا۔ قسمت کا تکون تھا جس میں ان تینوں گھرانوں کے گمشدہ لوگوں کی تلاش میں وہ لوگ جتے ہوئے تھے۔ کوئی سات سمندروں کی دنیا میں کھو گیا تھا تو کوئی یاداشتوں کی وادیوں میں۔ ہر شخص اپنی جگہ آزمائش کا سامنا کر رہا تھا۔

"یہ۔۔۔یہ سب کیسے ہو گیا۔۔۔ میرے بھائی کو کیسے کسی نے مار دیا۔۔۔ میں اس کی زندگی تباہ و برباد کر دوں گا"۔۔۔۔۔وہ چالیس سالہ شخص غصے میں ہر چیز الٹ پلٹ کر رہا تھا۔ صدمے کے مارے اس کا برا حال تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سر ہم نے پہلے ہی خاقان صاحب کو کہا تھا کہ دیکھبال کر لوگوں کو گھر میں بلایا" کریں مگر انہوں نے ہر نئی آنے والی لڑکی کو راتیں رنگین بنانے کے لئے بلایا ہوتا تھا"۔۔۔۔۔شاہی اکتائے ہوئے لہجے میں بولا جس پر شہروز نے پھاڑ کھانے والی نظروں سے اس کو گھورا۔

بجائے قاتل کا سراغ لگانے کے تم لوگ یہاں پر بکواس کر رہے" ہو"۔۔۔۔۔شہروز غصے سے دھاڑا جس پر شاہی نے کندھے اچکا دیئے۔

سر قتل رات کے وقت ہوا تھا جس کی اطلاع صبح کے وقت ملی۔ایسے میں کرائم" سین سے ہر ثبوت حذف کیا جا چکا تھا"۔۔۔۔شاہی عامیانہ لہجے میں بولا جبکہ شہروز

کے ماتھے پر ننھی پسینے کی بوندیں واضح تھیں۔انتقام کا چکر شروع ہو چکا تھا اور وہ جو کوئی بھی تھا انتہاء کا جنونی تھا جس نے آغاز ہی اس کے گھر سے کیا تھا۔کیا پتا اس کا پہلا نشانہ ہی یہ شخص خود ہوتا اگر اس شخص کو پتہ معلوم ہوتا۔

"میری فلائٹ کی تیاری کرواو! آج شام ہی میں لاہور کے لئے نکل رہا ہوں"۔۔۔۔شہروز نے حکمیہ انداز میں کہا اور ہاتھ کے اشارے سے شاہی کو جانے کا کہا جس پر وہ تابعداری سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

ہیلو زیاد! میں پاکستان آرہا ہوں آج شام۔تم اپنا فارم ہاوس تیار کروادو میں وہیں پر" اسٹے کروں گا"۔۔۔۔ہدایات دینے کے بعد فون کھٹ سے بند کر دیا جبکہ وہ خود اس بات سے انجان تھا کہ وہ خود اپنی موت کی جانب چل کر جارہا ہے!

-: قتل کی رات

ایک ڈری سہمی لڑکی اس عالیشان کمرے کے وسط میں موجود جہازی سائز بیڈ پر سر گھٹنوں میں دیئے ہوئے تھی۔

فکر نا کرو تم! بس آج رات کی بات ہے کل تم اپنے گھر چلی جاو گی"۔۔۔۔ پچپن" سالہ شخص خباثت سے اس کے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا۔ جس پر اس لڑکی پر کوئی اثر نا ہوا اور وہ ہنوز اسی حالت میں بیٹھی رہی۔

عزیزہ تم ٹھیک تو ہو نا؟"۔۔۔۔کان میں لگے ائیر بڈ میں عثمان کی آواز گونجی جس پر عزیزہ نے ہنکارہ بھرہ۔ جس پر عثمان مطمئن ہو گیا۔

اچھا ویسے کیا پلان ہے منسٹر کو مارنے کا یا بے ہوش کرنے کا"۔۔۔۔عثمان ایک بار" پھر سے بولا۔

قبل از وقت کچھ بھی کہنا درست نہیں ہو گا"۔۔۔۔عزیزہ سنجیدہ تاثرات لئے" بولی۔

اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک پینتس سالہ شخص لڑکھڑاتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ سامنے موجود صنف نازک کو دیکھ کر وہ مزید بہک گیا۔

اج تو بڑا بڑھیا مال اسپلائی کیا ہے سفیر نے"۔۔۔وہ آدمی خباثت سے مسکراتا ہوا" بولا جس پر عزیزہ پر حیرتوں کے پہاڑ ابھرے جبکہ عثمان کے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔وہ جانتا تھا سچ جاننے کے بعد عزیزہ کا کیا رد عمل ہوگا مگر یہ سب بھی وقت کی ضرورت تھی اور اس کی ٹریننگ کا حصہ تھی! جبکہ دوسری جانب سفیر بھی اس کام کی حامی بھر کر بری طرح پچھتا رہا تھا کہ اسی وقت عزیزہ کو کیوں نا روکا۔مگر اب وقت ہاتھ سے نکل چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

ک۔۔کیا مطلب ہے تمہارا"۔۔۔عزیزہ کو اپنی آواز کسی کھائی میں سے آتی" ہوئی محسوس ہوئی۔اب تک وہ ان سب کو چکما دیتی آرہی تھی اور اس کے ساتھ اتنا بڑا کھیل کھیلا گیا تھا یہ بات ہضم ہونے کے لئے وقت درکار تھا۔

ارے میں جانتا ہوں۔ سفیر نئی نئی لڑکیاں لاتا ہے ایجنسی میں ٹریننگ کے نام پر" بعد میں آگے سپلائی کرتا ہے۔ مگر آج تو قیامت خیز حسن بھیجا ہے"۔۔۔۔وہی خبیثوں والا لہجہ جس پر عزیزہ کو گھن آئی۔ابھی وہ شخص اس کے قریب آیا ہی تھا کہ عزیزہ نے آؤ دیکھا نا تاؤ اس آدمی پر ٹوٹ پڑی۔نشے میں ہونے کے باعث وہ شخص مزاحمت بھی نا کر سکا۔پے در پے تھپڑوں سے اس کا چہرہ وہ لہولہان کر چکی تھی اوپر سے اس کے لمبے ناخن مزید کام بڑھا رہے تھے جبکہ وہ آدمی درد سے کراہ رہا تھا۔کمرہ ساؤنڈ پروف ہونے کے باعث آواز باہر نہیں جا پا رہی تھی۔وہ آدمی بے حال ہو تا ڈھے گیا تھا۔فربہی مائل جسم ہونے کے باعث وہ اپنا توازن برقرار نا رکھ سکا۔عزیزہ ایک لمحے کو رکی اور اسی لمحے اس شخص نے عزیزہ کو دھکا دیا جس سے وہ دیوار سے ٹکرائی اور وہ شخص زمین کے سہارے کھڑا ہونے لگا۔

www.novelsclubb.com

آخری بار کھڑے ہو لو اپنے پیروں پر"۔۔۔۔۔سرد سنسناتی ہوئی آواز میں" حد درجہ سفاکیت تھی۔جس کو سن کر خاقان کے پسینے چھوٹ گئے۔سائیڈ ٹیبل میں موجود گن نکال کر عزیزہ کی طرف فائر کھول دیا جس سے عزیزہ بدک کر ایک سائیڈ کو ہوئی مگر گولی چھوتی ہوئی بازو زخمی کر گئی۔خون کا فوارہ نکلنا شروع ہو چکا تھا۔

عزیزہ تم ٹھیک تو ہو نا؟۔۔یہ گولی چلنے کی آواز وہاں کیا ہو رہا ہے"۔۔۔۔۔عثمان" کی پریشان آواز اس کے کانوں میں ابھری۔

www.novelsclubb.com

میں مر بھی جاؤں تو اندر مت آنا تم"۔۔۔۔عزیزہ سخت انداز میں تنبیہہ کرتی" خاقان کے سر پر پہنچ چکی تھی۔اور ایک لمحے میں ہی اس کے ہاتھ سے گن اچک لی

تھی۔اپنے زخم کی پرواہ کئے بغیر گن کو اس کے منہ پر دے مارا جس پر وہ کراہتا ہوا زمین پر بیٹھ گیا۔پھر اس کی دونوں ٹانگوں میں فائر کر دیئے۔

کیسا لگ رہا ہے مفلوج ہو کر"۔۔۔۔۔۔عزیزہ چہرے پر حد درجہ سفاکیت سجائے" بولی۔جبکہ خون کمرے میں موجود قالین کو سرخ کر رہا تھا۔

کون ہو تم اور کس نے بھیجا ہے تمہیں"۔۔۔۔۔خاقان درد سے کراہتے ہوئے" بولا۔

www.novelsclubb.com

میں تمہاری موت ہوں اور مجھے تم نے خود بلایا ہے"۔۔۔۔۔اتنا کہہ کر عزیزہ" نے اس کے سر کا نشانہ لے کر گولی چلادی اور خاقان وہیں ڈھے گیا۔اگلی صبح منظر

عام پر خاقان کی خون آلود لاش کمرے میں موجود پنکھے کے ساتھ لٹکی ہوئی ملی تھی جس کی اطلاع شہروز کو فوری دی گئی تھی۔

سفیر تن فن کرتا سفیان کے آفس میں داخل ہوا اور اس کو گریبان سے پکڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

بنا دیا نا تم نے اس کو بھی اپنے جیسا"۔۔۔۔ سفیر غم و غصے کے لہجے میں دھاڑا۔اس" کی آنکھوں میں موجود کرب سفیان واضح طور پر دیکھ سکتا تھا جس پر وہ سفیر سے نظریں چرا گیا۔

جواب دو مجھے میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے"۔۔۔۔۔ سفیر ایک بار پھر سے دھاڑا" تھا۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا جس پر تم ایسے ری ایکٹ کر رہے ہو! یہ ہمارا کام ہے اور" مجھے اس میں ہر قسم کا حربہ استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ اور رہی بات خاقان کے قتل کی تو اس کے قتل کا حکم مجھے اوپر سے ملا تھا۔ بھولو مت میں انڈر کوور ایجنٹ کے طور پر کام کر رہا ہوں"۔۔۔۔۔ سفیان اب اپنا گریبان چھڑواتا ہوا درشتی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

تو پھر خود جا کر اس کی جان لیتے نا! اس معصوم کی معصومیت کیوں برباد" کی"۔۔ سفیر زہر خندہ لہجے میں بولا۔

میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اس کے باپ کے قاتلوں کو اس کے ہاتھوں سے" موت دلواؤں گا"۔۔۔سفیان اطیمنان سے بولا جبکہ سفیر پیر پٹختا وہاں سے باہر چلا گیا۔جبکہ سفیان کے چہرے پر رقم پر اسراریت وقت کے ساتھ ساتھ مزید گہری ہوتی جا رہی تھی۔

سفیر وہاں سے سیدھا عزیزہ کے پاس گیا جہاں نرس اب اس کی پٹی بدل رہی تھی۔

عزیزہ تم ٹھیک ہونا"۔۔۔نرس کے جانے کے بعد سفیر اس کے قریب آتا ہوا" بیٹھ کر بولا۔

شائد نہیں"۔۔۔۔عزیزہ نے گم صم سے انداز میں جواب دیا۔"

تم جانتے ہو نا کہ میں تم سے محبت کرتی تھی"۔۔۔نیلی آنکھیں سبز آنکھوں سے ٹکرائیں تو گویا اک لمحے کو وقت ٹھہر سا گیا۔ جبکہ سفیر اس کی "محبت کرتی تھی" سن کر حیران وپریشان رہ گیا۔

"پھر بھی تم نے میرا سودا کیا"۔۔۔اب کی بار عزیزہ بولی تو اس کو اپنی آواز کانپتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"میں تمہیں سب سمجھاتا ہوں! ایسا کچھ بھی نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو"۔۔۔سفیر اس کی بات سمجھتا بولا جبکہ عزیزہ ہاتھ کے اشارے سے اس کو خاموش رہنے کو کہہ چکی تھی۔

مجھے صرف اتنا بتاؤ کہ ایسا کیوں کیا"۔۔۔۔عزیزہ اب کے سرد مہری سے بولی" جس پر سفیر کو سخت تکلیف ہوئی۔

میں یہ سب تمہیں نہیں بتا سکتا ہوں فی الحال میری مجبوری ہے"۔۔۔۔۔سفیر" رخ موڑ کر بولا۔ جبکہ عزیزہ اس کی پشت کو دیکھنے لگی۔

بدر سفیر آج سے میری اور تمہاری راہیں الگ الگ ہیں"۔۔۔۔عزیزہ حتمی لہجے" میں بولی۔

اور تم ایسا کیوں کر رہی ہو"۔۔۔۔۔بدر اب کی بار بولا تو لہجہ شکستہ تھا۔"

کیونکہ تم نے ایسی کوئی وجہ ہی نہیں چھوڑی کے میں تم سے محبت کروں"۔۔۔۔عزیزہ کے لہجے کی اداسی بھی واضح تھی۔جبکہ بدر اس کی یہ بات سن کر کرب سے آنکھیں میچ گیا۔"

نجانے آگے قسمت کے کیا فیصلے تھے اس سب سے انجان وہ دونوں خود پر سرد مہری کا خول چڑھائے ایک دوسرے سے راہیں الگ کر چکے تھے۔

(ماضی)

شجاع تھکا ہارا گھر واپس لوٹا تو دروازہ کھلا دیکھ کر ٹھٹکا۔ کمرے میں شمائل اور آئزل کی غیر موجودگی سے کسی انہونی کا احساس ہوا۔ پورا فلیٹ چھان مارا مگر گھر میں ہو کا عالم تھا۔

"عزیزہ! شمائل! بیٹا کہاں پر ہو تم دونوں؟"۔۔۔۔ شجاع دیوانہ وار چلا رہا تھا۔ مگر سب ندارد۔ اچانک فون کی گھنٹی بجی تو اس نے فون کال پک کی اور مقابل کی بات سن کر اس کو آسمان اپنے سر پر گرتا ہوا محسوس ہوا۔ بے بسی کس چیز کو کہتے ہیں یہ آج میجر شجاع کو معلوم ہوا تھا۔ فرض سے وفا کی کیا قیمت ادا کرنی ہوتی ہے یہ آج شجاع حیدر کو پتا چلا تھا۔

www.novelsclubb.com

جگہ کا پتہ میں نے بھیج دیا ہے بنا کسی ہوشیاری کے چپ چاپ اکیلے آجاو یہاں پر "
ورنہ انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گے "۔۔۔۔۔ مقابل سفاک لہجے میں بولتا کال بند
کر چکا تھا۔ جبکہ شجاع بھی سائیں سائیں کرتے دماغ کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔

جبکہ دوسری جانب عزیزہ اور شمائل دونوں حوش و خرد سے بے گانہ پڑی تھیں۔

یار تو نے بچیوں کو ڈوز زیادہ دے دی ہے کہیں مر ہی نا جائیں "۔۔۔۔ ان دونوں "
میں سے ایک شخص اپنے ساتھی سے بولا۔ یہ ایک تنگ اور نیم تاریک کمرہ تھا جس پر
خستہ حال لکڑی کے بیڈ پر دونون ننھی پریاں بے رحمی سے پھینکی ہوئی تھیں اور خود
وہ دونوں وحشی بنے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

فکر نا کر تو مر بھی جائیں گی تو یہ کونسا پہلا قتل ہے"۔۔۔۔دوسرا شخص کمینگی سے" بولا جبکہ اس کی بات پر پہلے والا بھی ہنس دیا۔

اور ایک طرف رایان بھی عزیزہ اور شمائل کی گمشدگی کے بارے میں پریشان ہو چکا تھا۔میجر شجاع کی تمام تر کالز وہ ٹیپ کر رہا تھا جس کے باعث وہ اس کی ہر حرکت سے باخبر تھا۔اب کے اس کو صحیح معنوں میں پریشانی نے آن گھیرا تھا۔بتائے گئے علاقے سے اس کو آنے کے لئے دو گھنٹے کا وقت درکار تھا مگر مرتا کیا نا کرتا اٹھ پڑا اور کار اسٹارٹ کر کے پتے کی طرف موڑ دی۔جبکہ دوسری جانب شجاع بھی وہاں پر پہنچ چکا تھا۔مگر وہاں پر اس کو کوئی نا ملا۔ تبھی فون کی گھنٹی بجی۔

سائیڈ والی گلی سے خاموشی سے آخر والے گھر میں آجانا بنا کسی ہوشیاری کے"۔۔۔۔۔وہی شخص پھر سے چنگھاڑا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جبکہ شجاع پھونک پھونک کر قدم آگے بڑھ رہا تھا۔

"سر میجر شجاع کی لوکیشن علاقہ غیر کی آرہی ہے! ان علاقوں میں ہم لوگوں کا کوئی کام نہیں ہے۔مجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے"۔۔۔۔۔کیپٹن رحمان کرنل سہیل کے آفس میں آکر بولا جس پر کرنل سہیل بھی ایک لمحے کو پریشان ہوئے تھے۔

"تم ابھی کے ابھی اس کے پیچھے جاو اور چیک کرو کہ وہ کسی پریشانی میں تو مبتلا نہیں ہے"۔۔۔۔کرنل سہیل بھی متفکر ہوتے بولے۔

یس سر"۔۔۔۔کیپٹن رحمان سلیوٹ کرتا اپنی ٹیم کو لے کر نکل چکا تھا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جبکہ شجاع اب اس گھر کے خارجی دروازے پر موجود تھا۔ایک جست میں ہی دروازہ کھولتے وہ اندر آگیا اور ادھر دیکھا جہاں گھر کا سارا سامان کاٹھ کباڑ بنا ہوا تھا۔

کہاں ہو تم لوگ آگیا ہوں میں "۔۔۔۔۔ شجاع بلند آواز میں بولا جس پر ایک " آدمی ان میں سے باہر آیا اور مسکرا کر شجاع کو دیکھا۔

میجر بہت تنگ کیا ہے تم نے ہم لوگوں کو۔پر اب تمہارا وقت ختم ہو گیا" ہے۔تمہاری موت کا پروانہ لے کر آئیں ہیں ہم لوگ۔بہت نقصان کیا ہے تم نے ہمارا"۔۔۔۔وہ شخص اتنا بولتا ہوا آگے بڑھا اور شجاع کے ہاتھ باندھ دیئے اور جس

کمرے میں عزیزہ اور شمائل موجود تھیں وہاں لے گیا۔ان دونوں کو اس طرح بندھے دیکھ کر شجاع کا دل تڑپ اٹھا۔

میری بچیوں کو چھوڑ دو انہوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے"۔۔۔۔شجاع منت والے" لہجے میں بولا۔اولاد کی محبت انسان کو عرش سے فرش پر لا پٹختی ہے یہ آج اس کو علم ہوا تھا۔فتح کے جھنڈے گاڑتا آج کس طرح گھوڑے سے ہار کر گرا تھا یہ بات آج اس کو علم ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

پاگل سمجھا ہوا ہے کیا ہم کو؟اتنی خوبصورت بچیاں کیسے چھوڑ دیں!یہ تو آگے جا" کر ہمارے بہت کام آئیں گی"۔۔۔۔وہ آدمی کمینگی سے بولتا اپنے ساتھی کو آنکھ مار گیا۔

بکواس بند کرو اپنی"۔۔۔۔ شجاع غصے کے مارے بے بسی سے دھاڑا۔"

اب او ہیرو! یہ تیرا پلٹون نہیں ہے جس پر دھاڑ رہا ہے"۔۔۔۔ان میں سے ایک" شخص پاس پڑی لکڑی کی راڈ اٹھاتا شجاع کی کمر پر رسید کرتا ہوا بولا جس پر وہ نیچے گر پڑا۔

یار یہ گرفتر کب آئے گا کتنی دیر ہو گئی ہے"۔۔۔۔ان میں سے ایک شخص گھڑی" پر ٹائم دیکھتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں کبھی بھی دیر نہیں کرتا انے میں ! میں اپنے مقررہ وقت پر پہنچ جاتا ہوں"۔۔۔۔ پچیس سالہ خوش شکل جوان مغرورانہ چال چلتا اندر آیا جس کو دیکھ کر شجاع کے ماتھے پر بل پڑے۔

میجر میری تلاش میں تم کہاں کہاں خوار ہوئے ہو؟ سوچا تمہاری تلاش کو پائیہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے میں خود آجاوں"۔۔۔۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا وہ شخص شجاع کے قریب آیا۔اور اپنے بوٹ سے اس کے منہ پر بے دردی سے ٹھوکر ماری۔اس منظر کو دیکھ کر عزیزہ اور شمائل دونوں تڑپ اٹھیں۔اپنے عظیم باپ کو اس طرح کسی کے قدموں کی ٹھوکروں میں دیکھنا عزیزہ کے لئے جتنا مشکل تھا اتنا ہی شاکنگ عمل شمائل کے لئے تھا۔

میرے بابا کو چھوڑ دو ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گی"۔۔۔۔عزیزہ چلاتی" ہوئی آگے آئی جس پر اس کے ایک کارندے نے اس کو پیچھے دھکیلا۔

میجر کی بیٹی میں بھی اتنا ہی دم خم ہے واہ بھئی"۔۔۔۔گرفٹراب کی بار استہزائیہ" ہنسی ہنسا۔اور ایک فائر شجاع کی ٹانگ میں کر دیا جس پر شمائل چیخ مارتی بے ہوش ہو چکی تھی جبکہ عزیزہ نے دیوانہ وار چلانا شروع کر دیا تھا۔

چھوڑ دو میرے بابا کو۔میں تمہیں جان سے مار دوں گی !چھوڑو میرے بابا" کو"۔۔۔۔اپنے ننھے ہاتھوں سے ان فولادی ہاتھوں کو پرے دھکیلتی دیوانہ وار عزیزہ بولی۔جبکہ گرفٹر شجاع کی دوسری ٹانگ پر بھی گولی چلا چکا تھا۔شجاع کے زخموں کا خون بہہ کر کمرے میں پھیلنا شروع ہو گیا تھا جبکہ عزیزہ اس منظر کو دیکھ کر سہی معنوں میں گھبرا گئی تھی۔

تو میجر یہ سب میرے باپ کو گرفتار کرنے اور پھانسی کی سزا دلوانے کے لئے "تھا"۔۔۔۔ گرفتڑ جس جگہ گولی لگی تھی وہاں پر پیر سے دباو ڈالتا ہوا بولا۔

اوراب کھیل ختم"۔۔۔۔۔آخری گولی سیدھی اس کی پیشانی میں پیوست ہو گئ" تھی اور گرفتڑ مطمئن سا کھڑا تھا۔ جبکہ عزیزہ صدمے کی کیفیت میں وہاں کھڑی تھی

www.novelsclubb.com

چھوٹی چڑیا اب تمہارا اور تمہاری بہن کا بھی اپنے امی ابو کے پاس جانے کا وقت ہوا" چاہتا ہے"۔۔۔۔ سفاکیت سے کہتے ہوئے گرفتڑ نے پستول کی نال عزیزہ کی پیشانی پر رکھی جبھی باہر سائرن کی آواز سن کر چونک اٹھا۔

دونوں بچیوں کو اٹھاؤ اور جلدی سے بھاگو فوری یہاں سے "۔۔۔۔ گرفٹر دھاڑتا" ہوا پچھلے دروازے سے نکل گیا تھا جبکہ وہ دونوں بھی عزیزہ اور شمائل کو اٹھائے اس کے پیچھے لپکے۔ گرفٹر اپنی کار اسٹارٹ کر کے بھگا لے گیا تھا جبکہ وہ دونوں شخص اسی طرح بھاگ رہے تھے جب ان کے تعاقب میں ایک اور شخص پیچھے بھاگا۔

گولی چلنے پر ان میں سے ایک شخص زمین پر ڈھے گیا جبکہ دوسرا شخص آگے نکل گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

بابا! میں آرہی ہوں"۔۔۔۔عزیزہ چھوٹتے ہی اتنا کہتی واپسی کو بھاگی جبکہ وہ شخص زمین پر بے سدھ پڑا تھا۔نشانہ سر کا تھا جس کی وجہ سے وہ موقع پر ہی دم توڑ گیا تھا۔

گرتے پڑتے عزیزہ واپس پہنچی تو وہاں پر باوردی آفیسر کھڑے تھے۔

مجھے میرے بابا کے پاس جانا ہے"۔۔۔عزیزہ رحمان کو دیکھ کر سہمے ہوئے لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

اچھا میں آپ کو آپ کے بابا سے ملواتا ہوں۔پہلے یہ بتاؤ کہ شمائل کہاں ہے؟"۔۔۔۔رحمن عزیزہ کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا اور استفسار کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ اس کا لے کر چلے گئے۔وہ شمائل کو بھی بابا کی طرح شمائل کو بھی مار دیں گے"۔۔۔شمائل کا خیال آنے پر عزیزہ ایک بار پھر سے رونے لگی۔

"بیٹا آپ رومت اس طرح !آپ کی بہن کو کچھ نہیں ہو گا فکر نہیں کرو"۔۔۔رحمن اس کو تسلی دیتا ہوا اندر لایا جہاں میجر شجاع کا جسد خاکی سبز پرچم میں لپیٹا جا چکا تھا۔عزیزہ دوڑتی ہوئی شجاع سے لپٹ گئی اور رونا شروع کر دیا۔

"بابا جن لوگوں نے آپ کو مارا ہے میں ان میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گی !یہ عزیزہ کا وعدہ ہے آپ سے۔اور شمائل کو بھی واپس لے کر آؤں

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گی"۔۔۔وہ ننھا سا ذہن الفاظ کی گہرائی جانچے بغیر جو الفاظ بول گیا تھا وہ لوح قلم میں محفوظ ہو چکے تھے۔

بیٹا اب چلیں واپس"۔۔۔رحمان نرم لہجے میں عزیزہ سے بولا۔ جس پر وہ سر" ہلاتی اس کے ساتھ چل پڑی۔

---

www.novelsclubb.com

شمائل ہوش و خرد سے بے گانہ اس آدمی کی گرفت میں بے سدھ پڑی تھی۔ سنسنان سڑک دیکھ کر اس آدمی نے تیزی سے سڑک پار کرنی چاہی جس پر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اچانک سے اس کا ٹکراؤ ایک گاڑی سے ہوا۔اور شمائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گئی۔

"یہ کون آدمی تھا بے وقوف یونہی بچی کو پھینک کر چلا گیا"۔۔۔۔ان دو نفوس میں سے ایک عورت بڑبڑاتی ہوئی باہر نکل کر بولی اور بچی کو اٹھالیا۔اس معصوم بچی پر اس کو ٹوٹ کر پیار آیا۔

"کتنی معصوم بچی ہے اور یہ درندہ اس کو ایسے ہی پھینک کر بھاگ گیا"۔۔۔۔۔اب کے صائمہ کار میں بیٹھتے ہوئے اپنے شوہر زاہد سے بولی۔

ہاں مگ اس کے گھر والے اس کو ڈھونڈ رہے ہوں گے نا"۔۔۔۔ ہمیں چل کر" پولیس اسٹیشن رپورٹ کرنی چاہیئے"۔۔۔۔ زاہد بھی تائیدی انداز میں بولا۔

ہاں مگر ابھی یہاں سے اسٹیشن دور ہے۔ ہم لوگ صبح ایف آئی آر درج کروادیں" گے"۔۔۔۔ صائمہ بھی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔

او گاڑی خالی سڑک پر زن سے آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

کیا کہا وہ شخص مارا گیا"۔۔۔۔ گرفٹر نارمل سے انداز میں بولا جبکہ سامنے موجود شخص کی خوف سے ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔

جی۔۔جی سر اور میں بڑی مشکل سے جان بچا کر بھاگا ہوں اپنی"۔۔۔وہ شخص بمشکل ہکلاتے ہوئے بولا۔

پر تمہیں اتنی محنت کرنے کی ضرورت نہیں تھی"۔۔۔اپنائیت بھرے لہجے میں گرفٹر نے بولتے ساتھ ہی بندوق اس پر تان دی اور ساری کی ساری میگزین خالی کر دی۔اس شخص کے جسم میں ہوئے سراخوں سے خون فوارے کی طرح بہتا زمین پر پھیل رہا تھا جبکہ گرفٹر مطمئن انداز میں وہاں سے آگے بڑھ گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

قتل کرتے وقت اس کے ہاتھ کبھی ناکانپے تھے۔اور اپنی راہ کے کانٹوں کو ہاتھ بنا لہولہان کئے کیسے ہٹاتے ہیں یہ اس سے بہتر کون جانتا تھا۔

خاقان میرے بھائی کیسے ہو"۔۔۔۔۔شہروز گرمجوشی سے آکر گلے ملتا ہوا" بولا۔ گزشتہ ہوئے حادثے کی شبیہ تک نا تھی اس کے چہرے پر۔

میں ٹھیک ہوں تم سناؤ کیسے ہو اور یہاں مصر میں کام کیسا جا رہا ہے"۔۔۔۔۔خاقان بھی اسی گرمجوشی سے گلے ملتا ہوا بولا۔

سب ایک دم اچھا جا رہا ہے تم اپنا بتاؤ"۔۔۔۔شہروز سامنے والے صوفے پر بیٹھتا" سگار سلگاتا ہوا بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ابھی آج ہی دبئی سے یہاں آیا ہوں اور سوچا بھائی سے ملتا چلوں"۔۔۔۔خاقان کا" جواب سن کر شہروز مسکرا دیا۔

بھائی سے ملنے کی کوئی خاص وجہ تو ہو گی ہی۔ایسے تو نہیں یاد آ گئی بھائی کی" تمہیں"۔۔۔۔شہروز نے اتنا کہہ کر ایک لمبا کش لیا اور دھواں باہر پھونک دیا جس سے اس کا چہرہ دھویں کے مرغولوں میں چھپ گیا۔

www.novelsclubb.com

ہاں بس میرے پاس پیسے کم پڑ رہے تھے! جو اسمگلنگ کروانی تھی نارشیاء سے" پاکستان منشیات کی اس کے لیئے بھاری رشوت مانگ رہے ہیں۔سوچا تم سے مانگ لوں پیسے"۔۔۔۔۔خاقان کان کی لو کھجاتا ہوا بولا۔

اچھا بس اتنی سی بات۔ مجھے بتا دیتے میں خود لے کر آ جاتا پیسے "۔۔۔۔ شہروز نے" گویا ناک سے مکھی اڑائی۔

لیکن اب تو میں آ گیا ہوں نا"۔۔۔۔ خاقان اپنائیت بھرے لہجے میں بولا۔ تبھی" ایک جھٹکے سے شہروز اٹھا اور اس کا گریبان پکڑ لیا اور غصے سے دھاڑا۔

سیدھی طرح بکو اب کونسا گل کھلا کر آئے ہو جو یوں گھبرائے ہوئے" ہو"۔۔۔۔ شہروز کی دھاڑ پر خاقان ایک پل کو ششدر رہ گیا۔ مگر اگلے ہی لمحے گلا کھنکارتا بولا۔

وہ۔۔۔وہ میرے سے ایک قتل ہو گیا تھا اور اس کا گواہ جو بندہ ہے وہ مجھے دھمکا رہا ہے ! میں سچ کہہ رہا ہوں میں نے جان بوجھ کر قتل نہیں کیا تھا وہ"۔۔۔۔خاقان ڈرے سہمے لہجے میں بولا جس پر شہروز کے ماتھے کے بل ڈھیلے پڑے۔

بس اتنی سی بات ہے پہلے کیوں نہیں بتایا تم نے مجھے "۔۔۔۔شہروز اس کا" گریبان چھوڑتا پر سکون ہو کر بیٹھ گیا۔

مجھے لگا تھا کہ تم غصہ کرو گے بھائی"۔۔۔۔خاقان نظریں جھکا کر بولا۔"

اور میں غصہ کیوں کروں گا"۔۔۔۔شہروز سنجیدہ تاثرات لئے بولا جس پر خاقان" نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"جو بھی راستے کی رکاوٹ بنے اس کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دو! پھر چاہے کوئی انسان ہی کیوں نا ہو"۔۔۔۔ شہروزا تنے آرام سے یہ بات کہہ رہا تھا وہیں خاقان کو لگا کہ اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔

"ہشام! وہ کرائے کے قاتل کی لاش ٹھکانے لگوادو اور میرے اور میرے بھائی کے لئے بعام کا بندوبست کرو"۔۔۔۔ شہروز نارمل سے انداز میں کہتا خاقان پر حیرتوں کے بند توڑ گیا۔

---

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خون سے لہولہان منظر میں اس کا باپ اس کو پکار رہا تھا جبکہ وہ اپنے قدم آگے بڑھانے کی کوشش کرتی ہے مگر آگے نہیں بڑھ پاتی ہے۔

عزیزہ! اپنی بہن کو بچالو اس سے قبل کے بہت دیر ہو جائے"۔۔۔۔۔ شجاع کی" کرب ناک آواز اس کے کانوں میں گونجی جس کے ساتھ ہی وہ نیند سے بے دار ہو چکی تھی۔

اب کہ وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔ وہ پوری کی پوری پسینے میں نہا گئی تھی۔ نیلی آنکھوں میں خوف ہلکورے لے رہا تھا اور وہ بے بسی سے لب کاٹتی سر گھٹنوں میں دے گئی۔

"بابا مجھے معاف کر دیجئے میں نہیں بچا سکی شمائل کو۔ نہیں ڈھونڈ سکی مجھے معاف کر دیجئے"۔۔۔۔۔ عزیزہ روتے ہوئے آنسوؤں کے درمیان بولی۔ آٹھ سال گزر گئے تھے اس واقعے کو اور وہ ہر دن ہر پل شمائل کو ڈھونڈتی تھی۔ مگر ابھی شائد وہ وقت نہیں آیا تھا۔ گھنیری زلفیں کمر پر بکھری ہوئی تھیں۔ مگر دو نیلی انکھیں اس سب سے بے خبر رونے میں مصروف تھیں۔

"عزیزہ بس کر دو اور کتنا رو گی تم"۔۔۔۔ سفیر جو کہ کسی کام کے تحت اس وقت آیا تھا اس کے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھ کر اندر آیا اور اس کو روتے دیکھ کر بولا۔ جبکہ اس کی آواز پر عزیزہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو سفیر کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ سامنے ایک حسن کا پیکر اپنی بھیگی پلکیں اٹھا کر دیکھ رہا تھا۔ یہ فیروزی آنکھیں اس کی شروع سے ہی پسندیدہ تھیں اور اب یہ پسند محبت میں بدلتی جا رہی تھی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی جنونیت بنتی جا رہی تھیں۔

طوفانوں کا مقابلہ کرنے والے روتے ہوئے اچھے نہیں لگتے ہیں"۔۔۔ سفیر" کمرے کے اندر آتا ہوا بولا۔ جبکہ عزیزہ نے گیلی سانس اندر کھینچی اور نظریں ہنوز اس کے چہرے پر ٹکائے ہوئے تھیں۔

میں نے تمہیں ساری ٹریننگ دے دی ہے!؟ مگر میں تمہارا کرب ختم نہیں کر" سکتا ہوں۔ میں بھی بابا سے اور بھائی سے لڑ کر یہاں پر رہ رہا ہوں۔ کیونکہ وہ لوگ بھی تمہاری مدد کے لئے تیار نہیں تھے۔ مگر میں تم سے دوری نہیں اختیار کر پایا"۔۔۔۔ سفیر دھیمے لہجے میں بولا جس پر عزیزہ کی آنکھوں میں حیرت در آئی۔

اور ایسا کیوں ہوا؟"۔۔۔۔بنا سوچ سمجھے عزیزہ بولی۔وہ ہمیشہ سے ہی اپنی" الجھنیں ایسے ہی بنا تکلف سفیر سے کہہ دیتی تھی اور وہ بنا برا منائے اس کی سنتا تھا۔

کیوں کہ تمہارے معاملے میں میں بے اختیار ہو جاتا ہوں"۔۔۔گھمبیر لہجے میں" سفیر عزیزہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لئے بولا۔جبکہ اپنے دل کی عجیب ہوتی حالت پر کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا جہاں سے چودھویں کا چاند اپنی تمام تر روشنی بکھیرے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

مگر ایسا کیوں"۔۔۔عزیزہ اس کے لہجے کی گہرائی جانچے بغیر غائب دماغی سے" بولی۔حالات کی ستائی ہی وہ ایسے گئی تھی کہ اکثر یہ کیفیت اس پر طاری رہتی تھی! مگر ہوش و حواس میں اس سے زیادہ سفاک کوئی نہیں تھا۔

کیونکہ بدر سفیر احمد کو تم سے جنونیت کی حد تک محبت ہے"۔۔۔۔ہنوز رخ دوسری جانب موڑے سفیر بولا جبکہ عزیزہ اس کے تاثرات ناجانچ سکی اور اٹھ کر اس کے پیچھے آکر کھڑی ہو گئی۔

اس چودھویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو"۔۔۔اس کی بات گویا سنی ان سنی کرتی" عزیزہ بولی۔ جس پر بدر نے ٹھنڈی سانس خارج کی۔

www.novelsclubb.com

دیکھ رہا ہوں"۔۔۔۔بدر نے مختصر سا جواب دیا۔"

یہ ساری دنیا کو روشنی دیتا ہے مگر خود تنہا ہی رہتا ہے "۔۔۔۔ عزیزہ فلسفیانہ انداز میں بولی۔

یہ بے جان شے ہے۔اور اس کی قسمت میں یہی لکھا ہے ازل سے "۔۔۔۔ سفیر" سنجیدہ لہجے میں بولا۔

اور ہماری دنیا میں جو لوگ محبت کرتے ہیں ان کا بھی یہی حال ہوتا ہے ! محبت" کرنے والے تنہارہ جاتے ہیں"۔۔۔۔۔ عزیزہ نجانے کس سوچ کے تحت یہ سب بول رہی تھی۔

مجھے اک لمبا سفر کرنا ہے۔اور یہ بدلے کا سفر ہے۔اس میں مجھ جیسی لڑکی محبت" جیسی چیزیں افورڈ نہیں کرتی ہے"۔۔۔اب کے عزیزہ اپنی ازلی ٹون میں بولی جس پر بدر کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

میں محبت کو تمہارے لئے افورڈایبل بنادوں گا"۔۔۔۔چہکتے ہوئے لہجے میں" بدر بولا جبکہ عزیزہ نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا کہ وہ کتنا سنجیدہ معاملہ اس سے ڈسکس کر رہی تھی اور اس کو مذاق سوجھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ دوسری جانب بدر ایک بار پھر اس کے حسین سراپے میں گم ہو چکا تھا۔تیز ہوا چلنے کے باعث اس کے بال لہرا رہے تھے چند شریر لٹیں چہرے کو بار بار چھو کر واپس ہو رہی تھیں۔نیلی انکھیں رونے کے باعث صدیوں کی بوجھل لگ رہی تھیں۔جبکہ ناک رونے کے باعث سرخ ہو چکی تھی۔بدر کو وہ وہی پانچ سالہ چھوٹی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بچی لگی جو روتے روتے اس کے پاس آجاتی تھی۔بیچ سے سالوں کی مسافت جیسے ختم ہو چکی تھی۔

یہ افسانوی باتیں کہاں سے سیکھ لی ہیں تم نے؟ بولو ذرا؟"۔۔۔عزیزہ اس کے " اس طرح دیکھنے پر تنک کر بولی جس پر سفیر حقیقت کی دنیا میں واپس آیا۔

أنت ملكة قلبي (تم میرے دل کی ملکہ ہو)"۔۔۔سفیر اپنے دل پر ہاتھ رکھتا" آنکھیں بند کئے بولا۔

جس پر اک لمحے کو عزیزہ بھی اس کی شخصیت کے سحر میں کھو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

یجب أن أكون ملكة هذا القلب (مجھے اس دل کی ملکہ ہی رہنا ہے)۔۔۔۔اب کے "
عزیزہ اپنا ہاتھ سفیر کے ہاتھ پر رکھتی ہوئی بولی جس سے ایک پل کو سفیر بھی
ششدر رہ گیا۔اور جھٹ آنکھیں کھول دیں تو عزیزہ کو اس کے چہرے میں گم پایا۔

تمہیں عربی کس نے سکھائی"۔۔۔۔سفیر حیرانگی سے بولا تو عزیزہ کا سحر ٹوٹا جس "
پر اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

میں نے اور بھی بہت کچھ سیکھ رہا ہے جس کا علم تمہیں نہیں ہے۔اس لئے اب "
جاو یہاں سے رات کے اس پہر کسی لڑکی کے کمرے میں آو گے تو لوگ باتیں
بنائیں گے "۔۔۔۔عزیزہ رخ موڑے اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے
بولی۔جبکہ سفیر کچھ لمحے کے لئے ہکا بکا رہ گیا مگر اس کا اشارہ سمجھ کر باہر چلا
گیا۔عزیزہ نے رخ موڑ کر دیکھا تو وہاں کوئی نا تھا مگر اس شخص کا احساس ہر جگہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

موجود تھا۔زندگی کی سختیوں سے انجان دو دل اک دوسرے کے لئے دھڑکنا شروع ہو چکے تھے۔

حال:-

www.novelsclubb.com

یہ ادارہ ذہنی بیمار لوگوں کے لئے بنایا گیا تھااور سارہ بھی یہی پر پچھلے چار سال سے ایڈمٹ تھی۔ سفیر ہر ہفتے اس کی خبر گیری کرنے جاتا تھا مگر وہ اس کو بالکل ہی فراموش کر چکی تھی۔ جس بہن سے اس کو سب سے زیادہ محبت تھی وہ ہی آج اس کو پہچان بھی نہیں پاتی تھی اور یہ سب صرف ایک انسان کی وجہ سے ہوا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زیاد احمد سلطان! سفاکیت کی درجہ بندیوں میں سے سفیر کی درجہ بندی میں وہ پہلے نمبر پر آتا تھا۔

"سارہ تمہیں پتا ہے آج وہ مجھ سے بہت زیادہ ناراض ہو گئی ہے"۔۔۔۔سارہ کو کاغذ کے ٹکڑے پر پینسل سے کچھ بناتا ہوا دیکھ کر سفیر بولا۔اس کے لمبے بال اب کندھوں سے بھی اوپر تک کاٹے جا چکے تھے جس کو دیکھ کر سفیر کو شدید دکھ ہوا کیونکہ سارہ کو لمبے بال بے حد پسند تھے۔اگر وقت سے بڑا کوئی مرہم نہیں ہوتا تو وقت سے بڑا کوئی زخم دینے والا بھی نہیں ہوتا۔سفیر بھی اپنی بہن کی حالت پر اندر ہی اندر گھلتا تھا مگر کسی سے کچھ نا کہتا تھا۔

"اور لگتا ہے کہ اب وہ کبھی بھی مجھ سے بات نہیں کرے گی"۔۔۔۔۔سفیر سر جھکائے زمین کی جانب دیکھتے ہوئے اداس لہجے میں بولا۔چہرے پر موجود کرب کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پر چھائیاں واضح دیکھی جاسکتی تھیں۔ مگر سارہ اس سب سے بے خبر اپنی دنیا میں مگن تھی۔

وہ تم سے کیوں ناراض ہے"۔۔۔ ننھے بچوں کی طرح سارہ نے آنکھیں پٹپٹا کر" اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی تو سفیر نے حیرانی سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

وجہ نہیں بتا سکتا ہوں میں تمہیں"۔۔۔ سفیر سر جھٹکتے ہوئے بولا۔"

تم اس کو منا سکتے ہو"۔۔۔ سارہ ابھی بھی ویسے ہی معصومیت بھرے لہجے میں" بولی۔

www.novelsclubb.com

میں اس کو کیسے مناؤں"۔۔۔۔سفیر اداس لہجے میں بولا۔"

اس کی بات پر سارہ اس کے پاس آئی اور اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

ایسے یہاں اس کے کس کر کے اور چاکلیٹس دے کر"۔۔۔۔سارہ مزے سے" بولی جبکہ سفیر نے اس کو حیرانی سے دیکھا۔اگر وہ اپنے حوش وحواس میں ہوتی تو ایسی بات بالکل نا کرتی مگر اس وقت وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح تھی۔اس کی بات پر سفیر کے لب بھی اپنے آپ مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

چھوٹی گڑیا دن بدن بہت خراب ہوتی جارہی ہو"۔۔۔۔سفیر اس کی ناک زور" سے کھینچتے ہوئے بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آہ۔۔۔میری ناک۔میں نہیں بولتی تم سے جاو۔اللہ کرے وہ بھی نا" مانے"۔۔۔۔سارہ اپنی ناک سہلاتی نروٹھے پن سے بولی۔

اللہ ناکرے۔سارہ بے بی یہ لو تمہاری چاکلیٹس لایا ہوں۔اب تو مان" جاو"۔۔۔۔سفیر اس کی طرف چاکلیٹس بڑھاتا بولا جس کو اس نے جھٹ سے پکڑ لیا۔وہ ہمیشہ اس کو ایسے ہی چھوٹے بچوں کی طرح ٹریٹ کیا کرتا تھا۔ایک وہی تو تھی جو اس کی زندگی کی تلخیوں کو کم کرتی تھی اس ظالم سماج میں۔

جبکہ دوسری جانب عزیزہ سوئمنگ پول میں پیر ڈبوئے بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

عزیزہ یہاں پر ایسے کیوں بیٹھی ہو"۔۔۔۔ عثمان اس کی پشت کو دیکھتا ہوا بولا"
جہاں اس کی لمبی زلفیں بسیرا کئے ہوئے تھیں۔ جبکہ عزیزہ خاموش رہی۔

تم ٹھیک تو ہونا"۔۔۔۔ عثمان اب کی بار قریب آتے ہوئے بولا۔"

ہاں۔۔ شائد ٹھیک ہی ہوں میں"۔۔۔۔ عزیزہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔ جبکہ"
عثمان اس کی یہ حالت دیکھ کر بے چین ہوا تھا۔ کہیں نا کہیں اس کا دل بھی اس سے
بغاوت کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں جانتا ہوں کہ یہ سب سن کر تمہیں صدمہ لگا ہے مگر یہ سب ویسے نہیں ہے" جیسے تم سمجھ رہی ہو"۔۔۔۔ عثمان وضاحت دینے والے انداز میں بولا جبکہ عزیزہ اپنے پیر پانی میں سے باہر نکال کر اب کھڑی ہو چکی تھی۔

یو نو واٹ! اٹس نان آف یور بزنس"۔۔۔ عزیزہ درشتی سے کہتی آگے بڑھ گئی" جبکہ عثمان اپنی ہتک پر مٹھیاں بھینچتا واپسی کو مڑ گیا۔

ایجنٹ سفیان نے اب تک کہاں تک رپورٹنگ کی ہے"۔۔۔۔ سہیل جواب" بریگیڈئیر کے عہدے پر فائز تھا اپنے سامنے کھڑے رحمان کو دیکھ کر بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یس سر! ان کی تکون کا ایک سرا مارا گیا ہے۔ہماری برسوں کی محنت رنگ لائی" ہے۔میجر شجاع جو کام نہیں کر پائے وہ ان کی بیٹی نے کر دکھایا ہے"۔۔۔رحمان پر جوش انداز میں بتا رہا تھا جس پر سہیل بھی مسکرا دیا۔رحمان بھی اب میجر کے عہدے پر فائز ہو چکا تھا اور اپنے فرائض اچھے سے انجام دے رہا تھا۔

پچھلے دس سالوں کی ریاضت ایسے ہی ذائع نہیں جاتی۔کتنے لوگوں کی جانیں لی" ہیں اس ناسور نے۔اب اس کا آخری وقت قریب ہے مجھے یقین ہے"۔۔۔سہیل بھی پر عزم لہجے میں بولا۔

"سر مگر ایک بات ہے جس پر میں حیران ہوں۔میجر شجاع کی بیٹی بہت کم عمر ہے۔مطلب عام بچے سولہ سال کی عمر میں صرف میٹرک ہی پاس کر پاتے ہیں مگر وہ کالج کے بھی سیکنڈ ائیر میں پہنچ چکی ہے اور سب سے آگے ہے پڑھائی میں ان سب اسکلز کے ساتھ"۔۔۔۔رحمان توصیفی انداز میں بولا جس پر سہیل نے اس کی تائید کی۔

"کیونکہ وہ عام بچی ہی تو نہیں ہے۔وہ پاک آرمی کے ایک جانباز کی بہادر بیٹی ہے۔جو ملک و قوم کے دفاع کو اپنا فرض سمجھتی ہے۔فی الحال وہ یہ سب اپنے بدلے کے لئے کر رہی ہے مگر تصویر کا دوسرا رخ دیکھا جائے تو ملک سے کالی بھیڑوں کی کھالیں ادھیڑ کر ان کے مسکنوں میں پھینک رہی ہے"۔۔۔سہیل تفصیل سے بولا تو رحمان بھی سر ہلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے بھی اس کی ٹریننگ ایجنٹ سفیان کی ایجنسی میں ہوئی ہے۔ جس کا نام سن کر ہی مقابل کانپ جاتا ہے۔اور جانتے ہو پچھلے پانچ سالوں سے وہ منظر عام سے غائب ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ زمین نگل گئی یا آسمان"۔۔۔۔ سہیل سفیان کی تعریف کرتے ہوئے بولا۔اس کے انداز سے یہ بات صاف ظاہر تھی جہاں اتنے سارے کام ان کی آرمی سر انجام دے رہی تھی وہیں یہ دونوں نئے چہرے ہونے کے باعث ان کا قیمتی سرمائیہ تھے۔ نجانے کب تک؟ یہ کسی کو بھی معلوم نا تھا۔

"سر ان کی اگلی ڈائریکشنز مصر کی جانب تھیں! مگر گرفتر تو اب پاکستان واپس آگیا ہے۔ میرا نہیں خیال وہاں جانا فائدہ مند ہو گا"۔۔۔۔ رحمان اپنے دماغ میں پنپتی الجھن بیان کرتے ہوئے بولا۔

"ان کا اگلا ہدف ترکی ہے۔استنبول کا جانا مانا وائٹ کالر ریزیڈنت رحمت بے کو پکڑنا ہے جو گرفٹر کا دایاں ہاتھ ہے۔اس نے اپنے انڈر ولڈ میں رکھے گئے نام کی طرح ہی اپنی ساخت بنائی ہوئی ہے۔ایک دھوکہ باز چھلاوے کی طرح۔ مگر اب اس کی تباہی کا وقت دور نہیں ہے!"۔۔۔۔سہیل جو کہ اتنے عرصے میں بجھا بجھا سا رہتا تھا آج یہ خبر سن کر کچھ زیادہ ہی پر جوش تھا۔

"سر مگر ایجنٹ سفیان کو تو یہیں پر رہ کر نظر رکھنی ہے نا گرفٹر کی حرکات و سکنات پر۔تو عزیزہ کو تو وہاں جو کوور دینا ہے اس میں ان کا پارٹنر کون ہو گا"۔۔۔۔رحمان پر سوچ انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ سب کام تم ایجنٹ سفیان پر چھوڑ دو۔اس کا ہر کام سوا نیزے پر پہنچ کر ہی ہم پر بھی آشکار ہوتا ہے اس کے کوور کوریگون کی طرح"۔۔۔۔۔سہیل مسکراتے ہوئے بولا۔

سفیان نے کوریگون نام اسی لئے پسند کیا تھا کیونکہ اس کی نسبت نیزے سے تھی۔اور اس کا ہر کام اس کے ادارے کو بھی سوا نیزے پر پہنچ کر پتا چلتا تھا۔اس کی ایمانداری کے باعث کبھی کسی نے اس پر کوئی شک بھی ظاہر نا کیا تھا۔

آج پورے دو ہفتے بعد آئزل گھر آئی تھی۔وہ مکمل طور پر صحتیاب تو ہو گئی تھی مگر اس کی شوخ و چنچل عادات کہیں دب گئی تھیں۔جن کو دیکھ کر ریحانہ بہت پریشان تھی۔

آئزل بیٹا مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی"۔۔۔۔ریحانہ اس ک یونہی گم سم دیکھ" کر بولی۔

وہ تمہاری خالہ ناصرہ اپنے بیٹے عمار کے لئے تمہارا ہاتھ مانگ رہی ہیں۔جو ترکی" میں رہتی ہیں"۔۔۔۔ریحانہ آئزل کو دیکھتے ہوئے بولی۔جبکہ آئزل ہنوز وال کلاک کو تکتی رہی۔

تو میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ ہم لوگ کچھ دنوں کے لئے گھومنے پھرنے چلے " جائیں "۔۔۔ریحانہ اب کے اپنا اصل مدعا بیان کرتے ہوئے بولی۔

توکب جا رہے ہیں آپ اور بابا "۔۔۔آئزل جذبات سے عاری لہجے میں بولی۔نا" کوئی خوشی نا دکھ۔بس گہری اجنبیت اس کی شخصیت کا خاصہ بن چکی تھی۔

میں اور تمہارے بابا اکیلے نہیں جا رہے ہیں۔تم بھی ساتھ چل رہی" ہو"۔۔۔ریحانہ اب کہ جھنجلاتی ہوئی بولیں۔

میرا جانا ضروری ہے کیا"۔۔۔آئزل اب کہ کھڑکیوں کے پردوں کی ہلچل پر" نظریں جماتی ہوئی بولی۔آخر کو اس کا دل بھی تو یہاں سے جانے پر ایسے ہی ہل چل

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مچا رہا تھا۔ جس شخص کے لئے وہ اتنا تڑپ رہی تھی وہ اس کا حال تک پوچھنے کا روادار بھی نہیں تھا۔

ہاں تمہارا جانا بہت ضروری ہے "۔۔۔ ریحانہ بھی اسی کے انداز میں بولی۔ جس" پر آئزل صرف سر ہلا کر رہ گئی۔

---

www.novelsclubb.com

عثمان تم جا کر اپنی ترکی میں جا کر رحمت بے کے مینیجر کی سیٹ سنبھالو گے جس کو" تم نے سال پہلے چھوڑا تھا"۔۔۔ ڈیمون کنگ عثمان سے مخاطب تھا۔ یہاں پر کوئی شخص بھی اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا سوا اس کو بھی اجازت نہیں تھی۔

یس سر! میں کل ہی چلا جاؤں گا"۔۔۔۔عثمان اثبات میں سر ہلاتا ہوا بولا۔"

اور ایجنٹ سفیر کو بھیجو میرے پاس مجھے اس سے ضروری کام ہے"۔۔۔۔اب"
کے سفیان رخ موڑ کے کھڑا ہو گیا جس کا مطلب تھا کہ اب وہ یہاں سے چلا
جائے۔

کچھ ہی دیر بعد سفیر کمرے میں داخل ہو چکا تھا۔اب کہ سفیان کا چہرہ بھی واضح تھا۔

اب وقت آگیا ہے کہ ڈیمون کنگ کا چہرہ عزیزہ کے سامنے لایا"
جائے"۔۔۔۔سفیان بنا سفیر کے تاثرات جانے بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہیں کس بات کی ہے پریشانی ۔کو اس تم چہرہ اپنا کر جا دو دکھاتو "۔۔۔بدر کاٹ دار لہجے میں بولا۔

"تمہاری کیا پھر سے عزیزہ سے لڑائی ہوئی ہے "۔۔۔اب کہ سفیان نرمی سے بولا جس پر بدر نے استہزائیہ انداز میں سر جھٹکا۔اس وقت اس کو اپنے بھائی سے شدید نفرت ہو رہی تھی۔جس نے صرف اپنے متعلق سوچنا فرض رکھا تھا باقی دنیا بھلا مرے یا جئے اس کی بلا سے۔مگر وہ خود کیسے پل پل مر رہا تھا یہ کسی کو بھی خبر نا ہونے دیتا تھا وہ۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عزیزہ کے لئے ڈیمون کنگ تم ہو! میں نہیں"۔۔۔سفیان نے جتنے پر سکون انداز میں یہ بات کی تھی سفیر نے اتنی ہی حیرانی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

کیا مطلب ہے تمہارا اس سب سے"۔۔۔سفیر نا سمجھی سے بولا۔"

مجھے اپنا چہرہ دیکھانے کی اجازت نہیں ہے۔اس لئے یہ کام تم کرو گے"۔۔۔سفیان کے بولنے پر بدر کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

www.novelsclubb.com

تم چاہتے ہو کہ وہ جو مجھ سے اتنی بد ظن ہے مزید بد ظن ہو جائے"۔۔۔بدر" غصیلے لہجے میں بولا۔

"اس کا دل اپنی طرف سے کیسے صاف کرنا ہے یہ تمہیں سوچنا ہے۔میرا کام ہدایات دینا ہے جن کو پورا کرنا تمہارا کام ہے"۔۔۔سفیان کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتا بولا۔

"اور وہ ہدایات بھی بتادیجیئے"۔۔۔بدر بھی طنز کرنے سے باز نا آیا۔

"آج شام تمہارا اور عزیزہ کا نکاح ہو گا۔اور اگلے ایک ہفتے تک تم لوگوں کے پاسپورٹس بن کر آجائیں گے۔تب تک عزیزہ کو منالو اس کام کے لئے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم اس کام میں ماہر ہو"۔۔۔۔سفیان مسکراتا ہوا بدر کو دیکھ کر بولا جس پر بدر تذبذب کا شکار تھا۔نکاح تو دور کی بات عزیزہ تو اس کا چہرہ تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ابھی وہ یہی سب سوچ رہا تھا کہ اس کے دماغ میں کوندا لپکا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عزیزہ تو ابھی سولہ سال کی ہے۔ تو اس کا پاسپورٹ کیسے بنے گا"۔۔۔۔۔بدر اپنی الجھن ظاہر کرتا ہوا بولا۔

اس کی فکر تم مت کرو یہ میرا کام ہے"۔۔۔سفیان اتنا کہتا سیل فون پر کال ملانے لگ گیا جبکہ سفیر الجھن زدہ سا باہر نکل گیا۔اب اس کا رخ عزیزہ کے کمرے کی جانب تھا۔ گو کہ وہاں زیادہ لوگوں کا جانا منع تھا مگر چونکہ وہ ان سب کا ٹریز تھا اس لئے اس پر کوئی روک ٹوک نہیں تھی۔

عزیزہ اپنے کمرے میں موجود تھی اور شائد کہیں جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی جبھی اپنے بالوں کی فرنچ ٹیل بنا رہی تھی۔ مہارت سے انگلیاں اس کے بالوں میں چل رہی تھیں جب عزیزہ کو آئینے میں بدر کا عکس ابھرتا نظر آیا۔

"پتا نہیں اینٹ بج گئی تھی میرے سر میں جو اس کے سامنے اقرار محبت کر بیٹھی جبکہ میرا مقصد تو کچھ اور تھا"۔۔۔بدر کے عکس کو اپنا خیال سمجھتی وہ بڑبڑائی جبکہ اس کی بڑبڑاہٹ بخوبی بدر نے سنی تھی جس پر وہ اپنی مسکراہٹ روکتا ہوا اندر چلا آیا۔ جبکہ عزیزہ بھی اپنا ہیئر اسٹائل مکمل کر چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اینٹ دماغ میں نہیں دل میں بجی تھی"۔۔۔بدر کے بولنے پر وہ یکدم اس کی جانب مڑی اور حیرانی سے دیکھنے لگی کہ وہ سچ میں یہاں پر موجود تھا۔ اس کے نزدیک اب شائد وہ اس کے سامنے نا آتا مگر وہ واقع بہت ڈھیٹ واقع ہوا تھا۔

"کیا کرنے آئے ہو تم یہاں"۔۔۔عزیزہ اس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"ایک خوشخبری دینے کے لئے آیا ہوں"۔۔۔بدر چہرے پر دلکش مسکراہٹ سجائے بولا جو اس وقت عزیزہ کو شدید زہر لگ رہی تھی۔

"آ۔۔وہ دراصل آج شام ہمارا نکاح ہے سوچا تمہیں آگاہ کر دوں۔ تیار ہو جانا تم"۔۔۔۔بدر کان کی لو کھجاتا بولا جس پر عزیزہ حیرانی سے اس کو دیکھنے لگ گئی۔

تمہارا دماغ خراب ہو گا مگر میرا نہیں ہے۔جو تم جیسے جھوٹے،دھوکے باز اور اسمگلر سے شادی کرلوں"۔۔۔عزیزہ ایک ابرو اچکا کر تڑاخ کر کے بولی جس پر بدر نے اپنی مسکراہٹ بمشکل ضبط کی۔

"یہ تمہارے باس ڈیمون کنگ کا آرڈر ہے۔مجھے صرف بتانے کا کہا گیا تھا آگے تمہاری اپنی مرضی ہے۔وہ تمہیں مزید معلومات نہیں فراہم کرے گا پھر تمہارے دشمنوں کے بارے میں"۔۔۔بدر آرام دہ انداز میں بولا۔جس پر عزیزہ کلس کر رہ گئی۔اور وہ پیر پٹختی واک آؤٹ کر گئی۔اب کہ اس کے عتاب کا شکار کنگ تھا۔جبکہ بدر جو اتنی دیر سے اپنی ہنسی ضبط کر رہا تھا وہ اب باقاعدہ ہنسنا شروع ہو چکا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس وقت اس چھوٹے سے گھر میں ہو کا عالم تھا۔اور ایک نفس بیڑیوں میں جکڑا ابتر حالت میں موجود تھا۔ تبھی دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے وہی وہ سفاک شخص کھڑا تھا۔

مجھے یہاں سے جانے کیوں نہیں دیتے ہو تم لوگ"۔۔۔۔شمائل اس شخص کو" دیکھتے ہوئے بولی جواب جھک کر اس کے زخموں کو اب صاف کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آخر کو آپ نے مجھے کیوں یہاں قید کر کے رکھا ہے"۔۔۔۔شمائل شکستہ لہجے میں" بولی۔جبکہ وہ شخص ہنوز اس کے ہاتھ پر موجود خون کی لکیریں صاف کر رہا تھا جو خود

کو آزاد کروانے کی کوشش میں زخمی ہو چکے تھے۔جب اس نے روئی زخم والی جگہ پر رکھی تو شمائل کے منہ سے بے اختیار سسکاری نکلی۔

جبکہ وہ اب اس زخم پر پٹی باندھ رہا تھا۔

لو ہو گیا اب کھانا کھالو"۔۔۔بنا کسی بات کا جواب دیئے کھانے کی ٹرے اس" کے سامنے کر دی جس پر وہ اس کا منہ تکنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

مجھے نہیں کھانا ہے"۔۔۔شمائل چہرہ موڑ کر بولی جس پر سفیان نے اب کہ " ٹھنڈی آہ بھری۔

"میں اتنا اچھا بھی نہیں ہوں جتنا تم مجھے سمجھ رہی ہو! اس لئے چپ چاپ کھانا کھالو ورنہ تمہارے کمرے میں چوہے چھوڑ دوں گا۔ سفیان کی دھمکی کا بھی شمائل پر کوئی اثر نا ہوا۔

"تم سے بڑا کوئی چوہا ہے بھی نہیں جس نے ایک لڑکی کو ڈر کے مارے زنجیروں میں قید کر رکھا ہے۔ سفیان نے شمائل کی جانب دیکھا تو بے اختیار عزیزہ یاد ائی۔ وہی لب لہجہ وہی انداز۔ بس لوگوں کا فرق تھا۔

www.novelsclubb.com

"شمائل دیکھو میں کہہ رہا ہوں کھانا کھالو پھر مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے یہاں"۔۔۔ سفیان لہجے کو قدرے نرم رکھتا ہوا بولا جبکہ شمائل کے ماتھے پر بل پڑے۔

"آپ کو سمجھ نہیں آرہا ہے کہ مجھے کھانا نہیں کھانا۔پتا نہیں کون ہیں آپ اور کیوں مجھے یہاں پر پچھلے دو دنوں سے قید رکھا ہوا ہے۔اور کیا چاہتے ہیں۔مجھے امی ابو کے پاس واپس جانا ہے"۔۔۔۔شمائل اب کہ رونی صورت بنا کر بولی۔جس پر سفیان نے لمبا سانس کھینچا۔

"دیکھو بہت جلد میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا مگر تھوڑا انتظار کرو۔اور دماغ پر زور دو کہ شائد مجھے پہچاننے لگ جاو"۔۔۔سفیان ذو معنی انداز میں بولتا اب اٹھ کر باہر چلا گیا تھا جبکہ شمائل پیچھے سوچ میں گھر چکی تھی کہ اب یہ کون ہے جو آگیا ہے اس کی زندگی میں۔

سفیان اب لاؤنج میں آچکا تھا اور فون پر بریگیڈئیر سہیل کا نمبر ملایا تھا۔

سر میں نے میجر شجاع کی چھوٹی بیٹی ڈھونڈ لی ہے اور اس وقت وہ میری تحویل میں" ہے"۔۔۔اپنا مدعا بیان کر کے اب وہ ان کی طرف سے جواب کا منتظر تھا۔

اس کو تم نے اغواء کروایا تھا۔اوہ گاڈ میں پریشان ہو گیا تھا کہیں یہ کام گرفتر کا تو" نہیں"۔۔۔ سہیل بوجھل سانس خارج کرتا بولا۔ جبکہ اس کی بات پر اب حیران ہونے کی باری سفیان کی تھی۔

کیا مطلب سر آپ جانتے تھے کہ وہ کس جگہ ہے"۔۔۔ سفیان کی حیرت" چھپائے بھی چھپ نہیں رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی بالکل میں جانتا تھا اس کے بارے میں کیونکہ جن لوگوں کو ملی تھی انہوں نے اگلے ہی دن پولیس میں رپورٹ کروائی تھی اور پھر میں نے جا کر ان کو ساری تفصیل دی تھی۔ چونکہ ان لوگوں کی کوئی اولاد نہیں تھی اسی لئے انہون نے شمائل کو گود لے لیا تھا۔ رحمان پر پہلے ہی عزیزہ کی ذمہ داری تھی سو دو دو بچوں کا بوجھ نہیں ڈال سکتا تھا میں اس پر"۔۔۔۔ سہیل تفصیل دیتا ہوا بولا جبکہ سفیان حیرت زدہ یہ سب سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سر اس کا مطلب آپ نے ان دونوں بہنوں کو الگ رکھا ہوا ہے"۔۔۔اب کہ سفیان اپنی حیرت پر قابو پا چکا تھا تبھی یہ سوال پوچھا۔

ہاں آج کے دن کے لئے جب ہمارے دشمن نیست ونابود ہوں "

گے "۔۔۔۔۔ سہیل اٹل لہجے میں بولا۔

اوکے سر۔اب آگے کیا آرڈرز ہیں "۔۔۔سفیان بات سمیٹنے والے انداز میں "

بولا۔

اس کو واپس چھوڑ کر آؤ جدھر سے لے کر آئے تھے۔وقت آنے پر میں خود ہی "

اس کو بلالوں گا واپس "۔۔۔۔سہیل اب کہ حتمی انداز میں بولا۔

اوکے سر "۔۔۔سفیان نے اتنا کہہ کر فون بند کر دیا۔اور اٹھ کر واپس کمرے میں "

آیا جہاں شمائل بیٹھی ہوئی تھی۔دو دنوں میں ہی وہ کملا گئی تھی مگر سفیان بنا کسی تاثر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے اس کو دیکھتا رہا اور قریب آیا اور اس کی زنجیر کو چابی کی مدد سے کھولنے لگا۔ جبکہ شمائل چپ چاپ ساری کاروائی کرتی رہی۔

چلو شاباش اٹھ کر منہ ہاتھ دھو لو اپنا"۔۔۔۔سفیان اس کو چھوٹے بچوں کی طرح" بولتا ہوا خود باہر جانے لگا مگر شمائل کی آواز پر رک گیا۔

اب کیا کرنے والے ہیں آپ"۔۔۔۔شمائل سنجیدگی سے بولی تو سفیان نے اس" کی طرف مڑ کر دیکھا۔

تمہیں تمہارے گھر واپس چھوڑ کر آؤں گا اور اپنے ساتھ تو رکھنے سے رہا تم جیسی" سائیکو پیتھ کو! پانچ منٹ ہیں باہر اجاو یہ نا ہو کہ مجھے میرا ارادہ بدلنا پڑ

www.novelsclubb.com

جائے"۔۔۔۔۔سفیان تنبیہی انداز میں بولتا باہر نکل گیا مگر شمائل کو فی الوقت سائیکو پیتھ کہنے پر جتنا غصہ آیا تھا اگر کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اس کی ضرور خبر لیتی مگر فی الحال وہ جھٹ سے واشروم میں گھس گئی اور ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ سفیان کے سر پر آدھمکی۔

کتنی سست ہو تم"۔۔۔۔سفیان اس کو دیکھتا ہوا بولا۔"

پورے پانچ منٹ بعد آئی ہوں میں"۔۔۔۔شمائل اپنی طرف سے بے تکی" وضاحت دینے لگی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پانچ منٹ تیس سیکنڈ پر آئیں ہیں آپ محترمہ! خیر چلیے چلتے ہیں"۔۔۔سفیان کے " اس طرح بولنے شمائل کا دل کیا کہ پاس پڑا گلدان اس کے سر پر دے مارے مگر پھر ضبط کرتے ہوئے بولی۔

اب ہم چلیں"۔۔۔۔شمائل کے بولنے پر سفیان اٹھ کھڑا ہوا۔ "

میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں یہ جیکٹ پہن کر آجاو باہر جلدی" سے"۔۔۔سفیان اس کو اتنا کہتا باہر چلا گیا جبکہ وہ پیچھے بس اس مغرور شخص کی پشت دیکھتی رہ گئی۔

شام کا ملگجا اندھیرا چھا کر اب رات گہری چکی تھی جبکہ عزیزہ تنہا گراؤنڈ میں بیٹھی ہوئی تھی۔

جبھی اس کے پیچھے سفیر چلا آیا اور اس کو یوں کھڑا دیکھ کر گلا کھنکارتا ہوا قریب آ کھڑا ہوا۔

کیا سوچ رہی ہو؟ کہیں نکاح خواں کے بارے میں تو نہیں سوچ رہی" تم"۔۔۔۔بدر شریر لہجے میں بولا جبکہ عزیزہ نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی۔ ہوا کے باعث اس کے چہرے کے اطراف میں بال اڑ رہے تھے اور اس سب

سے بے نیاز وہ سامنے بہتی مصنوعی آبشار کو دیکھ رہی تھی۔اچانک سے تیز ہوائیں چلنا شروع ہو گئی تھیں۔

"جس کام کے لئے ہم لوگ آگے جا رہے ہیں اس میں کو ورہی اسی صورت کا ہے جو بات میں نے تم سے کی ہے مگر تم میری بات کا غلط مطلب اخذ کر چکی ہو۔اپنے پچھلے رویے پر میں شرمندہ ہوں اور معزرت خواہ ہوں"۔۔۔۔بدر سر جھکائے بولا تو عزیزہ کے تنے نقوش ڈھلکے۔

www.novelsclubb.com

"میں پھر بھی تم سے شادی نہیں کروں گی چاہے یہ ٹاسک ہو یا کچھ اور"۔۔۔۔عزیزہ سرد لہجے میں بولی۔

مگر کیا قباحت ہے مجھ سے شادی میں"۔۔۔۔جس انداز میں بدر نے یہ سوال" پوچھا تھا عزیزہ حیران رہ گئی تھی۔اتنے لاچار لہجے میں آج تک اس کو بولتے نہیں دیکھا تھا مگر جو سب کچھ ہو چکا تھا وہ سب سچ تھا یا حقیقت کچھ اور تھی مگر وہ اس سب کو سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

کیوں کہ مجھے اب تم سے کوئی تعلق نہیں رکھنا"۔۔۔۔عزیزہ ہنوز اسی لب و لہجے" میں بولی۔

www.novelsclubb.com

عزیزہ میری بات سمجھنے کی کوشش کرو میں یہ ٹاسک تمہارے علاوہ کسی کو نہیں" دے سکتا ہوں"۔۔۔۔بدر اس کو سمجھاتے ہوئے بولا جبکہ عزیزہ اب کی بار صحیح معنوں میں تپ چکی تھی۔

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی ہے مجھے تم پر شک تھا کہ تم ہمیشہ سے ہی ایک دھوکے باز انسان ہو مگر آج مجھے یقین بھی آگیا ہے اب میں کسی بھی کام میں تمہاری مدد نہیں کروں گی اور اگر تم نے مجھے مجبور کرنے کی کوشش کی تو جان لے لوں گی تمہاری میں"۔۔۔۔۔عزیزہ چلانے والے انداز میں بولتے ہوئے کسی بپھری ہوئی شیرنی کا منظر پیش کر رہی تھی۔

"عزیزہ یہاں میری طرف دیکھو میری آنکھوں میں"۔۔۔بدر اس کو دونوں بازوؤں سے تھامتا ہوا اس کا رخ اپنی طرف کر کے بولا جبکہ عزیزہ اس کو دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھی۔

مجھے نفرت ہوتی ہے تمہارے اس مکروہ چہرے سے کہیں یہ نا ہو کہ میرے ہاتھ " تمہارے خون سے رنگ جائیں بہتر ہے جانے دو مجھے "۔۔۔۔۔۔ایک بار پھر سے وہ پھنکاری تھی۔ جبکہ بدر کا اگلا عمل اس کو چونکا دینے کے لئے کافی تھا۔

ٹھیک ہے مارنا چاہتی ہو نا تم مجھے یہ لو مار لو اس پستول کی ساری گولیاں میرے سر " میں اتار دو "۔۔۔۔۔بدر از کے ہاتھ میں پستول پکڑاتا ہوا بولا۔

جبکہ عزیزہ نے بغیر کسی لرزش کے اس کے ہاتھ سے پسٹل لے لیا اور کھلے آسمان میں فائر کھول دیا۔

"تم کیا سمجھتے ہو کہ تمہیں اتنی آسان موت دوں گی میں تم سے بھی حساب برابر کروں گی مگر ابھی میری بہن تک تم ہی مجھے کے کر جاؤ گے تب تک کے لئے تمہیں زندگی کی ضمانت دے رکھی ہے میں نے"۔۔۔۔۔۔پسٹل کو زمین پر پھینکتے ہوئے وہاں سے چل گئی جبکہ رات کے اس پہر سناٹا ہونے کے باعث فائرنگ کی باوجود سے کوئی ہلچل نا ہوئی جبکہ عزیزہ کے دل کی دنیا میں اس وقت لہروں کا طلاطم رقصاں تھا۔

"تمہیں میں کبھی نہیں مار سکتی سفیر! کبھی بھی نہیں کیوں آخر تمہارے سامنے میری ساری نفرتیں فنا ہو جاتی ہیں آخر کیوں ہوتا ہے میرے ساتھ ایسا"۔۔۔۔۔دھیمے قدموں میں اب تیزی آگئی تھی اور وہ تیز تیز چلتے ہوئے خود سے سوال کر رہی تھی۔

کیونکہ تم اس سے محبت کرتی ہو"۔۔۔۔ذہن کے اک خانے نے اس کو یہ بتا کر" ہلا کر رکھ دیا۔

نہیں۔۔۔ نہیں میں نہیں کرتی اس سے محبت ! محبت سے نفرت ہے" مجھے"۔۔۔۔۔اپنی ہی سوچ کو رد کرتی ہوئی وہ روش پر چلتی جارہی تھی۔

یہی سچ ہے تم اس کو جھٹلا نہیں سکتی ہو"۔۔۔۔ایک بار پھر سے آواز ابھری اور" اب کے اس کے قدم زنجیر ہو گئے مگر پھر بھی خود کو گھسیٹتی وہ منوں بھاری ہوتے قدموں سے چل رہی تھی۔

وہ مجھے کبھی بھی اپنی عزت نہیں بنائے گا ناوہ مجھے اپنائے گا"۔۔۔۔آواز میں بے بسی سموئے وہ رک کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر گال پر بہہ نکلا۔

وہ مجھ سے محبت تو کر سکتا ہے مگر نبھائے گا نہیں"۔۔۔۔تسلسل سے آسمان کو" تکتے ہوئے وہ بول رہی تھی جبکہ آنسوؤں میں روانی آچکی تھی۔ جبکہ آسمان پر جو بادل سائیہ فگن تھے اب دھیرے دھیرے بوندیں برسا رہے تھے جبکہ اس سب سے بے خبر وہ اپنی دنیا میں مگن تھی۔آس پاس کیا ہو رہا تھا اس سب سے بے خبر وہ مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔

مجھے ماما بابا کا انتقام لینا تھا! چھوٹی کو ڈھونڈنا تھا یہ سب سفیر کی محبت میں مجھے دھول" بنتا ہوا نظر آرہا ہے میں کہاں جاؤں"۔۔۔۔روانی کے ساتھ بہتے آنسوؤں میں اب

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہ مزید شدت آگئی تھی جبکہ تیز ہوا کہ باعث جو بال ہوا سے پھڑ پھڑا رہے تھے
اب کہ گیلے ہونے کے باعث اس کے چہرے کے ارد گرد چپک گئے تھے۔

پھر اس کی آنکھوں کے سامنے اپنے بابا کا خون آلود وجود لہرایا اپنی باپ کے خون
آلود وجود سے کیا ہوا وعدہ یاد آیا اور یہ اعصاب کو شل کر دینے والی بارش رات کے
اس پہر خون کی بارش میں تبدیل ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔اسٹریٹ لائٹس کی
روشنی میں اس کا چہرہ اب روح فنا کر دینے کی حد تک سرد ہو چکا تھا۔ٹھنڈ کے موسم
کی بارش بھی اس کے اندر کے دہکتے الاؤ کو بجھا نا سکی تھی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ بارش کے قطروں کی آمد رکتی دیکھ کر ایک پل کو نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو
وہی دشمن جاں کھڑا تھا۔

خود کو اتنا مت تھکا دو کہ لڑنے کی سکت ہی کھو دو"۔۔۔۔۔نہائیت سرد لہجے میں "کی گئی نصیحت پر عزیزہ دنگ رہ گئی تھی۔ایک لمحے کو تو وہ ان سرد آنکھوں میں کھو گئی تھی مگر اگلے ہی لمحے وہ سنبھل کر بولی۔

اپنے مقصد کے لئے جان بھی دینی پڑی تو دریغ نہیں کروں گی"۔۔۔۔۔سرد لہجے "میں عزیزہ بولی۔دونوں سرد آنکھوں کا ایک دوسرے سے تصادم جاری تھا۔

www.novelsclubb.com

اگر جان دے دو گی تو جان لو گی کیسے "۔۔۔۔۔پر سکون لہجے میں سامنے والے کا" جواب سن کر عزیزہ کا بند دماغ کام کرنے لگا تھا۔

تم بار بار کیوں آتے ہو میرے پیچھے "۔۔۔۔اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے عزیزہ بولی۔

"کیونکہ قدرت نے سنہرے وقت کے پنوں میں مجھے تمہارا ساتھی لکھ دیا ہے"۔۔۔۔۔جتنے پر سکون انداز میں سفیر نے یہ سب بولا تھا اتنی ہی حیرانی سے عزیزہ نے آنکھیں بڑی کی تھیں جو رونے کے باعث سوجھ چکی تھیں اور ناک لال ہو چکی تھی۔اس وقت سفیر کو وہ وہی پانچ سالہ بچی لگی تھی جو روتے ہوئے لال ہو جایا کرتی تھی جتنی پیاری وہ اس کو تب لگتی تھی اتنی ہی پیاری اب لگ رہی تھی۔

"ایسا میں کبھی نہیں ہونے دوں گی"۔۔۔۔۔عزیزہ دانت کچکچا کر بولی کہ وہ صرف ایک مقصد کے تحت ہونے والے نکاح کی بنیاد پر اس پر زندگی بھر کے لئے مسلط ہونے کے درپہ تھا۔

یعنی کہ قدرت کے فیصلوں سے بغاوت کرو گی تم"۔۔۔پر سکون انداز میں" سفیر بولا۔

نہیں تمہارے فیصلوں سے"۔۔۔۔سامنے بھی عزیزہ تھی دو بدو جواب دے" گئی۔

جس پر بدر نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور عزیزہ نے بمشکل اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے خود کو ٹکرانے سے بچایا تھا۔

"مجھ سے تم کبھی بغاوت نہیں کر سکتی جان سفیر"۔۔۔۔اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے وہ بولا تو عزیزہ بنا کوئی تاثر دیئے اس کی سبز آنکھوں میں دیکھتی رہی۔ جبکہ سبز آنکھیں نیلے پانیوں کے سمندر میں کھوئی ہوئی تھیں۔

"بدر سفیر عزیزہ شجاع حیدر کو تم سے کبھی بھی محبت نہیں ہو سکتی ہے! کم سے کم اس دنیا میں تو کبھی نہیں"۔۔۔۔اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بولی۔

"میں اس جگہ تمہارا انتظار کروں گا جہاں نفرتیں اپنا دم توڑ چکی ہوں گی"۔۔۔۔اتنا کہتا بدر رکا نہیں اور چھتری اس کے ہاتھ میں پکڑا کر رخ موڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا چل دیا۔ خود وہ ہڈیوں کو جماتی بارش میں یونہی جا رہا تھا عزیزہ اس کو بھیگتی بارش کے منظر میں گم ہوتا دیکھ کر ایک بار پھر سے چل پڑی۔

اس وقت صرف یہ دو نفوس یہاں پر موجود تھے اور ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

کیسی ہو تم ریحا! بہت مزے میں لگ رہی ہو"۔۔۔۔ شہروز پر اسرار انداز میں" مسکراتا ہوا بولا جس پر لوئلہ نے تذبذب کا شکار ہوتے اس کی جانب دیکھا۔

میں ٹھیک ہوں۔آپ بتائیں کیسے آنا ہوا آپ کا"۔۔۔۔۔لوئلہ قدرے سنبھلے" ہوئے انداز میں بولی وگرنہ گرفتر کا انداز صریح دھمکی والا تھا۔

جانتی ہوں میرا بازو کاٹ دیا گیا ہے"۔۔۔۔ شہروز جب بولا تو اس کے انداز میں" کرب کے ساتھ وحشیانہ پن تھا۔

کیا مطلب میں سمجھی نہیں"۔۔۔لوئلہ اس کی بات پر حیران ہوتی ہوئی بولی۔"

میرے جان سے پیارے بھائی کو بے دردی سے قتل کردیا گیا تمہیں خبر نا"
ہوئی"۔۔۔۔شہروز کا بولنے کا انداز اب مزید سنجید گی اختیار کر گیا تھا جس پر
بے اختیار لوئلہ نے تھوک نگلا۔

جی۔۔۔مجھے پتا چلا تھا بہت افسوس ہوا مجھے اس بات کا"۔۔۔۔لوئلہ ہکلاتے"
ہوئے بولی۔

توتمہیں یہاں کس لئے بھیجا ہوا تھا۔اس کی حفاظت کے لئے نا مگر تم سے وہ کام تو"
ہوا نہیں۔دوسرا اس ایجنسی کے قابل ترین لوگوں کو اپنی طرف راغب کر کے
شیطان کا پجاری بنانا تھا۔مگر تم سے تو یہ سب نا ہو سکا۔اب تمہارا کوئی فائدہ نہیں
ہے مجھے سو کام تمام کرتے ہیں"۔۔۔۔جتنے آرام سے شہروز نے یہ بات کی تھی
سن کر لوئلہ کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا گئی تھی۔

میں۔۔میں کوشش کر رہی ہوں بہت جلد آپ کو کوئی خبر لا دوں "گی"۔۔۔۔لوئلہ کی گھبراہٹ بھری آواز ابھری جس پہ شہروز کا بلند آواز قہقہ گونجا جبکہ اس کے ساتھ ہی گولیوں کی آواز سے پورا گھر لرز گیا۔شہروز اپنی پوری میگزین لوئلہ پر خالی کر چکا تھا اور اس کا بے جان وجود زمین بوس ہو گیا تھا۔خون بھل بھل کر باہر آ رہا تھا۔

تمہارا وقت ختم ہو چکا تھا۔اب تم ہمیشہ کیلئے آرام کرو"۔۔۔۔۔شہروز اتنا کہتا باہر" کو بڑھ گیا اور گارڈ کو اندر کی صفائی کرنے کا کہا

ہیلو کوریگون !کیسے ہو۔۔۔مجھے ایک ضروری کام ہے تم سے ملنا ہے کیا تم آ سکتے" ہو"۔۔۔۔شہروز فون پر جتنے آرام سے بات کر رہا تھا اس گھر کے در و دیوار بھی اس کی سفاکیت پر حیران تھے۔

اگلے ہفتے آؤں گا میں تم سے ملنے انتظار کرنا میرا"۔۔۔۔دوسری جانب سے" بارعب آواز ابھری جس پر شہروز اثبات میں سر ہلا گیا۔

سفیر کل رات والے واقعے کے بعد سے عزیزہ کے سامنے نہیں آیا تھا جبکہ عزیزہ نے بھی اس سے کوئی ملاقات نہیں کی تھی۔ نجانے زندگی اتنی بے رحم کیوں ہو گئی تھی کہ ان لوگوں کو یہ سب دیکھنا پڑ رہا تھا۔

عزیزہ تمہیں باس بلا رہے ہیں"۔۔۔۔ایک جونیئر لڑکی اس کے کمرے میں آتی" ہوئی بولی جہاں پر وہ معمول کے بر خلاف بیٹھی کاغز پر قلم گھسیٹ رہی تھی۔

اچھا میں آرہی ہوں"۔۔۔عزیزہ اتنا کہتی سامان کو سائیڈ ٹیبل میں رکھ چکی" تھی۔اور اپنا کوٹ اٹھاتی باہر کی جانب رخ کر گئی۔آج بھی راہداری میں اس کے قدموں کی چاپ سے ارتعاش پیدا ہو رہا تھا۔اس سب سے بے نیاز وہ چلتی جا رہی تھی۔کجا اس کو اپنے حال کی بھی فکر نہیں تھی۔روئی روئی آنکھیں،بے ترتیب انداز میں کھلے بال اور شکستہ چہرہ لئے وہ چلتی جا رہی تھی۔صبح کا وقت ہونے کی وجہ سے

راہداری میں لوگوں کی آمد و رفت ناہونے کے برابر تھی وگرنہ اس کو اس حال میں دیکھ کر وہ لوگ حیران ضرور ہوتے۔ آفس کے دروازے پر پہنچ کر دستک دینے کی بجائے عزیزہ سیدھی اندر چلی آئی جہاں پر وہی مغرور شخص اپنے ازلی انداز میں موجود تھا۔

مجھے یاد کرنے کی کوئی خاص وجہ "۔۔۔۔ایک ایک لفظ چبا کر ادا کرتی ہوئی وہ" بولی۔

آپ یاد کرنے کے ہی قابل ہیں ڈئیر عزیزہ"۔۔۔۔مقابل کے اس جملے پر عزیزہ" مزید بھڑک اٹھی اور ٹیبل پر پڑا کافی مگ اٹھا کر دیوار میں دے مارا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ یہ کپ سامنے کھڑے شخص کے سر میں دے مارے۔

آرام سے پرسکون ہو جاو۔۔اتنی ٹھنڈ میں بھی اتنا غصہ صحت کے لئے اچھا نہیں" ہوتا ہے ڈئیر"۔۔۔۔۔سفیان اس کے بگڑے ہوئے تاثرات دیکھتے ہوئے بولا۔

کام بتائیے"۔۔۔۔صرف دو لفظی جملہ ادا ہوا عزیزہ کے منہ سے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کام تمہیں سفیر بتا ہی چکا ہے! بس کچھ دیر میں رجسٹرار آجائیں گے تب تک اپنا یہ" حلیہ کم سے کم درست کرلو"۔۔۔۔ سفیان اس کے چہرے کے تاثرات کی فکر کئے بغیر بولا جہاں اب دنیا جہاں کی سرد مہری چھا چکی تھی۔ جبکہ عزیزہ نے کمرے میں موجود آئینے میں عکس دیکھا تو ایک دم کو خود بھی ٹھٹک گئی۔ یہ جو حال تھا یہ عزیزہ کا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ یہ عزیزہ تو تھی ہی نہیں۔ بنا کوئی جواب دیئے وہ کمرے سے باہر نکل گئی اور ایک بار پھر سنسان راہداری میں ارتعاش پیدا کر گئی جبکہ سفیان اس کی ساری حرکات کیمرے میں نوٹ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

پسینے میں شرابور وجود لئے وہ پنچنگ بیگ پر مکے برسائے جا رہا تھا۔ گردن کی رگیں تن چکی تھیں جبکہ آنکھوں میں سرخ ڈورے لہرا رہے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب وہ دن دور نہیں جب تمہاری گردن میرے ہاتھ میں ہو گی"۔۔۔۔ہم سب "
کی زندگیوں میں زہر گھول کر اتنے سالوں سے آرام کر رہے ہو اب تمہارا جاگنے کا
وقت آچکا ہے"۔۔۔۔۔ مسلسل پیچ کرتے وہ بڑبڑا رہا تھا۔آنکھوں کے سامنے
صالحہ کا چہرہ لہرا رہا تھا جو بے ہوشی کے عالم میں اس سے دور جارہی تھی۔

میں اس کو نہیں بچاسکا مگر مجھے یقین ہے کہ وہ محفوظ ہو گی"۔۔۔۔۔رایان خود"
کلامی کرتے ہوئے بولا۔

جبکہ دوسری جانب دیکھو تو سفیر اپنے کمرے میں جلے پیر کی بلی کی طرح چکر کاٹ
رہا تھا۔دائیں سے بائیں! بائیں سے دائیں۔

سفیر فوری میرے کمرے میں آو"۔۔۔کان میں لگے ائیر پیس میں سفیان کی"
آواز گونجی جس پر وہ منہ کے زاوے بگاڑتا باہر نکل گیا۔جو راہداری سفیان کے
آفس کو جاتی تھی اس میں سفیر سے چار قدم آگے عزیزہ چل رہی تھی۔اس کے
لمبے سیاہ بال پشت پر آبشار کی طرح بکھرے ہوئے تھے اور اس کے چلنے کی وجہ سے

www.novelsclubb.com

لہرا رہے تھے جبکہ عزیزہ بھی قدموں کی چاپ سے اندازہ لگا چکی تھی کہ یہ سفیر ہے۔ دونوں کے قدم اب ملنے لگ گئے تھے اور سفیر پہلی نظر ہی عزیزہ پر پڑتے حیران پریشان سارہ گیا تھا۔ آج سے پہلے کبھی اس کو اتنا تیار جو نا دیکھا تھا جانے اس کا آگے کیا ارادہ تھا اور سفیان نے اس کو کیوں بلایا تھا۔

دونوں کے قدم آفس کے باہر رکے جس پر ان کا ٹکراؤ ہوتے ہوتے بچا۔ جب کہ سفیر نے اشارے سے عزیزہ کو پہلے جانے کا کہا جس پر وہ بے نیاز انداز میں ناک کی سیدھ میں چلتی بنی۔ جبکہ اس کے پیچھے سفیر بھی اندر آ چکا تھا جبکہ وہاں سفیان کے علاوہ پانچ اور لوگ بھی تھی۔ اس کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح نقاب تھا۔ ان لوگوں میں ایک نکاح خواں جبکہ دوسرا وکیل، اور باقی تین سفیان سمیت گواہان کے طور پر موجود تھے۔

"مولوی صاحب نکاح پڑھانا شروع کیجئے"۔۔۔۔ سفیان کی بھاری آواز گونجی۔ جبکہ سفیر ہکا بکا یہ سب دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک منٹ! یہاں پر کس کا نکاح ہو رہا ہے"۔۔ سفیر تذبذب کا شکار تھا تبھی بول پڑا۔

جبکہ وہاں موجود باقی تمام لوگوں نے اس کو کن نظروں سے دیکھا تھا عزیزہ کی ہنسی چھوٹتے چھوٹتے بچی۔

"مولوی صاحب مجھے لگتا ہے کہ پہلے لڑکے کی مرضی بھی پوچھ لیں"۔۔۔۔اب کی بار بولنے والا رایان تھا جو آفس کے دروازے سے اندر آتا ہوا بولا جس پر سفیر نے اس کو شکائیتی نظروں سے گھورا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا"۔۔۔ سفیر سنجیدہ انداز میں بولا۔

"بیٹے ہم بھی مذاق نہیں کر رہے اگر آپ کو عزیزہ شجاع حیدر سے نکاح کرنے میں کوئی مسئلہ ہے تو منع کر دیں"۔۔۔۔اب کی بار بولنے والے مولوی صاحب تھے جبکہ رایان ان کی بات سن کر رخ موڑ گیا اور ہنسنے لگا۔

نہیں مجھے کیا مسئلہ ہو گا"۔۔۔۔بدر جلدی سے بولا مبادہ فیصلہ تبدیل ہو جائے۔"

عزیزہ شجاع حیدر کیا آپ کو بدر سفیر احمد سے نکاح سکہ رائج الوقت دس لاکھ" روپے بعوض حق مہر قبول ہے"۔۔۔۔۔مولوی صاحب اتنا کہہ کر اب اس کے جواب کے منتظر تھے۔

(بدر سفیر آج سے میری اور تمہاری راہیں الگ الگ ہیں)

قبول ہے"۔۔۔۔چند سیکنڈ کے بعد عزیزہ کی آواز کمرے میں ابھری۔"

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے"۔۔۔۔مولوی صاحب نے ایک بار پھر استفسار کیا" جس پر عزیزہ کے اگلے جواب نے سب کو ہی حیران کر دیا۔

ایک بار قبول ہے بولنے سے بھی نکاح ہو جاتا ہے! دوسری تیسری بار پوچھ کر میرا" ارادہ بدلنا چاہتے ہیں کیا آپ"۔۔۔۔عزیزہ سرد نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی جس پر مولوی صاحب منہ کھولے اس کو دیکھنے لگ گئے۔

چلیے مولوی صاحب اب لڑکے سے بھی پوچھ لیں لڑکی تو ہماری راضی "
ہے "۔۔۔۔رایان بات سنبھالتا آخر میں سفیر کو چھیڑنے والے انداز میں بولا۔

مجھے بھی قبول ہے "۔۔۔۔ابھی مولوی صاحب نے پوچھا بھی نہیں تھا جب سفیر " بول پڑا جس پر مولوی صاحب حیران پریشان سوچنے لگ گئے کہ یہ دلہا دلہن کا آگے جا کر کیا بنے گا۔

چلیئے ٹھیک ہے اب اس نکاح نامے پر تم دونوں دستخط کر دو "۔۔۔۔۔شاہنواز جو " کہ وکیل ہونے کے ساتھ ساتھ سفیان کا دوست بھی تھا ان دونوں کو دیکھ کر بولا مبادہ وہ لوگ خود ہی نا بول اٹھیں "دستخط کہاں کروانے ہیں "۔

عزیزہ نکاح نامے پر سائن کرتی کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ سفیر پیچھے کھڑا سائن کر رہا تھا۔

لو جی ہمارا چھوٹا بچہ بھی آج بڑا ہو گیا ہے "۔۔۔۔رایان اس کو شریر نظروں سے " دیکھتا ہوا بولا۔

ہاں خود تو پینتس سال کے بڈھے ہو کر بھی شادی کرنے کا خیال نہیں آیا" تمہیں"۔۔۔۔ سفیر بھی طنزیہ انداز میں بولا جس پر وہاں موجود تمام افراد ہنس دیئے۔

جبکہ دوسری جانب عزیزہ کے دماغ میں ماضی کی سنہری و تاریک دونوں یادیں گڈ مڈ ہو رہی تھیں! وہ فرق نہیں کر پا رہی تھی کہ کونسی یاد زیادہ حاوی ہے اس پر۔

جبکہ ایجنسی میں مچی ہوئی بھگدڑ اور شور سن کر اسٹوڈنٹس کے ہجوم کی طرف بڑھی۔ سب اسٹوڈنٹس اس کو دیکھ کر ایک طرف کو ہو گئے۔ جبکہ سامنے کا منظر دیکھ کر عزیزہ کو اپنی آنکھوں پر یقین نا آیا۔ سامنے لوئلہ کی لاش پڑی تھی اور چہرے کا رنگ بھی بدلا ہوا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شمائل جو کہ پچھلے دو دنوں سے بیمار تھی آج تھوڑی طبیعت سنبھلی تو اٹھ کر کمرے سے باہر آچکی تھی۔ کم عمر ہونے کے سبب وہ خوف کے باعث بیمار پڑ چکی تھی۔ جبکہ جو بہادری اس نے سفیان کے سامنے دیکھائی تھی وہ اس کے باپ کے خون کی بدولت ہی تھی۔

امی مجھے آپ سے ایک بات پوچھنی ہے"۔۔۔۔صائمہ جو کہ سبزی کاٹ رہی" تھی اس کی بات پر رک گئی اور اس کی جانب متوجہ ہو گئی۔

ہاں بولو میں سن رہی ہوں"۔۔۔۔۔صائمہ اس کے تاثرات جانچنے کی کوشش" کرتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

سفیان کون ہے"۔۔۔۔وہی سوال جس سے وہ کترا رہی تھیں شمائل کر بیٹھی" تھی۔

ابھی ان سب باتوں کا وقت نہیں ہے تم ابھی چھوٹی ہو"۔۔۔۔صائمہ ذو معنی" انداز میں بولی تو شمائل منہ بنا گئی۔

امی مجھے بتائیں کہ آپ اور بابا یہ سب کیوں کرر ہے ہیں؟ ایک آدمی آتا ہے مجھے" اغواء کرتا ہے اور پھر گھر واپس چھوڑ کر جاتا ہے اور آپ لوگ اس کو بٹھا کر چائے تک پلاتے ہیں، آخر یہ سب کیوں ہو رہا ہے"۔۔۔۔شمائل تیز آواز میں بولی جس پر صائمہ کا جھکا سر مزید جھک گیا۔

ایسا نہیں ہے جیسا تم سوچ رہی ہو بیٹا"۔۔۔۔ابھی صائمہ اتنا ہی بولی تھیں کہ " شمائل کے جملے پر ہکی بکی رہ گئی۔

اگر آپ کی یہاں پر اپنی سگی اولاد ہوتی تو آپ کا رد عمل اس کے بر عکس ہوتا مگر" آج پتا چل چکا ہے کہ سوتیلا سوتیلا ہی رہتا ہے"۔۔۔۔شمائل اتنا کہتی رکی نہیں اور تن فن کرتی کچن سے نکل گئی جبکہ صائمہ کی آنکھوں میں نمی کے باعث دھند چھا گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیسا لگا پھر استنبول تمہیں آئزل "۔۔۔۔عمار جو اس کو ٹیرس میں گم سم کھڑا دیکھ کر پاس آتا ہوا بولا تو اس کی آواز پر آئزل ٹھٹکی۔ یہ ان کی پہلی باضابطہ ملاقات تھی جس میں آئزل کو وہ بہت جانا پہچانا لگا مگر حلیہ انجان تھا۔

اچھا ہے "۔۔۔۔دو لفظی جواب دے کر آئزل پھر سے سامنے دیکھنے لگ گئی۔"

مگر تم یہاں پر ایسے کیوں کھڑی ہو اکیلے "۔۔۔۔عمار اس کے اداس چہرے پر نظریں دوڑاتا بولا۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی "۔۔۔۔آئزل نے بے تکا سا جواب دیا۔"

اگر تم چاہو تو اپنے احساسات مجھ سے بیان کر سکتی ہو کیونکہ میں ایک سائیکاٹرسٹ بھی ہوں "۔۔۔۔عمار کے بولنے پر آئزل نے اس کو جن نظروں سے دیکھا تھا عمار سمجھ نہیں پایا تھا کہ اس نے شائد کچھ غلط کہہ دیا ہو۔

میں پاگل نہیں ہوں! نا ہی مجھے کسی سائیکاٹرسٹ کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔آئزل سنجیدہ مگر سرد آواز میں بولی تو عمار کو اپنی غلطی سمجھ آئی۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔تم غلط سمجھ رہی ہو"۔۔۔۔آئزل کے جواب پر عمار حیران ہوتا ہوا بولا۔

"آپ کا جو بھی مطلب تھا اس سے مجھے کوئی مطلب نہیں ہے"۔۔۔۔آئزل بھی رکھائی سے جواب دیتی ہوئی بولی۔

"اچھا آپ غصہ تو نا کریں اب"۔۔۔۔عمار صلح جو انداز میں بولا۔

"میں غصہ نہیں کر رہی! جھوٹ مت بولیں"۔۔۔۔آئزل بنا اس کی جانب دیکھے ریلنگ پر ہتھیلیاں جمائے بولی۔

"اچھا تو پھر کیا کر رہی ہیں"۔۔۔۔عمار بھی دوبدو بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ کو برداشت "۔۔۔۔اب کی بار آئزل بھی تنک کر بولی جس پر عمار ہونق بنا" اس کی شکل دیکھنے لگ گیا۔

اللہ نا کرے آپ کو مجھے برداشت کرنا پڑے "۔۔۔عمار کانوں کو ہاتھ لگاتا ہوا" بولا۔ جبکہ آئزل اس کی اداکاری پر اف کر کے رہ گئی۔

اچھا چلیں بتائیں گرین وچ یونیورسٹی کیسی لگی آپ کو "۔۔۔۔عمار اب اس کی" دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔ جبکہ آئزل کی آنکھوں کے سامنے بٹلر کا چہرہ لہرایا جس پر اس نے عمار کی جانب غور سے دیکھا جیسے کچھ جانچنا چاہ رہی ہو۔

جس پر ایک لمحے کو عمار بھی گڑبڑا گیا۔

اب ایسا بھی کچھ نہیں کہہ دیا میں نے جو آپ مجھے ایسے دیکھ رہی ہیں "۔۔۔۔عمار" کھسیانے انداز میں بولا۔ جبکہ آئزل بنا کچھ کہے اندر کی جانب چلی گئی۔

لوئلہ کی موت کے بعد سے ایجنسی میں کافی سناٹا تھا۔جو اسٹوڈنٹس گھروں سے آئے تھے ان کو واپس بھیج دیا تھا اور ہاسٹلائزڈ اسٹوڈنٹس کو ہاسٹل میں رہنے کی تاکید کی گئی تھی۔اس وقت ایک میٹنگ بیٹھی تھی جس کا ہیڈ رایان تھا جبکہ سفیر، عزیزہ اور سفیان بیٹھے اس کو سن رہے تھے۔

جو گولیاں اس کی باڈی میں لگی تھیں ان کی وہی ساخت تھی جو ہمارے پچھلے " اہلکاروں کے پاس سے برآمد ہوئی تھیں"۔۔۔۔رایان دبے الفاظ میں بول رہا تھا۔

اور مجھے لگتا ہے کہ یہ کام بھی گرفتر کا ہی ہے"۔۔۔۔رایان اب مدعے کی بات " پر آیا۔

بالکل یہ کام گرفتر کا ہی ہے! کیونکہ لوئلہ اس کی بھیجی ہوئی ایجنٹ " تھی"۔۔۔۔عزیزہ کی آواز پر ان تینوں نے اس کو چونک کر دیکھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم یہ سب جانتی تھی پھر بتایا کیوں نہیں"۔۔۔۔رایان حیرانگی سے بولا۔"

ڈیمون کنگ سے یہ سوال پوچھیے"۔۔۔عزیزہ سفیان کی طرف اشارہ کرتی ہوئی" بولی۔جس پر سفیان نے اس کو کاٹ دار نظروں سے گھورا۔چہرے پر ماسک ہونے کے باعث وہ اس کے چہرے کے تاثرات نہیں جان سکی تھی۔

ٹھیک ہے مس عزیزہ آپ جایئے یہاں سے"۔۔۔رایان عزیزہ کی بات سن کر" بولا جس پر وہ سر ہلاتی اٹھ گئی۔

اور آپ دونوں میرے ساتھ میرے روم میں آیئے"۔۔۔عزیزہ جو آفس کی" راہداری کی سیدھ میں چلتی جا رہی تھی اس کے کان میں لگے ائیر پیس میں رایان کی آواز گونجی تو اس کے منہ کے زاویے بگڑ گئے۔

اب اس کا رخ لان میں بنے فوارے کی طرف تھا جس کے اطراف میں پتھر لگے ہوئے تھے۔ان پتھروں پر پانی پڑ رہا تھا اور وہ بھیگ رہے تھے۔عزیزہ اس منظر کو مسمرائز ہو کر دیکھ رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پتھر پر بھی پانی پڑے تو اس میں سراخ ہو جاتا ہے! تمہارا دل لوہے کا ہے" کیا"۔۔۔۔ سفیر کی آواز سن کر اس نے مڑ کر دیکھا۔

لوہے پر پانی پڑے تو اس کو زنگ لگ جاتا ہے! رہی میرے دل کی بات تو یہ مٹی کا" بنا ہے! جس میں ہزاروں پانیوں کو پی جانے کی طاقت ہے"۔۔۔۔۔ عزیزہ سرد انداز میں بولی۔

مگر پھر بھی بنجر ہے تمہارے دل کی زمین"۔۔۔۔ سفیر بھی خفا لہجے میں بولا۔"

بنجر تھی نہیں بنائی گئی ہے"۔۔۔۔۔ عزیزہ بھی دوبدو بولی جس پر سفیر نے تاسف" سے سر جھٹکا کہ بحث میں اس سے کوئی نہیں جیت سکتا تھا۔

اور پھر اٹھ کر اس کی پشت پر بکھرے بال اک جانب کر کے اس کے گلے میں ایک پینڈنٹ پہنا دیا جس میں ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ سفیر کی اس حرکت پر عزیزہ شاکڈ ہوئی۔

تحفہ ہے تمہارا میری طرف سے"۔۔۔۔ سفیر اس کی حیرانی کم کرنے کی غرض سے بولا۔ جبکہ اس کا اتنا کہنا تھا عزیزہ ٹرانس کی کیفیت سے باہر آئی اور پینڈنٹ کو نوچنے والے انداز میں اتار کر سفیر کے پیروں میں پھینک دیا۔ ناچنے کے باعث اس کی سفید گردن پر سرخ رنگ کی باریک لکیر چھپ گئی تھی۔

مجھے تمہاری حرام کی کمائی کی ایک چیز بھی نہیں درکار! سنبھال کر رکھو یہ سب "۔۔۔۔ عزیزہ چلانے والے انداز میں بولی جبکہ سفیر بھی اب صحیح معنوں میں اشتعال میں آچکا تھا۔

عزیزہ کو ایک بازو سے دبوچتے اپنے قریب کیا جس پر وہ مزاحمت کرنے لگ گئی۔

چھوڑو مجھے جنگلی انسان"۔۔۔۔ اس کے ہاتھوں میں اپنے دانت گاڑھتی ہوئی وہ" بولی جبکہ سفیر ایک نئے لقب پر حیران رہ گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میری کمائی میں ایک پائی بھی حرام کی نہیں ہے! اس لئے آئندہ سے یہ سب" بولنے کی کوشش مت کرنا"۔۔۔۔ سفیر اس کو سخت تاثرات سے دیکھتا ہوا بولا جن کا عزیزہ پر کوئی اثر نا ہوا۔

قتل، ڈرگ ڈیلنگ اور اسمگلنگ کی کمائی تمہاری کتاب میں حلال ہوتی ہو گی میری" میں نہیں"۔۔۔۔ عزیزہ اس سے تیز آواز میں بولی جبکہ سفیر کا دباو اس کی بازو پر مزید بڑھ گیا تھا۔ جس پر عزیزہ نے اس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔ اپنے دوسرے ہاتھ کے ناخنوں میں لگے بلیڈ کو اس کے بازو پر بری طرح مارا جس پر ایک لمحے کو سفیر کی گرفت ڈھیلی پڑی مگر اگلے ہی لمحے وہ عزیزہ کا دوسرا بازو بھی جکڑ چکا تھا۔ جبکہ اس کے بازو سے نکلتا خون شرٹ کو رنگین کر گیا تھا۔

اس دن کو میں یاد رکھوں گا"۔۔۔۔ سفیر مدھم مگر دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔ اور" ایک جھٹکے سے عزیزہ کو چھوڑا اور زمین پر پڑا اپینڈنٹ اٹھا کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

اگلی صبح اپنے جوبن پر طلوع ہو چکی تھی جبکہ دلوں میں چھائی سرد مہری ابھی تک ویسے ہی برقرار تھی۔

عزیزہ بھی اپنی پیکنگ مکمل کر چکی تھی جبکہ دوسری جانب سفیر سفیان کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

لگتا ہے کافی غصہ ہے وہ تم پر "۔۔۔۔ سفیان اس کی بازو پر بندھی پٹی کو دیکھتا ہوا" بولا جو کہ ہاف سلیوس میں سے واضح نظر آ رہی تھی۔

ہاں مگر ابھی ڈیمون کنگ کی اصلیت کھلنے پر کتنی غصہ ہو گی اس کا علم نہیں ہے " مجھے "۔۔۔۔ سفیر افسردہ لہجے میں بولا تو سفیان نے بمشکل اپنا قہقہ ضبط کیا۔

اچھا مجھے نا ایک کام سے جانا ہے! تب تک تم اپنی پیکنگ کر لو"۔۔۔۔۔سفیان" اٹھ کر باہر چلا گیا جبکہ سفیر ٹریننگ سینٹر میں چلا گیا۔

جس جگہ باکسنگ بیگ لٹکا ہوا تھا وہاں پر کچھ دیر کھڑے باقی ٹرینرز کو باکسنگ کرتا دیکھتا رہا پھر سب کو وہاں سے جانے کا کہہ کر سرخ رنگ کی پٹیاں اٹھا لیں اور اپنے ہاتھوں پر لپیٹنے لگا۔ جبکہ باقی کے ٹرینرز حیرانی سے اس کو دیکھنے لگ گئے کے اتنی گہری چوٹ لگی ہونے کے باجود وہ باکسنگ کرنے کے لئے تیار کھڑا تھا۔ اور اب وہ باقاعدہ طور پر باکسنگ بیگ پر مکے برسانا شروع ہو چکا تھا۔اس کے دماغ میں عزیزہ کے کہے گئے الفاظ اور باتین گھوم رہی تھیں اور کل رات والا منظر یاد آتے ہی وہ مزید غصے میں آ گیا تھا۔

جبکہ عزیزہ جو کسی کام سے یہاں گزر رہی تھی اس کو یوں دیکھ کر حیران رہ گئ تھی۔ بازو پر بندھی پٹی اب سرخ ہو چکی تھی اور اس میں سے قطرہ قطرہ خون بہہ رہا

www.novelsclubb.com

تھا۔ جبکہ باقی سب لوگوں کو ایسے کھڑا دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑے۔ اور دروازہ وا کرتی وہ اندر آ چکی تھی۔

آپ سب لوگ یہاں سے جایئے! آپ کی شوٹنگ ٹریننگ کا وقت ہو چکا ہے"۔۔۔ بلند آواز میں کڑے تیوروں سے ان سب کو گھورتی وہ بولی تو وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔ جبکہ بدر کے مکوں میں مزید تیزی آ چکی تھی۔ جبکہ عزیزہ پنچنگ بیگ کو دونوں ہاتھوں سے سامنے کی جانب سے تھام چکی تھی۔

خود کو اتنا مت تھکا دو کہ لڑنے کی سکت ہی کھو دو"۔۔۔۔ عزیزہ بولی تو بدر نے استہزائیہ انداز میں سر جھٹکا۔

تم یہاں پر کیوں آئی ہو"۔۔۔۔ بے گانہ لہجے میں سفیر بولا۔"

اپنی خوشی سے تو نہیں آئی ہوں"۔۔۔۔ پانی کی بوتل بدر کی جانب بڑھاتی ہوئی" وہ بولی جس کو بدر نے تھام لیا۔ اب وہ فرسٹ ایڈ باکس لا کر گھٹنوں کے بل جھک کر اس کے سامنے بیٹھ چکی تھی اور اس کی پٹی اتار رہی تھی جو خون سے تر ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خوشی سے تو میں بھی یہاں نہیں آیا"۔۔۔۔نجانے کس سوچ کے تحت بدر بولا۔"

اگر کچے زخموں کو کریدو گے تو سراسر نقصان ہی اٹھاو گے"۔۔۔عزیزہ اب زخم" کو روئی سے صاف کرتی ہوئی بولی۔

زخم دینے والے کو یہ باتیں زیبا نہیں دیتیں"۔۔۔۔سفیر نے اپنی اس بات پر" عزیزہ کے ہاتھوں کی حرکت کو واضح طور پر تھمتی محسوس ہوئی مگر اگلے ہی پل پھر سے حرکت کرنے لگیں۔اب وہ روئی رکھ کر خون کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

زخم دینے کی بھی کوئی وجہ ہوتی ہے!اور یوں لوگوں کے سامنے زخموں کو ادھیڑو" گے تو اپنا ہی تماشہ بناوگے"۔۔۔۔اب کی بار پٹی کو بازو کے نچلے حصے سے گزارتی ہوئی عزیزہ بولی۔

وجہ جو بھی ہو زخم تکلیف دیتا ہے"۔۔۔۔بدر بھی دوٹوک لہجے میں بولا۔"

زخموں کا موازنہ کرنے بیٹھے تو میرا پلڑا بھاری ہو گا!"۔۔۔۔۔پٹی مکمل طور پر "
بندھ چکی تھی۔عزیزہ فرسٹ ایڈ باکس بند کرتی ہوئی بولی۔

اب کہ اس کی بات پر بدر بھی خاموش رہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔

کل ہم لوگ شام کی فلائیٹ سے نکل رہے ہیں۔تیار رہنا"۔۔۔عزیزہ اس کو تاکید "
کرنے والے انداز میں کہتی باہر نکل گئی۔

رات کا اندھیرا دھیرے دھیرے سرائیت کر رہا تھا جبکہ وہ ان سب سے بے نیاز
ہاتھ دونوں جیبوں میں اڑسے مغرور چال چلتا فارم ہاوس میں داخل ہو چکا
تھا۔شہروز یہ سب منظر اپنے کمرے میں موجود پلازمہ ایل ای ڈی پر دیکھ رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ آگیا ہے !۔۔اس کو راستہ دکھاو"۔۔۔۔ہشام جو کہ مودب انداز میں کھڑا تھا"
اس کو حکم صادر کرتے شہروز نے گہرا کش چھوڑا۔

جبکہ دوسری جانب سفیان کان میں لگی ائیر پیس میں تمام تر گفتگو سن رہا تھا مگر
چہرے کے تاثرات سنجیدہ رکھتے ہوئے چلتا جارہا تھا۔

آیئے مسٹر عاکف جاوید !۔۔۔۔سر آپ کا ہی انتظار کررہے ہیں"۔۔۔۔ہشام"
مودب انداز میں بولا جس پر سفیان سر ہلاتا آگے بڑھ گیا۔

اس کو کمرے کے دروازے پر چھوڑ کر وہ خود باہر ہی ٹھہر گیا جبکہ سفیان اندر کی
جانب بڑھ گیا۔

آج بھی بالکل وہی وجاہت رکھتے ہو جو آج سے پانچ سال پہلے تھی"۔۔۔۔شہروز"
اس کی نکھری ہوئی شخصیت کو دیکھتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں ابھی بائیس سال کا ینگ مین ہوں !اور تم چالیس سال کے اولڈ "
مین !۔۔۔وجاہت کا پلس پوائنٹ تو رہے گا ہی نا میرے پاس"۔۔۔۔سفیان اس
کے بالوں میں موجود سفیدی کو دیکھتے ہوئے بولا جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی
تھی۔

ہاں میں جانتا ہوں !مگر میرے لئے تو میرے کو ریگون ہو۔"۔۔۔۔۔شہروز "
ایسے بولا جیسے اپنے قریبی عزیز سے مخاطب ہو جبکہ سفیان کو جتنی کوفت اس وقت
ہو رہی تھی وہی یہ سب جانتا تھا۔

ویسے تمہارے بھائی کی موت کا سنا۔کافی حیرانی ہوئی اتنی سخت سیکیورٹی کے "
باوجود وہ بے دردی سے قتل کیا گیا"۔۔۔۔۔سفیان بظاہر افسوس زدہ لہجہ اپناتا بولا
جبکہ اس میں پنہاں طنز بخوبی شہروز سمجھ گیا تھا۔

جس نے بھی میرے بھائی پر ہاتھ ڈالا ہے نا وہ پچھتائے گا اپنے پیدا ہونے "
پر"۔۔۔۔شہروز سرد لہجے میں بولا۔

(وہ پیدا ہی تمہیں پچھتانے پر مجبور کرنے کے لئے ہوئی ہے)۔۔۔سفیان نے دل میں سوچا۔

ویسے تم نے اس کی تلاش شروع نہیں کی ابھی تک جس نے یہ کام کیا ہے؟ مجھے تو" یہ کام تمہارے کسی بزنس پارٹنر کا لگتا ہے"۔۔۔۔سفیان اس کے تاثرات کو نظرانداز کرتا ہوا بولا۔

پتا لگالوں گا میں اس کا بھی! اور اس کے لئے مجھے تمہاری مدد درکار ہے! چونکہ " میرا ایک سہارا تو ٹوٹ گیا ہے"۔۔۔۔شہروز لجاجت بھرے لہجے میں بولا۔

شائد اس کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ یہ دنیا کے سہارے تو مکڑی کے جالوں سے زیادہ کمزور ہوتے ہیں۔

میں تمہاری مدد کے لئے ہمہ وقت موجود ہوں! مجھے اپنا دوست نہیں بھائی" سمجھو"۔۔۔۔سفیان بے پناہ اپنائیت والے انداز میں بولا

"شمائل بیٹا کیا میں اندر آجاوں"۔۔۔۔زاہد دروازے پر دستک دیتا ہوا بولا۔"

جبکہ شمائل جو یونہی اوندھی ہو کر بیٹھی ہوئی تھی اس آواز پر چونک کر سر اٹھایا۔

"جی بابا آجائیں !۔۔۔آپ اجازت کیوں مانگ رہے ہیں"۔۔۔۔شمائل شرمندہ"

ہوتی ہوئی بولی۔ جبکہ اس کی بات سن کر زاہد مسکرا دیا۔

"میری گڑیا کس بات پر ناراض تھی"۔۔۔۔صائمہ سے اس کے کہے گئے الفاظ وہ"

پہلے ہی سن چکے تھے اور وہ جانتے تھے کہ کچے ذہن میں ایسے ہی سوالات جنم لیتے

ہیں۔ سوانہوں نے بھی بات کو بڑھائے بغیر اس کو منانے میں پہل کی۔

"کچھ نہیں بابا۔۔۔بس یونہی غصہ آگیا تھا تھوڑا سا"۔۔۔۔شمائل نظریں جھکائے"

ہوئے بولی۔

"اب غصہ اتر گیا ہے آپ کا"۔۔۔۔زاہد اس کے تاثرات جانچتا ہوا بولا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جی بابا"۔۔۔۔شمائل نے مختصر جواب دیا۔"

بیٹا آپ کو ایک بات بتاتا ہوں آج!۔۔۔یہ بات مجھے میرے بابا کہا کرتے" تھے۔کہ جب پانی ابل رہا ہوتا ہے تو اس میں چہرہ نظر نہیں آتا ہے۔اسی طرح جب غصہ آیا ہو تب حقیقت نظر نہیں آتی ہے"۔۔۔۔نصیحت آموز انداز میں اپنی تمام بات کو مکمل کیا۔

جی بابا۔پر مجھے چند الجھنیں تھی جن کو سلجھانا ضروری ہے۔وگرنہ میری بصارت" حقیقت دیکھنے کے معاملے میں دھندلی ہی رہ جائے گی"۔۔۔۔۔شمائل تذبذب کا شکار لگ رہی تھی تبھی بات سمجھنے کے باوجود الٹا سوال کر گئی۔

بیٹا آپ کو اپنے بابا پر شک ہے کیا کسی بھی قسم کا"۔۔۔۔زاہد کے اس سوال پر" شمائل نے جھٹ سے سر نفی میں ہلایا۔

پھر آپ مجھ پر اور اپنی ماما پر یقین رکھو!۔۔۔اور ہاں آپ کے بی ہیو کی وجہ سے وہ" بہت دکھی ہوئی ہیں۔ان سے چل کر معافی مانگو!۔۔پھر ہی ہم دونوں کو کھانا ملے گا۔"۔۔۔زاہد کی کہی گئی آخیر بات پر شمائل بھی ہنس پڑی۔

غلط فہمی کی دیوار اب پگھل چکی تھی۔

ایجنسی میں معمول کے مطابق گہما گہمی جاری تھی جبکہ عزیزہ اپنی تیاری پر آخری نظر ڈالتی ہوئی باہر کی جانب بڑھ گئی۔اب اس کا رخ سفیر کے کمرے کی جانب تھا جہاں یقینی طور پر وہ ابھی تک سو رہا ہوگا۔

کمرے میں پہنچ کر سامنے بستر پر آڑے ترچھے انداز میں سفیر لیٹا ہوا تھا۔بازو کی پٹی بھی پرانی ہو چکی تھی غرض خون آلود ہو چکی تھی۔ایک لمحے کو عزیزہ کو اپنے کیئے پر شرمندگی ہوئی مگر اگلے ہی لمحے اس کو جگانے کے لئے آگے بڑھی۔اس کے قریب

آ کر ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا کہ سفیر نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ہونٹوں پر رکھ لیا۔ جس پر عزیزہ نے کرنٹ کھا کر ہاتھ پیچھے کیا۔

کیا ہوا مسز آپ کو"۔۔۔۔ سفیر آنکھیں کھولتا ہوا اٹھ بیٹھا۔"

دس بجے ہماری فلائیٹ ہے اور نو بج رہے ہیں!۔۔۔۔ تم ابھی تک تیار نہیں ہوئے ہو"۔۔۔۔ عزیزہ اس کی حال میں کی گئی حرکت کو نظر انداز کرتی ہوئی بولی۔

اچھا مجھے تو پتا ہی نہیں تھا!۔۔۔۔ شکریہ یاد دلانے کا"۔۔۔۔ سفیر معصومانہ شکل بناتا ہوا بولا جس پر عزیزہ جان گئی تھی کہ وہ اداکاری کر رہا ہے۔

پانچ منٹ میں اپنا سامان لے کر پہنچ جاو ٹیکسی باہر کھڑی ہے!۔۔۔۔ ورنہ میں اکیلی ہی چلی جاوں گی"۔۔۔۔ عزیزہ تنبیہی انداز میں کہتی باہر کی جانب بڑھ گئی جبکہ سفیر بھی اٹھ کر شوز پہنتا اس کے پیچھے چل دیا۔ عزیزہ کی پشت اس کی جانب تھی جہاں اس کے بال جوڑے کی صورت میں لپٹے ہوئے تھے اور چند لٹیں چہرے کے دائیں بائیں جھول رہی تھیں۔ یہ وہ لڑکی تھی جس کی خاطر وہ کچھ بھی کر سکتا تھا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پہاڑوں کو بھی سر کا سکتا تھا۔ ٹیکسی کے پاس پہنچ کر عزیزہ نے سفیر کو خود سے پہلے ٹیکسی میں بیٹھا ہوا دیکھا اور ایک لمحے کو حیران رہ گئی۔ مگر اگلے ہی لمحے اپنی حیرانی کو چھپاتی دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی۔ ٹیکسی اب اسٹارٹ ہو کر ایجنسی کی حدود سے باہر نکل رہی تھی۔

حیران ہو گئی تھی ناتم مجھے یہاں دیکھ کر"۔۔۔ سفیر چند لمحے کی خاموشی کے بعد" بولا۔

نہیں بالکل بھی نہیں! مجھے معلوم ہے تمہیں ہمیشہ سے دو نمبری کی عادت رہی" ہے"۔۔۔۔ عزیزہ پر سکون انداز میں سڑک پر چلتی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے بولی جبکہ سفیر دانت پیس کے رہ گیا۔

اچھا ویسے ایک بات اب بھی ہے جس سے تم شاکڈ رہ جاو گی!۔۔۔ جب میں" تمہیں بتاؤں گا"۔۔۔ سفیر اس کو چڑانے والے انداز میں بولا۔

خیر آج تک وہ دن آیا نہیں کہ کوئی مجھے شاکڈ کر سکے !۔۔۔ تم اپنی چھوٹی موٹی" کوششیں جاری رکھ سکتے ہو اگر چاہو تو"۔۔۔۔۔ عزیزہ پر سکون انداز میں بولی جبکہ کھڑکی میں سے چھن کر آتی دھوپ کے باعث عزیزہ کا چہرہ سنہرے رنگوں کا عکس لگ رہا تھا جس میں ایک پل کو سفیر کھو گیا۔

کیا ہوا بولتی بند ہو گئی"۔۔۔۔۔ عزیزہ اس کو خاموش پا کر بولی۔"

مجھ سے بات کئے بغیر گزارا تمہارا ابھی نہیں ہوتا ہے"۔۔۔۔۔ سفیر دانتوں کی" نمائش کرتا ہوا بولا۔

خوش فہمی اچھی چیز ہے مگر اس قدر خوش فہمی جان لیوا ہوتی ہے"۔۔۔۔ عزیزہ" طنزیہ انداز میں بولی۔

اور اس خوش فہمی کے لئے میں اپنی جان دینے کے لئے خوشی خوشی تیار" ہوں"۔۔۔۔ سفیر دل پر ہاتھ رکھتا ہوا آنکھیں بند کرتا ہوا بولا جبکہ عزیزہ کو بے ساختہ آج سے ایک سال پہلے والا منظر یاد آیا جب وہ اس سے اقرار محبت کر رہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا۔وقت کتنی جلدی پر لگا کر اڑ گیا تھا اور اپنے ساتھ محبتوں کی دنیا میں اپنی گرد چھوڑ گیا تھا۔

رات کا دوسرا پہر شروع تھا جبکہ آئزل کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی جبھی وہ سوئمنگ پول کے قریب پاؤں لٹکا کر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عمار یہ سب منظر اپنی کھڑکی سے دیکھ رہا تھا۔جب سے یہ لڑکی یہاں پر آئی تھی عجیب رویہ اختیار کئے ہوئے تھی۔ سبھی گھر والوں سے الگ تھلگ رہتی تھی نجانے کس ٹائم کھاتی ہو گی کیونکہ اس نے تو اس عرصے میں اس کو کھانے کی میز تک پر نہیں دیکھا تھا۔پھر کسی سوچ کے تحت کھڑکی کے پردے برابر کئے اور نیچے کی جانب چل دیا۔آئزل کو اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو اس نے پلٹ کر دیکھا جہاں عمار سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیسی ہیں آپ مس آئزل"۔۔۔۔۔عمار مسکراتا ہوا اس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا" جبکہ اب آئزل بھی پانی میں پاؤں آگے پیچھے کر رہی تھی۔

میں ٹھیک ہوں!۔۔۔۔آپ اس وقت کیوں جاگ رہے ہیں"۔۔۔۔آئزل اس" کی یہاں موجودگی پر حیران تھی تبھی نا چاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھی۔

یہی تو میں آپ سے پوچھنے کے لئے آیا ہوں کہ آپ یہاں کیوں جاگ رہی ہیں" اس وقت"۔۔۔۔عمار کے برجستہ سوال کرنے پر آئزل مسکرا دی اور عمار کو اس وقت یہ مسکراہٹ بھلی معلوم ہوئی۔

میں نے پہلے سوال کیا ہے!۔۔۔۔میری بات کو مت دہرائیں"۔۔۔۔۔آئزل" بولی تو عمار بھی مسکرا دیا۔

خیر میں تو ایک بزنس اسائنمنٹ مکمل کر رہا تھا!۔۔۔۔کام ختم ہوا تو آپ پر نظر پڑ" گئی اور یہاں چلا آیا!۔۔۔۔اب بتائیے آپ کیوں جاگ رہی تھیں"۔۔۔۔۔عمار آنے کی وجہ تفصیل سے بتاتا ہوا بولا تو آئزل ہنس دی۔

"یہ آپ ہمیشہ ہی اتنے لمبے جواب دیتے ہیں یا میرے سامنے شیخی بھگارتے ہیں"۔۔۔۔۔آئزل اتنا کہہ کر زبان دانتوں تلے دبا گئی جبکہ اس کی اس بات پر عمار بے اختیار مسکرا پڑا۔

بہت غور کرتی ہیں نا آپ میرے جوابوں پر !۔۔۔۔۔ صحیح کہہ رہا ہوں نا" میں"۔۔۔۔۔عمار بھی اب کہ شرارتی نظروں سے آئزل کو دیکھتے ہوئے بولا۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے !۔۔۔۔جن لوگوں کو ٹو دی پوائنٹ بات کرنا" نہیں آتی وہ لمبے لمبے جملے ہی استعمال کرتے ہیں"۔۔۔۔۔آئزل عمار کو ہنستا ہوا دیکھ کر منہ بگاڑ کر بولی۔

اب یہ کوئی سائنس کا سوال تو ہے نہیں جس میں ٹو دی پوائنٹ بولوں !۔۔۔۔یہ" زندگی ہے اور ان لمبے جملوں کے سنگ ہی حسین ہے"۔۔۔۔عمار آسمان کی جانب دیکھتا ہوا بولا جہاں کالے بادل بسیرا کئے ہوئے تھے۔

اچھی کوشش ہے آپ کی !۔۔۔زندگی کو حسین بنانے کی"۔۔۔۔شمائل چہرہ" جھکائے پانی میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے اداسی سے بولی۔

ایک بات پوچھوں !۔۔۔آپ برا تو نہیں مانیں گی"۔۔۔۔عمار اجازت طلب" لہجے میں بولا مبادا وہ برا ہی نا مان جائے۔لڑکیوں کے مزاج سے اس کو ویسے ہی کافی ڈر لگتا تھا۔

ہاں پوچھو"۔۔۔۔آئزل نے مختصر جواب دیا۔"

آپ ہر وقت اتنی خاموش کیوں رہتی ہیں !۔۔۔اور اداس بھی"۔۔۔۔عمار" اپنے ذہن میں امڈتے اس سوال کو الفاظ کی صورت دیتا ہوا بولا جس پر آئزل اداسی سے مسکرائی۔

کبھی محبت کی ہے آپ نے"۔۔۔۔آئزل نے جواب دینے کی بجائے اس کی" جانب دیکھتے ہوئے استفسار کیا گو کہ اس کے تاثرات جانچنا چاہتی ہو۔جبکہ اس کے اس سوال پر عمار کی آنکھوں کے سامنے اک چہرہ لہرایا جبکہ اگلے ہی لمحے کرب کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تاثرات ابھرے۔پتا نہیں وہ محبت تھی یا کچھ اور وہ اس جذبے کو کوئی نام نا دے سکا تھا۔

نہیں کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ کوئی ہم سے محبت کرے یا ہم اس" سے"۔۔۔۔عمار سادہ لہجے میں بولا جبکہ آئزل اس کے لفظوں کی گہرائی ماپنے سے قاصر تھی۔

اور جب کوئی مل گیا جس سے آپ کو محبت ہو گئی تو"۔۔۔۔۔آئزل کے سوال پر" عمار نے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جہاں پر وہی تاثرات رقم تھے جو اس کے دل میں تھے۔

.تب کی تب دیکھی جائے گی"۔۔۔۔۔عمار غیر سنجیدہ انداز میں بولا"

جس شخص سے آپ کو محبت ہو اور وہ شخص اس کو حقیقت نا سمجھے بلکہ اس میں بھی" کوئی کھوٹ سمجھے تو اس سے زیادہ تکلیف دہ بات کوئی نہیں ہوتی!۔۔۔۔جس سے

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ پر خاموشی اور اداسی طاری ہو جائے"۔۔۔۔آئزل اداس لہجے میں بولی جبکہ عمار کو اس کی اداسی چبھ رہی تھی۔

یعنی کہ آپ نے بھی کسی سے محبت کی ہے!۔۔۔اور وہ آپ کو نہیں ملا"۔۔۔عمار آئزل کے کہے گئے الفاظ کو سمجھتا ہوا بولا۔ویسے بھی زبان سے ادا کئے گئے لفظوں میں سے مطلب اخذ کرنا اس کی شخصیت کا خاصہ تھا۔

آپ کو کیسے پتا"۔۔۔آئزل حیران ہوتی ہوئی بولی۔"

آپ نے ابھی خود بتایا"۔۔۔عمار معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولا۔پہلے والی" اداسی کہیں دور جا سوئی تھی۔

آپ جھوٹ کیوں بول رہے ہیں!۔۔۔میں نے ایسا کب کہا"۔۔۔آئزل" ابھی تک حیران تھی تبھی ناراضی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں!۔۔۔اس وقت تو بالکل نہیں"۔۔۔عمار بھی اس کو نظروں کے حصار میں لئے ہوئے بولا جبکہ آئزل اس کی آنکھوں کو دھیان میں رکھے ہوئے تھی جو کسی شناسا کی سی لگتی تھیں۔

"آپ جتنے سچ بولتے ہیں وہ تو مجھے پھوپھو سے پتا چل چکا ہے"۔۔۔اب کی بار آئزل بھی مسکراتی ہوئی جتانے والے انداز میں بولی۔

"اف!۔۔۔ایک تو امی نا میرا کوئی راز راز نہیں رہنے دیں گی"۔۔۔عمار ہاتھ کی مٹھی بناتا دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مارتا ہوا بولا جبکہ آئزل اس کی اس حرکت پر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ جبکہ عمار اس کی کھلکھلاہٹ میں کھو سا گیا۔

"اچھا اب اندر!۔۔۔باہر بہت ٹھنڈ ہو رہی ہے!۔۔۔کہیں آپ بیمار نا ہو جائیں"۔۔۔عمار اس کو بنا جیکٹ کے اتنی دیر سے دیکھ رہا تھا تبھی اس کا احساس کرتا ہوا بولا۔ اتنی دیر سے وہ خود بھی ایسے ہی کھڑا تھا مگر اس کی بات اور

www.novelsclubb.com

تھی !۔۔۔سامنے اک صنف نازک تھی جو اس کو عزیز ہونا شروع ہو گئی تھی۔ نجانے کیوں یہ راز اس نے ابھی تک خود پر بھی ظاہر نہیں کیا تھا۔

آپ بھی تو اتنی دیر سے ایسے ہی کھڑے ہیں !۔۔۔آپ بھی بیمار پڑ سکتے ہیں""۔۔۔آئزل اس کو بھی یوں کھڑے دیکھتے ہوئے بولی۔

ہاں تو اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اندر چلتے ہیں اور ایک اچھی سی کافی پیتے ہیں اس" کے بعد آپ سو جایئے گا"۔۔۔عمار اب کی بار کافی آفر کر رہا تھا۔

ہاں چلو ٹھیک ہے چلتے ہیں"۔۔۔آئزل نے بھی اس کی تائید میں سر ہلا یا اور" پاوں پانی سے باہر نکال لئے جو اب سرخی مائل رنگت پکڑ رہے تھے۔اور عمار کے پیچھے چل دی۔

اس وقت کرنل سہیل اور رایان آمنے سامنے بیٹھے تھے جبکہ آتش دان میں لکڑیاں جل رہی تھیں جو سردی کی شدت کو کم کر رہی تھیں۔

بابا آپ کچھ کھائیں گے نہیں"۔۔۔رایان میز پر موجود کھانے کو دیکھتا ہوا بولا" جبکہ سہیل نے نفی میں سر ہلا دیا۔

پہلے تمہارے گھر آکر کچھ کھاتا ہوں جواب کھاوں گا"۔۔۔ سہیل بظاہر عام لہجے" میں بولے لیکن رایان کو وہ طنز لگا۔

بابا پہلے کی بات اور تھی اور اب کی بار اور ہے"۔۔۔۔رایان نے ان کی جانب" دیکھتے ہوئے کہا جیسے ان کے تاثرات جانچنے کی کوشش کر رہا ہو۔

اچھا!۔۔۔تو اب کیا تبدیلی آئی ہے"۔۔۔کرنل سہیل ابھی بھی اسی انداز میں" جواب دے رہے تھے سوال کرنے والے انداز میں۔

آج میں نے آپ کو خود بلایا ہے یہاں !۔۔۔۔وگرنہ پہلے آپ بنا میری اجازت کے آتے تھے یہاں "۔۔۔۔وہ بھی ان کا بیٹا تھا کیسے چوکتا۔

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے رایان کے مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت پڑے گی "۔۔۔۔کرنل سہیل ابھی بھی اسی انداز میں بولے۔

اخلاقیات کے لحاظ سے تو اجازت لینی چاہیئے پر آپ کے لئے یہ حد نہیں ہے "۔۔۔۔رایان بھی آنکھوں میں شرارت سجائے بولا۔

برخوردار !۔۔۔ابھی آپ اتنے بڑے نہیں ہو گئے ہیں کہ اپنے بابا کو سکھائیں "۔۔۔۔سہیل عام لہجے میں بولتا میز پر پڑا چائے کا کپ منہ سے لگا گیا۔

اچھا !۔۔۔۔یہ سب چھوڑیں۔۔۔پوچھیں گے نہیں کہ کیوں بلایا ہے آپ کو میں نے یہاں "۔۔۔۔رایان اب کے باپ کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا۔

"ہاں بتاؤ!۔۔۔۔خاص اسی وجہ سے تو آیا ہوں اتنی سردی میں"۔۔۔۔سہیل کھڑکی سے باہر ہو رہی طوفانی بارش کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"مجھے صالحہ مل گئی ہے بابا"۔۔۔۔۔رایان دھیمی آواز میں بولا جبکہ سہیل کو اپنے کانوں پر یقین نا آیا۔

"تم نے جو کہا ہے وہ کیا واقعی سچ ہے"۔۔۔۔یقین دہانی کے لئے پھر سے سوال پوچھا۔جبکہ ان کی آواز سے بے تابی واضح تھی۔رایان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ میرے اللہ!۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا"۔۔۔۔کرنل سہیل جزباتیت کے عالم میں بولے جبکہ رایان نے ان کی آنکھوں میں واضح نمی دیکھی تھی۔

"بابا ہم سوچ بھی نہیں سکتے ہیں ان رستوں کا جہاں سے اللہ تعالی ہمارے لئے مدد بھیجتا ہے"۔۔۔۔رایان بھی خوش تھا سو وہ بھی تشکر آمیز لہجے میں بولا۔

اچھا مجھے یہ بتاؤ کہ کہاں ہے وہ کیسی ہے"۔۔۔۔ سہیل بے صبرے انداز میں "
بولا۔

وہ ترکی میں ہے اور عثمان نے ہی اس کو ڈھونڈا ہے ! ویسے مستقل رہائشی وہ انگلینڈ "
میں ہے"۔۔۔۔ رایان مکمل تفصیل دیتا ہوا بولا۔

ہم کل ہی اس سے ملنے کے لئے جائیں گے"۔۔۔۔ سہیل پر جوش انداز میں بولا۔ "

نہیں بابال !۔۔۔۔ ہم فوری طور پر ایسا کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے جس سے "
ہمارے دشمنوں کو کوئی کمزوری ملے ہماری"۔۔۔۔ رایان اب اپنے ازلی خول میں
سمٹ چکا تھا جبھی باپ کے ارادے کی نفی کرتا ہوا بولا۔

جہاں اتنے سال صبر کیا ہے وہاں کچھ دیر اور بابا !۔۔۔۔ پھر ہم اپنی صالحہ سے مل "
لیں گے"۔۔۔۔ رایان ان کا حوصلہ بڑھاتا ہوا بولا۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو!۔۔۔۔میں کچھ جذباتی ہو گیا تھا۔۔۔۔اس مسلے کو جڑ سے " ختم کر کے ہم ملیں گے صالحہ سے "۔۔۔۔ سہیل بھی اب سنجیدگی سے بولا۔

ویسے تم نے ثابت کر دیا ریان کہ تم نا صرف اچھے بیٹے ہو بلکہ اچھے بھائی بھی " ہو"۔۔۔۔ سہیل تعریفی انداز میں بولا۔اور اس بات کو سب جانتے تھے اس اچھے بھائی نے اپنی بہن کو ڈھونڈنے کے لئے دن رات ایک کئے تھے۔

آپ دونوں تھک گئے ہوں گے!۔۔۔۔کافی لمبا سفر طے کر کے آئے ہیں " آپ "۔۔۔۔یہ رحمت بی تھیں جن کے گھر آج رات ان دونوں کو رکنا تھا۔

جی تھک تو بہت گئے ہیں!۔۔۔۔لیکن آپ سے مل کر خوشی ہوئی "۔۔۔۔۔ سفیر " تھکے ہوئے لہجے میں بولا جبکہ عزیزہ نے آگے بڑھ کر ان کا ہاتھ چوم کر ماتھے سے لگایا اور بولی "مجھے بھی آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی "۔۔۔۔اس پر رحمت بی مسکرا دیں اور بولیں۔

ماشااللہ بہت ہی پیاری بچی ہو تم !۔۔۔اللہ تم دونوں کو خوش رکھے "۔۔۔۔۔وہ" دعا دیتے ہوئے بولیں جبکہ عزیزہ مسکرا دی۔

اچھا کھانا تیار ہے تم دونوں فریش ہو کر آجاو!۔۔۔باقی سب باتیں کھانے پر" کرتے ہیں"۔۔۔۔رحمت بی ان دونوں کو اتنا بولتی کچن کی جانب ہو لیں جبکہ عزیزہ بھی ان کے ساتھ ہو لی۔

لائیے میں مدد کر دیتی ہوں آپ کی"۔۔۔۔عزیزہ ان کو پلیٹیں نکالتے ہوئے" دیکھ کر بولی۔

ارے بیٹا تم بیٹھو آرام سے میں کر لوں گی یہ سب"۔۔۔۔رحمت بی شرمندہ" ہوتے ہوئے بولیں۔

کوئی بات نہیں یہ بھی میرا اپنا گھر ہی ہے آنٹی !۔۔۔اور آپ نے پہلے ہی اتنا" تکلف کیا ہے ہمارے آنے پر تھک گئی ہوں گی"۔۔۔۔عزیزہ اپنائیت سے بولی۔

ارے نہیں بیٹا یہ کام میں نے نہیں کیا سارا!۔۔۔۔میری بیٹی آئی تھی وہ سب بنا" کر گئی ہے!۔۔۔۔اس نے استنبول واپس جانا تھا آج صبح جبھی وہ سارا کھانا بنا گئی مہمانوں کی آمد کا سن کر"۔۔۔۔رحمت بی تفصیل دیتے ہوئے بولیں۔

چلیں پھر آپ مجھے بھی اپنی بیٹی ہی سمجھ لیں"۔۔۔۔عزیزہ اب ان کے ہاتھوں" سے پلیٹس لیتی ٹیبل پر رکھتی ہوئی بولی۔جس پر رحمت بی نے بھی مزید اصرار کرنا نامناسب سمجھا۔

سفیر جب فریش ہو کر آیا تو عزیزہ کو میز پر کھانا لگاتے ہوئے دیکھ کر مسکرا دیا۔اپنی ٹف روٹین سے باہر نکل کر یہ گھریلو ماحول اس کو اچھا لگا تھا مگر عزیزہ سے اس سب کی توقع نہیں تھی جبھی وہ حیران رہ گیا۔

عزیزہ نے سفیر کو نظر اٹھا کر دیکھا تو سفیر کو بھی اپنی جانب دیکھتا پایا مگر پھر نظر انداز کر گئی۔جبکہ سفیر اس کو ویسے ہی دیکھتا رہا۔

اردے بیٹا بیٹھو نا کھانا شروع کرو"۔۔۔۔۔رحمت بی سفیر کو یوں کھڑا دیکھ کر"
بولیں۔میز پر کھانا لگ چکا تھا اور سب لوگ بیٹھ چکے تھے۔

بیٹا تم لوگ کھانا شروع کرو"۔۔۔رحمت بی عزیزہ اور سفیر کو دیکھتے ہوئے"
بولیں۔جس پر عزیزہ نے ٹرے میں سے چاول اپنی پلیٹ میں نکال کر واپس رکھ دی
اور ساتھ موجود شوربا بھی باول میں ڈال لیا۔

جبکہ رحمت بی بھی کھانا شروع کر چکی تھیں۔

عزیزہ وہ ڈش پاس کرنا"۔۔۔سفیر جان بوجھ کر عزیزہ کو تنگ کرنے کے لئے"
بولا حالانکہ اس کا اپنا ہاتھ باآسانی وہاں تک پہنچ سکتا تھا۔عزیزہ نے خاموشی سے
ڈش اس کے سامنے رکھ دی اور کھانا کھانے لگی۔

آنٹی ویسے کھانا بہت اچھا بنا ہے"۔۔۔۔سفیر تعریفی انداز میں بولا۔"

مجھے خوشی ہے بیٹا کہ تمہیں پسند آیا"۔۔۔رحمت بی خوش ہو کر بولیں۔"

عزیزہ بیٹے دھیان سے کھانا کھاؤنا"۔۔۔۔عزیزہ کو بے دھیانی سے پلیٹ میں چمچ" چلاتے ہوئے دیکھ کر وہ بولیں جس پر عزیزہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔

جی جی کھا رہی ہوں"۔۔۔۔اتنا کہہ کر وہ کھانے میں مصروف ہو گئی۔"

کھانا مکمل ہوا تو رحمت بی کے ساتھ سارے برتن سمیٹ کر وہ کچھ دیر بیٹھی رہی۔

بیٹا تمہیں بھی نیند آ رہی ہو گی!"۔۔۔۔رحمت بی گھڑی دیکھتی ہوئی بولیں جو بارہ" کا ہندسہ بتا رہی تھی۔

نہیں آپ کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنا مجھے اچھا لگ رہا ہے!۔۔۔۔امی کی یاد آ گئی" تھی مجھے"۔۔۔۔عزیزہ اپنائیت والے لہجے میں بولی۔

کوئی بات نہیں بیٹے!۔۔۔تم مجھے اپنی امی ہی سمجھو"۔۔۔۔رحمت بی بھی پیار سے" بولیں۔

www.novelsclubb.com

اچھا اب سو جاو تم بھی !۔۔۔ صبح پھر تم لوگوں کو استنبول کے لئے نکلنا بھی " ہے "۔۔۔۔رحمت بی اس کو سونے کی تاکید کرتی ہوئی بولیں جس پر عزیزہ بھی سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

عزیزہ کمرے میں آئی تو دیکھا سفیر لیپ ٹاپ میں سر دیئے ہوئے ہے۔اس کو نظرانداز کرتی وہ واشروم میں چلی گئی۔کچھ دیر بعد وہ باہر آئی تو سفیر نے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا۔اس کے بال تولیے میں بندھے تھے شائد وہ شاور لے رہی تھی۔اس کے چہرے پر بھی پانی کی ننھی بوندیں چمک رہی تھیں اس مدھم روشنی میں۔

www.novelsclubb.com

ہیٹر آن کر دوں !۔۔۔۔ٹھنڈ زیادہ ہے یہاں "۔۔۔سفیر اس کی سرخ ہوتی ناک " دیکھ کر بولا۔جس پر عزیزہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ویسے اتنی دیر سے رحمت بی کا خون چوس رہی تھی تم!۔۔رحم آ ہی گیا ان پر" تمہیں"۔۔۔۔ سفیر عزیزہ کو چڑانے والے انداز میں بولا۔ جبکہ عزیزہ خاموش رہی۔

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا عزیزہ!۔۔۔۔اتنی چپ چپ کیوں" ہو"۔۔۔۔۔اس کی خاموشی کو بھانپتے ہوئے سفیر بولا۔

کچھ نہیں بس یونہی"۔۔۔۔۔بے معنی سا جواب آیا۔"

ادھر دیکھو میری طرف"۔۔۔۔اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے سفیر بولا۔ جس پر" عزیزہ نے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جہاں پر اداسی ہی اداسی تھی۔

ماما بابا کی یاد آرہی ہے"۔۔۔۔۔ سوالیہ انداز میں سفیر بولا جس پر عزیزہ اثبات میں" سر ہلا گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اب تم اگر اس طرح سے اداس ہو گی تو مجھے یقین ہے کہ اگر انکل آنٹی اس وقت یہاں ہوتے تو ان کو بھی برا لگتا!۔۔۔اسی لئے اپنا موڈ ٹھیک کرو ورنہ پھر میں بھی اداس ہو جاوں گا"۔۔۔۔سفیر عزیزہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لئے ہوئے بولا۔

"اور تم کیوں اداس ہو گے"۔۔۔عزیزہ ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے بولی۔

"کیونکہ شوہر ہوں تمہارا!۔۔۔تمہاری خوشی میری خوشی ہے اور تمہاری اداسی میری اداسی ہے"۔۔۔سفیر اس کی بالوں سے تولیہ الگ کرتا ہوا بولا۔

"ہونہہ!۔۔۔کسی خوش فہمی میں مت رہنا یہ صرف ایک کنٹریکٹ ہے۔۔۔یہاں سے واپس جاتے ہی ہم دونوں الگ ہو جائیں گے"۔۔۔عزیزہ یکدم چہرے پر سرد تاثرات لاتی ہوئی بولی۔

"اچھا چلو تب کی تب دیکھی جائے گی!۔۔۔ابھی اٹھو بال خشک کرو۔۔۔زیادہ دیر اس طرح بیٹھنے سے بیمار ہو جاو گی!۔۔۔ساری سردی دماغ کو چڑھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گی"۔۔۔۔۔ سفیر اس کا ہاتھ پکڑتا اس کو ڈریسنگ ٹیبل کے پاس لا کر بولا۔ جبکہ عزیزہ کی کہی گئی بات پر حسب توقع اس نے کوئی جواب نا دیا۔

یہاں بیٹھو"۔۔۔اس کو چیئر پر بٹھا کر سفیر اب اس کے بال خشک کر رہا تھا جبکہ " عزیزہ کو اس وقت معمول کے خلاف اس کا یہ کیئرنگ انداز پسند آیا تھا۔

اب ایسے بھی مت دیکھو!۔۔۔ورنہ مجھ سے پھر کام نہیں ہو گا"۔۔۔۔عزیزہ" کے یوں ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے پر سفیر آنکھوں میں شرارت لئے بولا جس پر اس نے سٹپٹا کر نظروں کا رخ پھیر لیا۔

میں تمہیں نہیں دیکھ رہی تھی!۔۔۔بلکہ اپنے بالوں کو دیکھ رہی تھی کہیں" خراب ہی نا کر دو"۔۔۔۔عزیزہ کو اپنی بے خودی پر جی بھر کر شرمندگی ہوئی جبھی تڑخ کر بولی جس پر سفیر ہنس دیا اور اس کے ماتھے پر مہت محبت ثبت کرتا پیچھے ہٹ گیا۔ جبکہ عزیزہ اس کو ہونقوں کی طرح دیکھتی رہ گئی۔

چلو اب سو جاو!۔۔۔ صبح ہم لوگوں کو استنبول کے لئے بھی نکلنا ہے"۔۔۔۔بغیر اس کے تاثرات کی فکر کئے سفیر آرام سے بیڈ پر دراز ہو گیا جبکہ عزیزہ ہاتھ میں پکڑا برش ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

مسز بدر!۔۔۔اب غصہ تھوک دیجئے اور سو جایئے!۔۔۔باقی کی جنگ صبح لڑ لی جیئے گا"۔۔۔سفیر اس کی حالت سے محظوظ ہوتا ہوا بولا۔

تم نہائیت ہی کوئی گھٹیا انسان ہو"۔۔۔عزیزہ منہ میں بڑبڑائی جبکہ سفیر اس کی بڑبڑاہٹ واضح طور پر سن سکتا تھا۔

اور فی الوقت یہ گھٹیا انسان آپ کا شوہر ہے!۔۔۔اس لئے ایسے القابات سے گریز کیجئے"۔۔۔سفیر اتنا کہتا آنکھیں موند گیا جبکہ عزیزہ تلملا کر رہ گئی۔

آئزل لاؤنج میں موجود ہیٹر کے سامنے کرسی ڈالے بیٹھی تھی اور ہاتھ سینک رہی تھی۔اچانک اس کو چھینک آئی جس کی وجہ سے اس نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

"اللہ رحم کرے آپ پر!۔۔۔ تبھی بڑے بزرگ کہتے ہیں جوش میں آکر ہوش نہیں گنوانا چاہیئے"۔۔۔۔عمار ہاتھ میں پکڑی ٹرے کو ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا۔

اور اس میں سے دونوں کافی مگ اٹھاتا ہوا آئزل کے برابر میں آکر بیٹھ گیا۔ایک مگ اس کی جانب بڑھایا جس کو آئزل نے تھام لیا۔

"بڑے بزرگ تو اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں!۔۔۔اگر ان کی سب مان کر چلتے تو یہ دن نا دیکھنے پڑتے ہمیں"۔۔۔۔آئزل کافی کا مگ دونوں ہاتھوں میں لیتی ہوئی بولی۔ گرم مگ ہونے کے باعث گرمائش کا احساس بھلا معلوم ہوتا تھا۔

"اچھا تو یہ بتائیں کہ دو ہفتے سے زیادہ ہو رہے ہیں آپ کو یہاں!۔۔۔اور آپ ابھی تک گھومی ہی نہیں ہیں استنبول میں"۔۔۔۔۔عمار کافی کا گھونٹ بھرتا ہوا بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دل ہی نہیں کیا گھومنے کا میرا!۔۔۔۔اندر کہیں دنیا رک سی گئی ہے"
میری"۔۔۔۔۔آئزل کھوئے کھوئے سے انداز میں بولی۔

اور یہ سب کس کی وجہ سے ہوا ہے"۔۔۔۔دوسری جانب سے استفسار ہوا۔"

ہے ایک بے رحم شخص!۔۔۔۔دو چہروں والا"۔۔۔۔آئزل سر جھٹکتی ہوئی بولی"
چونکہ آنکھوں کے سامنے بٹلر کا چہرہ لہرایا۔

ہیں۔۔۔دو چہروں والا شخص"۔۔۔۔عمار نے ہیں کو کچھ زیادہ لمبا کر کے بولا۔"

میرا مطلب سیکرٹ ایجنٹ"۔۔۔۔آئزل اس کی حیرانی بھانپتی ہوئی بولی۔"

اچھا اچھا!۔۔۔۔ورنہ آپ نے تو مجھے ڈرا دیا تھا"۔۔۔عمار اداکاری کرتا ہوا بولا"
جس پر آئزل بے اختیار ہی ہنس پڑی۔جبکہ عمار اس کی ہنسی کی کھلکھلاہٹ میں کھو
گیا۔

اچھا ویسے آپ کہہ رہے ہیں کہ میں ابھی تک گھومنے پھرنے نہیں گئی کہیں بھی تو" کیا صبح آپ مجھے لے کر چلیں گے استنبول گھمانے"۔۔۔۔۔آئزل عمار کی جانب دیکھتی ہوئی بولی جو کہ کسی اور ہی دنیا میں پہنچا ہوا تھا۔

اس ویک اینڈ پر ہم گھومنے چلیں گے"۔۔۔۔عمار حامی بھرتا ہوا بولا جبکہ اپنے" دل کی اس حالت پر وہ خود پریشان تھا۔

چلیں ٹھیک ہے ہم ایسا ہی کریں گے"۔۔۔۔آئزل بھی تائیدی انداز میں بولی۔"

ویسے آپ نے ابھی تک اس کا نام نہیں بتایا جس نے آپ کا دل توڑا!۔۔۔۔میں" ہوتا آپ کی جگہ تو اس کے دانت توڑ چکا ہوتا"۔۔۔۔عمار باتوں کا رخ پھر دوسری جانب لے گیا۔

مجھے واقع میں نہیں پتا وہ کون تھا!۔۔۔۔بس ایک نام جانتی ہوں میں اس" کا!"۔۔۔۔آئزل جھکے سر کے ساتھ مگ کے کنارے پر انگیاں پھیرتی ہوئی بولی۔

اچھا تو پھر وہی بتا دیں!۔۔۔۔کیا پتا میں ڈھونڈنے میں مدد کر سکوں"۔۔۔۔عمار" ابھی بھی بضد تھا۔

بٹلر تھا اس کا نام!۔۔۔۔ایک ظالم سورج کی سی تاب والا"۔۔۔۔۔آئزل خیالوں" میں اس کو سامنے لاتی ہوئی بولی جبکہ عمار اس کی بات سن کر دنگ رہ گیا۔

کیا مطلب!۔۔۔آپ ایک غیر مسلم سے محبت کر بیٹھی ہیں"۔۔۔۔عمار حیران" ہوتا ہوا بولا۔

میں نے کہا نا وہ جو دکھتا ہے وہ ہے نہیں! وہ ایک سیکرٹ ایجنٹ ہے!۔۔۔۔اور" مجھے مسلمان کی پہچان کروانے والا وہی شخص ہے"۔۔۔آئزل اس کی حیرانی دور کرنے کی غرض سے بولی۔

اور آپ کو اتنا یقین کیسے ہے؟۔۔۔۔آپ اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتی ہیں یہ" سب"۔۔۔۔عمار شکی نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا۔

میرا دل کہتا ہے !۔۔۔۔ کہ وہ مسلم ہی ہے "۔۔۔۔ آئزل آنکھیں بند کرتی ہوئی" بولی۔ جبکہ عمار اس کی یہ دیوانگی دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ اس جگہ کوئی بھی آدمی ہوتا وہ اپنی قسمت پر ناز کرتا مگر وہ بٹلر نامی بندہ اس کی قدر ہی نہیں کرتا تھا۔

اچھا میں چلتا ہوں !۔۔۔۔ مجھے نیند آرہی ہے "۔۔۔ عمار اتنا کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔ "

کافی کے لئے شکریہ !۔۔۔۔ اچھی بنی تھی "۔۔۔۔ چہرے پر دلکش مسکان سجائے" آئزل بولی۔ جبکہ عمار نظریں چراتا ہوا چل دیا۔ آئزل بھی اب سونے کی تیاری کرنے لگی !۔۔

ریڈ لانگ کوٹ کے ساتھ ریڈ ہیلز پہنے اپنی تیاری کو وہ آخری ٹچ دے رہی تھی۔ ہونٹوں کو لال رنگ کرتی وہ مطمئن دکھائی دیتی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب ٹھیک ہے !۔۔۔۔آج تو عثمان کا باس اپنا پتہ دے کر ہی جائے گا"۔۔۔۔اپنا" عکس آئینے میں دیکھتی عزیزہ بولی۔اور واشروم سے باہر آکر ریزروڈ ٹیبل پر بیٹھ گئی تھی۔

عثمان کب تک پہنچ رہا ہے وہ موٹاہاتھی"۔۔۔۔موبائل پر انگلیاں چلاتی وہ" مصروف انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

آرہا ہے بس رستے میں ہی ہے وہ!۔۔۔۔آپ نے سفیر سر کو تو اس سب کے" متعلق بتایا ہے نا!۔۔۔۔بعد میں کہیں غصہ ناہوں"۔۔۔۔کان میں لگے ائیر بڈ میں عثمان کی آواز ابھری جس پر عزیزہ کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہاری باس میں ہوں!۔۔۔۔ سفیر نہیں،اس سے ڈرنے کی بجائے تمہیں مجھ سے ڈرنا چاہیئے عثمان"۔۔۔۔ عزیزہ لہجے کو حد درجہ سنجیدہ بناتے ہوئے بولی۔

"میں آپ دونوں کے لئے کہہ رہا تھا!۔۔۔۔ خیر جیسے آپ کو مناسب لگے"۔۔۔۔ عثمان بھی دوسری جانب لاپرواہ سے انداز میں بولا۔

"اچھا!۔۔۔ باس آگئے ہیں۔۔۔ بیسٹ آف لک"۔۔۔۔ عثمان اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا جبکہ عزیزہ کی نظریں اب داخلی رستے پر مرکوز تھیں۔ جہاں سے ایک چالیس پینتالیس سالہ شخص داخل ہو رہا تھا۔ دور سے ہی وہ شخص عزیزہ کو پہچان گیا تھا جبھی

مسکراتا ہوا قریب آگیا اور سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ عزیزہ پر پہلی نظر پڑتے ہی اس کی نظروں میں ابھری ستائش خاصی واضح تھی۔

"میرا نام احمت ہے !۔۔۔ یہاں پر لوگ مجھے احمت بے کے نام سے بلاتے ہیں، تم مجھے احمت بھی کہہ سکتی ہو اکیلا"۔۔۔۔ خوش آواز میں وہ شخص بولا جبکہ عزیزہ کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ ابھری۔

"تو احمت بے آپ یہ تو جانتے ہی ہوں گے کہ میں پاکستان سے آپ سے ملنے کے لئے یہاں کیوں آئی ہوں"۔۔۔۔ عزیزہ بھی نرم آواز میں اپنی آنکھیں اس شخص پر گاڑتی ہوئی بولی جن میں ایک سرد سا تاثر تھا۔ مگر ہمیشہ کی طرح موت حسین ہوا کرتی ہے اسی طرح مرنے سے پہلے کی سنہری جھلک وہ شخص بھی دیکھ رہا تھا۔

"جی مجھے معلوم ہو گیا تھا عثمان سے !۔۔۔۔کافی تعریف کی ہے اس نے آپ کی، جبھی آپ کو میں اپنی سی-ای-او بنانا چاہتا ہوں"۔۔۔۔احمت اس کے سراپے پر بھر پور نظریں ڈالتا ہوا بولا جس پر اندر کہیں عزیزہ کو چڑھ ہوئی۔

(اب اتنا تیار ہو گی تو ایسے ندیدوں کی طرح ہی دیکھے گا یہ بڈھا)"۔۔۔۔عزیزہ" نے دل میں سوچتے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی۔

"خیر میرا ایک سوال تھا آپ سے !۔۔۔۔کہ یہاں ترکی میں اتنی قابل لڑکیاں موجود ہیں، پھر پاکستان سے مجھے ہی کیوں خصوصی بلوایا ہے آپ نے"۔۔۔۔عزیزہ چہرے پر نا سمجھی کے تاثرات لئے بولی۔

www.novelsclubb.com

آپ کا حسن ہے اس سب کی وجہ "۔۔۔۔مقابل کا ذو معنی جواب آیا جس پر عزیزہ" نے ایک ابرو اچکا کر نا سمجھی کا تاثر دیا۔

میرا مطلب ہے آپ کے کام کرنے کا حسن!۔۔۔۔اتنی چھوٹی سی عمر میں کوئی" کیسے اتنی بڑی بزنس ایمپایر چلا سکتا ہے"۔۔۔۔وہ شخص عزیزہ کے تاثرات پر تفصیل دیتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

چوبیس سال عمر کافی ہوتی ہے میرے نزدیک ایک بزنس ایمپائر کھڑی کرنے" کے لئے"۔۔۔۔عزیزہ نے بھی اسی انداز میں جواب لوٹایا۔

(اللہ پوچھے تمہیں سفیر! مجھے میری عمر سے آٹھ سال بڑا کریکٹر دینے پر)"۔۔۔۔۔ نظروں کا زاویہ اب راہداری میں نظر آتے سفیر کی جانب موڑتے ہوئے دل میں سوچا۔

جبکہ دوسری جانب عثمان کو ارد گرد خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی۔

"عزیزہ سفیر آگیا ہے!۔۔۔اب کیا ہوگا"۔۔۔۔۔ عثمان کی پریشان آواز ابھری۔

"اگر آپ میرے ساتھ ڈنر کی حامی بھر لیں تو میں سمجھوں گا کہ آپ نے میری پیش کش قبول کر لی"۔۔۔۔وہ شخص عزیزہ کو خاموش پا کر بولا۔

www.novelsclubb.com

یعنی آپ مجھے ڈیٹ افر کر رہے ہیں"۔۔۔۔عزیزہ بھی دلکش انداز میں مسکرا کر" بولی اور اس وقت سفیر کو یہ ہنسی زہر لگی۔وہ جو کسی کام سے یہاں آیا تھا عزیزہ کو یہاں دیکھ کر ٹھٹکا۔

آپ آئی بھی تو اسی لئے ہیں یہاں پر"۔۔۔احمت بھی دانتوں کی نمائش کرتا ہوا" بولا جبکہ اب اس کا ہاتھ سرک کر ٹیبل پر موجود عزیزہ کے ہاتھ سے ایک انچ کے فاصلے پر تھا اور بس یہیں تک سفیر کا ضبط تھا۔وہ سرعت سے آگے بڑھا اس سے پہلے احمت کا ہاتھ عزیزہ کے ہاتھ کو چھوتا سفیر نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ پیچھے کیا۔اس اچانک افتاد پر احمت بدک کر پیچھے ہٹا جبکہ سفیر نے عزیزہ کو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔

یہ سب کیا کرتی پھر رہی ہو تم یہاں"۔۔۔سفیر دانت کچکچا کر بولا۔"

احمق ہے!۔۔۔آپ کی پیش کش میں قبول کرتی ہوں"۔۔۔ابھی عزیزہ اتنا" ہی بولی تھی کہ سفیر نے اس کو اپنے ساتھ چلانا شروع کر دیا۔پارکنگ ایریا میں موجود اپنی کار کی جانب سفیر عزیزہ کو لے کر بڑھ گیا۔کار کا دروازہ کھول کر عزیزہ کو اندر دھکیلا جبکہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔کنپٹی کی رگیں تن چکی تھی جبکہ آنکھوں میں سرخ ڈورے تیرنے شروع ہو چکے تھے۔اس ردعمل کی ہی توقع تھی سو عزیزہ خاموش رہی۔

www.novelsclubb.com

یار یہاں سے کچھ کھانے کے لئے لو نا!۔۔۔مجھے بہت بھوک لگ رہی" ہے"۔۔۔عزیزہ لاپرواہ انداز میں بولی۔جبکہ سفیر نے گاڑی ایک جھٹکے سے روکی۔اور خود کار سے باہر نکل آیا اور گہری سانسیں لینی شروع کر دیں۔شام کا ملگجا سا اندھیرا چھایا ہوا تھا جبکہ سفیر بھی اسی اداس شام کا حصہ معلوم ہو رہا تھا۔عزیزہ

بھی اس کے پیچھے باہر نکل آئی۔ سامنے مرمرا کا سمندر اپنی آن سے ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ کچھ اسی حال میں سفیر کے دل میں بھی طلاطم مچا ہوا تھا۔

سفیر "۔۔۔۔ عزیزہ کی پکار پر سفیر نے آنکھیں موند لیں۔"

کیوں کیا تم نے ایسا" ۔۔۔۔ سفیر کی کربناک آواز ابھری۔"

میری محبت میں کیا کمی تھی؟ دولت میرے پاس کونسا کم تھی جو تم دیار غیر میں" میری پیٹھ پیچھے نقب لگا رہی تھی عزیزہ!" ۔۔۔۔ سفیر کربناک لہجے میں بولا جس پر عزیزہ کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا۔

www.novelsclubb.com

میں ایسا کچھ نہیں کر رہی تھی !۔۔۔ تم غلط سمجھ رہے ہو"۔۔۔ عزیزہ اٹکتی" ہوئی بولی۔ نجانے الفاظ کیوں ساتھ چھوڑ گئے تھے۔

تو پھر تمہاری اس تیاری کا اور کیا مطلب سمجھوں میں ؟۔۔ مجھ سے تو دور بھاگتی" ہو جبکہ غیروں کو"۔۔۔ اتنا کہہ کر سفیر کی آواز رندھ گئی۔ اس سے آگے ناوہ سوچنا چاہتا تھا نا کہنا چاہتا تھا۔ جبکہ اس کی اس بات پر عزیزہ نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

یہ سب صرف میرا کام تھا سفیر !۔۔۔ اس سے زیادہ کچھ بھی" نہیں"۔۔۔۔ عزیزہ اب کہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

قتلتني حياتي"۔۔۔۔اداس آواز عزیزہ کی سماعت سے ٹکرائی۔"

محبت کی تھی میں نے تم سے !۔۔۔۔۔اور اسی محبت نے آج میرا قتل کر" دیا"۔۔۔۔مر مرا کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر کے سامنے بدر دوزانوں ہو کر گر کر بولا جس پر عزیزہ نے اپنا رخ دوسری جانب موڑ لیا۔

تم مجھ سے کبھی محبت کرتے ہی نہیں تھے بدر"۔۔۔۔عزیزہ اب کے تنفر سے" بولی۔

اور یہاں استنبول میں محبت کا کھیل کھیلنے کے لئے نہیں آئے ہیں ہم "
دونوں !۔۔۔اس لئے اب اٹھو اور ہوٹل چلو"۔۔۔۔۔عزیزہ سنجیدہ لہجے میں
بولی۔مرمرا کی لہریں اس کے محبت کو کھیل کہنے پر حیران تھیں۔

صحیح کہہ رہی ہو تم !استنبول محبتوں کا امین صرف افسانوی کرداروں کے لئے "
ہے،میرے لئے نہیں"۔۔۔بدر ابھی بھی یونہی بیٹھے ہوئے بولا۔

تم نے میرا دل توڑا ہے !۔۔۔پر میں کبھی بھی تمہارا دل نہیں توڑوں گا، مگر آج "
اپنی حیثیت بھی تم پر واضح کر دوں گا"۔۔۔بدر اتنا کہتا سیدھا اٹھ کھڑا ہوا جس پر
عزیزہ نے اس کو حیرانی سے دیکھا۔ان آنکھوں میں اس قدر اجنبیت تھی کہ اس
نے بے ساختہ جھرجھری لی۔

www.novelsclubb.com

جانتی ہو اب تک تم کس کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی رہی ہو"۔۔۔بدر کے یوں سوال" کرنے پر عزیزہ نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا۔

تم میرے ہاتھوں کی کٹھ پتلی رہی ہو!۔۔۔۔دی ڈیمون کنگ بدر" سفیر!"۔۔۔۔بدر کا لہجہ اس وقت حد درجہ سنجیدگی سموئے ہوئے تھا جس پر عزیزہ شاک رہ گئی۔ گویا اپنے کانوں پر یقین نا آیا ہو۔اور اپنی اس قدر ہتک پر کان کی لوئیں سرخ ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں ایک کٹھ پتلی کی طرح کام کر رہی تھی !۔۔۔ نہیں مجھے کوئی بھی اپنی کٹھ پتلی نہیں بنا سکتا ہے"۔۔۔۔منہ ہی منہ میں عزیزہ بڑبڑائی جبکہ سفیر کے تنے نقوش اب ڈھلک چکے تھے۔

"ہاں تو کیسا لگا میرا یہ سرپرائز"۔۔۔۔بدر چہرے کو حد درجہ سنجیدہ بنائے بولا جس پر عزیزہ نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔عزیزہ کے یوں دیکھنے پر بدر کے دل کو کچھ ہوا پر اس وقت اس کو سبق سکھانا زیادہ ضروری تھا جبھی وہ مطمئن رہا۔

www.novelsclubb.com

"تم در حقیقت ایک گھٹیا انسان ہو !۔۔۔۔میں ایک منٹ کے لئے بھی اب تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی !۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے !۔۔۔۔سنا تم

نے !"۔۔۔۔ تقریبا چلانے والے انداز میں عزیزہ بولی جبکہ بدر پر سکون سا کھڑا رہا۔

اب کہ عزیزہ اپنا رخ موڑ چکی تھی اور بدر اس کو دور جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ جانے کس احساس کے تحت اس کے قدم وہیں زنجیر ہو گئے تھے !۔۔۔ آخر کیوں وہ اس کے پیچھے نا جا سکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اگلی صبح کا سورج اپنی آن سے طلوع ہو چکا تھا جبکہ ایجنسی میں موجود طلباء اپنی اپنی ٹریننگ میں مگن تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سفیان اپنے آفس میں موجود فائلز میں محو تھا جب فون کی گھنٹی کی آواز سنائی دی۔اپنے باپ کا نام دیکھ کر اس نے ٹھنڈی سانس خارج کی۔اور فون کان سے لگایا.

السلام علیکم !کیسے ہیں آپ بابا"۔۔۔پہل کرتے ہوئے سفیر بولا۔"

میں ٹھیک ہوں تم سناو!۔۔۔کیسے ہو تم دونوں"۔۔۔زیاد کی آواز کی گرمجوشی" سے سفیان کھٹکا۔

ہم دونوں بھی ٹھیک ہیں آپ کے بعد "۔۔۔سفیان طنزیہ لہجے میں بولا جس پر " دوسری جانب زیاد مسکرا دیا۔

آج کل جن لوگوں سے تم دوستیاں پال رہے ہو ان سے دور رہنے میں تمہاری " بھلائی ہے "۔۔۔زیاد کی بات پر سفیان مسکرا دیا۔

جب سے آپ نے ہمیں ہمارے حال پر چھوڑا ہے تب سے ایسے لوگوں کے " ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے میرا!۔۔۔آپ میری فکر چھوڑیں اور یہ اپنے فون کرنے کا مقصد بتائیں "۔۔۔سفیان نارمل انداز میں طنز کرتا ہوا بولا جس پر زیاد نے اپنا غصہ ضبط کیا۔

www.novelsclubb.com

میں نے تم لوگوں کو تمہارے حال پر نہیں چھوڑا!۔۔۔تم لوگ خود ہی اس وقت" نہیں مانے تھے"۔۔۔۔زیاد بے بس لہجے میں بولا۔

کہیں آپ کے فون کرنے کا مقصد آپ کے ڈوبتے بزنس کو بچانا تو" نہیں!"۔۔۔۔سفیان کہ اس طرح بولنے پر زیاد کو ایک دم حیرانی ہوئی۔چند لمحے تو وہ کچھ بول ہی نا سکا مگر پر خشک گلا تر کرتے ہوئے بولا۔

تم سے کس نے کہا کہ میرا بزنس ڈوب رہا ہے"۔۔۔۔زیاد کی آواز اب شک" بھری تھی۔

مجھے تو یہ بھی پتا ہے بابا کہ اس رات ان آدمیوں کو ہمارے گھر میں گھسنے کی راہ" دینے والے بھی آپ تھے !۔۔۔افسوس جو گڑھا دوسروں کی اولاد کے لئے کھودا تھا اس میں آپ کی اپنی اولاد گر گئی "۔۔۔۔سفیان تاسف کا اظہار کرتا ہوا بولا۔

جبکہ دوسری جانب زیاد ہکا بکا یہ سب سن رہا تھا۔جانے کب اس کی اولاد اتنی بڑی ہو گئی تھی کہ اس کی ہر حرکت کی بازپرس کرنا شروع کر دی تھی۔

یہ۔۔۔یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم !۔۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہے"۔۔۔۔زیاد" ہکلائے ہوئے انداز میں بولا۔

اچھا پھر شائد مجھے کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی"۔۔۔سفیان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ جبکہ دوسری جانب زیاد نے فون کاٹ کر سامنے پڑی میز پر پٹخا۔

پرسکون ہو جاو!۔۔میرے دوست، ہم تمہارے ڈوبتے کاروبار کو بچا لیں گے"۔۔۔شہروز رعونت سے ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر چڑھائے بولا۔

کاروبار کو تو میں دیکھ ہی لوں گا!۔۔۔مگر اس سے پہلے اس ناہنجار سے نبٹ لوں"۔۔۔زیاد بپھرے تیور لئے بولا جس پر شہروز مسکرا دیا۔

ویسے تم جس لڑکے کا ذکر کر رہے تھے !۔۔۔ہاں کوریگون وہ کہاں کا ہے اور "
تمہاری مدد یوں اچانک کرنے پر کیسے تیار ہو گیا"۔۔۔۔زیاداب کہ پر سوچ انداز
میں بولا۔

بس جب آپ کی راہیں اوپر والے کی طرف سے آسان ہونی لکھ دی ہوں "
نا!۔۔۔تو مدد خود بخود آجاتی ہے"۔۔۔۔شہروز تمکنت سے آنکھیں بند کرتا ہوا بولا
جبکہ زیاد کو کچھ تھا!۔۔۔جو کھٹک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک ایلیومینیٹ ہے !۔۔۔اور اسرائیل سے ایجنٹ کے طور پر یہاں بھیجا گیا"
ہے !۔۔۔اس سے زیادہ میں تمہیں اس کے متعلق کچھ نہیں بتا سکتا
ہوں"۔۔۔۔شہروز کے جواب پر زیاد نے سر جھٹکا کہ اس کا پتا تو وہ بعد میں لگا ہی
لے گا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جبکہ دوسری جانب سفیان ان کی ساری باتیں سن رہا تھا۔اپنے کام میں وہ اس قدر ماہر تھا کہ اس قلیل سے عرصے میں اس پورے گھر کو بگز سے بھر چکا تھا جبکہ شہروز کو اس نے اس سب کی بھنک بھی نا پڑنے دی تھی۔دوسری جانب اپنے باپ کی پاکستان موجودگی سے وہ حیران نہیں تھا لیکن خوش بھی نہیں تھا۔

---

www.novelsclubb.com

میٹرک کا آج آخری امتحان تھا جبھی تمام طلباء پر سکون مسکراہٹوں کے ساتھ کمرہ امتحان سے باہر نکل رہے تھے۔آپس میں چہ مگوئیاں کرتے، قہقہے لگاتے خارجی دروازے کی جانب بڑھ رہے تھے۔انہی میں ایک شائل بھی تھی جو پر سوچ انداز

میں اپنے دھیان ہی چلتی جارہی تھی جبھی اس کا کسی سے بری طرح تصادم ہوا جس پر وہ سر کو پکڑتی سیدھی ہوئی۔ جبکہ سامنے موجود شخص کو اس نے تنفر سے دیکھا اور جھک کر اپنی چیزیں اٹھائیں۔

"ایم سو سوری!۔۔۔یہ سب میری غلطی کی وجہ سے ہوا ہے"۔۔۔سفیان معافی مانگتا ہوا بولا۔

"مجھے حبس بے جا میں رکھنے کے باوجود معافی طلب نہیں کی آپ نے!۔۔۔۔یہ تو ایک بہت ہی چھوٹی سی بات تھی"۔۔۔شمائل تنفر لہجے میں بولی۔ جبکہ سفیر نے سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھا جو عمر میں اس سے کم از کم دس سال چھوٹی ہو گی!۔۔۔مگر طنز، طنز اس کے دادی اماؤں والے تھے۔

"میرا نہیں ۔۔۔! اس سب کی وضاحت میں آپ کے والدین کو دے چکا ہوں
خیال کے ایسی بات کو دوبارہ دہرانا عقل مندی ہو گی"۔۔۔سفیان اب کے تحمل
سے بولا۔سامنے عزیزہ کا پر تو ہی تو کھڑا تھا۔بس آنکھیں ہاں ان کا رنگ مختلف تھا۔

"ہٹیں میرے رستے سے مجھے دیر ہو رہی ہے"۔۔۔سفیر کے یوں ٹکٹکی باندھے
دیکھنے پر شائل کوفت سے بولی جبکہ وہ خجل سا ہوتا ایک سائیڈ کو ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"آئی ایم سوری"۔۔۔۔اس نے خود کو بس یہی الفاظ ادا کرتے سنا تھا اور وہیں پر
شائل کے قدم بھی تھمے تھے مگر پھر وہ راہداری سے تیز رفتار کئے گزر گئی اور سفیان
پرنسپل کے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔

کیا عجیب انسان ہے !۔۔۔۔سوری بھی بولتا ہے اور غلطی بھی نہیں مانتا"
ہے "۔۔۔شمائل منہ ہی منہ میں بڑبڑائی اور وین میں سوار ہو گئی۔

چند لمحوں کی مسافت کے بعد اس نے ارد گرد نظریں دوڑائی تو وین کو انجان رستے پر دیکھ کر ٹھٹکی۔جب کہ شیشے سے نظر آتے شخص کو دیکھ کر صحیح معنوں میں وہ پریشان ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

کون ہو تم اور مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو"۔۔۔شمائل سہمی ہوئی آواز میں بولی"
جبکہ دوسری جانب مکمل خاموشی تھی جیسے کوئی ساکن پتلا ہو۔

میں نے کہا گاڑی روکو"۔۔۔۔اب کہ شمائل دھاڑنے والے انداز میں بولی۔ایک" بار پھر سے وہی منظر اپنی زندگی میں دیکھتے ہوئے شمائل کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے مگر اب کی بار اگر وہ ہمت ہار جاتی تو نجانے بچتی بھی یا نہیں!

میں آخری مرتبہ کہہ رہی ہوں کہ گاڑی روکو!"۔۔۔۔اب کہ شمائل کی آواز" سرد تھی جس پر اک لمحے کو ڈرائیور نے سر اٹھا کر دیکھا مگر پھر ہنوز ڈرائیو میں مگن ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

پانچ سیکنڈ سے بھی کم عرصے میں شمائل نے اپنا دوپٹہ ڈرائیور کی گردن کے گرد لپیٹ دیا اور پوری قوت سے کھینچ دیا۔جس پر ڈرائیور نے اپنی گردن کو ہاتھوں کی مدد سے آزاد کروانا چاہا مگر بے سود۔اور گاڑی اپنا توازن کھوتی ہوئی اک جانب کو لڑھک کر زوردار جھٹکے سے اک درخت سے ٹکرا گئی۔ڈرائیور ادھ مواسا ہو گیا تھا

جبکہ یوں جھٹکا لگنے کے باعث شیشے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکے تھے۔ کچھ کانچ شمائل کو بھی چبھے تھے مگر اس سب کو نظرانداز کرتی جلدی سے گاڑی سے باہر نکلی اور سرپٹ بھاگنا شروع کر دیا۔

صبح کے دس بج رہے تھے اور سفیر کی نظروں کے سامنے کل والا منظر بار بار آ رہا تھا۔ کس طرح عزیزہ نے اس کے دل کو توڑا تھا اور جوابی کاروائی میں وہ حد سے گزر گیا تھا۔ عزیزہ کی ڈبڈبائی آنکھیں، جن میں شکوؤں کا انبار تھا ان کو یاد کر کے بے ساختہ شرمندہ ہوا۔

کیا تھا جو میں اس کو اتنے سخت الفاظ نا بولتا!۔۔۔۔ہے بھی تو وہ بہت حساس اور معصوم "۔۔۔۔بدر خود کلامی کرتا ہوا بولا۔جبکہ دروازے پر موجود عزیزہ اس کو یوں بولتے دیکھ کر ٹھٹکی۔

"میں معصوم نہیں ہوں بالکل بھی!۔۔۔۔ایک انسان کی قاتل ہوں!۔۔۔۔اور آگے بھی دو انسانوں کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں"۔۔۔۔عزیزہ سرد لہجے میں بولی تو بدر نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا۔چہرے پر شب بیداری کے اثرات بخوبی واضح تھے اور کرخت تاثرات واپس لوٹ آئے تھے۔سفیر نے بے ساختہ ٹھنڈی سانس خارج کی۔

"تم نے کسی کا قتل نہیں کیا!۔۔۔۔وہ اپنی موت کسی اور کے ہاتھوں مرا ہے"۔۔۔بدر بھی اتنے ہی آرام سے بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں نے خود اپنے ان ہاتھوں سے لی تھی اس کی جان"۔۔۔عزیزہ اپنے ہاتھوں" کو نظروں کے سامنے کرتے ہوئے بولی۔اسی لمحے نگاہوں میں خالی پن در آیا تھا۔

مگر مجھے تمہارے چہرے پر پہلے قتل کرنے کا افسوس نہیں نظر آتا!۔۔۔قاتل" شخص کبھی بھی اتنا مطمئن نہیں رہتا ہے"۔۔۔بدر پر سکون لہجے میں بولا جبکہ کچھ لمحے کو عزیزہ بھی سوچ میں پڑ گئی کہ بات تو سچ ہے۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ میرے اندر کے احساسات منجمد ہو چکے ہیں"۔۔۔عزیزہ کے یوں کہنے" پر بدر کو اپنا دل مٹھی میں جکڑتا ہوا محسوس ہوا۔شائد وہ اپنی محبت بھی انہی احساسات کی طرح منجمد کر چکا تھا۔

احساسات منجمد بھی ہوں!۔۔۔مگر یہ بات طے ہے کہ قتل کے بعد انسان پہلے" جیسا نہیں رہتا"۔۔۔۔۔بدر ابھی بھی بضد تھا۔

میں تمہاری سوچ پر دو حرف بھی بھیجنا پسند نہیں کرتی ہوں!۔۔۔اب فضول" باتوں میں میرا دماغ مت خراب کرو اور کام کرواپنا"۔۔۔۔۔عزیزہ کمرے میں داخل ہوئی۔

www.novelsclubb.com

ویسے ساری رات کہاں گزاری تم نے"۔۔۔۔بدر بے ساختہ ہی سوال کر بیٹھا" جس پر عزیزہ نے سر جھٹکا۔

احمت بے کے گھر میں"۔۔۔۔درشت لہجے میں کہتی اپنے کپڑے لے کر" واشروم میں گھس گئی جبکہ بدر اپنا ماتھا پیٹ کر رہ گیا۔کہ اس نے کیوں شہد کی مکھی کے چھتے میں پتھر مارا تھا!۔

ظہیر اس وقت شہروز سے ویڈیو کال پر بات کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جانتے ہونا ایک عدد لڑکی دی تھی تمہیں سنبھالنے کے لئے میں" نے"۔۔۔۔شہروز کی مکروہ آواز مکروہ تاثرات کے ساتھ ابھری جس پر ظہیر نے اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیری۔

ہاں میں جانتا ہوں!۔۔۔اس کی اچھی دیکھبال کی ہے میں نے"۔۔۔۔۔ ظہیر ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا۔

مگر تم نے اس کی پرورش میں غلطی کردی!۔۔۔اس کے گھر والوں کے خلاف" مہرہ بنانا تھا اسے، لیکن وہ تو تمہاری سنائی گئی کہانیوں پر اپنے باپ کو ہیرو مان کر اس کے نقشے قدم پر چلنا شروع ہو چکی ہے"۔۔۔۔ شہروز سرد لہجے میں بولا جس پر ظہیر نے بے ساختہ جھرجھری لی۔

میں نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا!۔۔۔۔مذہب واقدار کا نہیں۔۔۔۔۔ ظہیر" بھی دوبدو بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جانتا ہوں مگر اب وقت ہے کہ اس کو یہ سب سکھا دو"۔۔۔۔ شہروز تنبیہی لہجے میں بولا۔

میں ابھی بھی ایسا کچھ نہیں کرنے والا!۔۔۔۔"۔۔۔۔ ظہیر اٹل لہجے میں بولا۔"

وہ کیا ہے نا کہ تمہاری ایک عدد بڑی پیاری خوبصورت سی بیوی بھی" ہے"۔۔۔۔ شہروز اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا چونکہ وہ جانتا تھا کہ ظہیر کا اگلا ردعمل کیا ہو گا۔

اپنی حد میں رہو"۔۔۔۔ ظہیر غصے میں بولتا ہوا کال کاٹ چکا تھا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تواس سب کے پیچھے یہ سازش رچائی جارہی ہے "۔۔۔۔عمار حیرت میں ڈوبا خود" سے بولا۔ جبھی ظہیر کو پشت پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو اس نے رخ موڑ کر دیکھا مگر وہاں کوئی بھی موجود نا تھا۔اس چیز کو اپنا وہم گردانتا ہوا سر جھٹک گیا۔

جبکہ دوسری جانب عمار نے دیوار کے ساتھ لگ کر سکون کی سانس خارج کی۔

بچ گیا آج تو! "۔۔۔۔بڑبڑاہٹ واضح تھی جبھی وہاں سے گزرتی ہوئی آئزل" رک گئی اور اس کو دیکھنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

آپ اس وقت اسٹڈی کے باہر کیا کر رہے ہیں؟۔۔۔آج آفس نہیں تھا جانا" آپ کو"۔۔۔آئزل عمار کو گھر پر موجود پا کر حیران ہوئی تبھی پوچھ بیٹھی۔

نہیں آج مجھے چھٹی تھی آفس سے"۔۔عمار نے بھی سکون سے جواب دیا۔اب" وہ دونوں باقاعدہ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور آئزل کا سوال و جواب کا سلسلہ جاری ہو چکا تھا۔

رایان کافی عجلت میں دکھائی دیتا تھا جبھی بنا ناک کئے وہ کرنل سہیل کے آفس میں داخل ہو گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خیریت برخوردار!۔۔۔کافی گھبرائے ہوئے لگ رہے ہو"۔۔۔۔سہیل بھی"
اس کے یوں آنے پر حیران ہوتے استفسار کرنے لگے۔

بابا ہمیں جلد از جلد صالحہ کو وہاں سے نکالنا ہوگا!۔۔۔کیونکہ جس شخص نے"
اتنے عرصے میں اس کو پالا ہے وہ گرفتر کا مہرہ ہے"۔۔۔۔رایان کے انداز سے اس
کی پریشانی خاصی واضح تھی جبکہ کرنل سہیل نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

تم ایک منٹ سکون سے بیٹھ جاو!۔۔۔اور تسلی سے پوری بات"
بتاؤ"۔۔۔۔سہیل اس کو سامنے موجود کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

بابا جس شخص نے میجر شجاع کو شہید کیا تھا!۔۔۔وہی شمائل کو غائب کروانے میں شامل تھا"۔۔۔۔رایان نے بے بس لہجے میں وضاحت دی۔اور اگلی ساری کہانی سہیل کے گوش گزار کر دی جس پر ان کا پارہ چڑھ گیا۔

یہ شخص آخر کیوں ہم سب کی زندگیوں میں ناسور بن چکا ہے!۔۔۔اس کو تو میں اپنے ہاتھوں سے ختم کروں گا"۔۔۔سہیل ہاتھ کا مکا بنا کر ٹیبل پر مارتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

بابا اس شخص پر ہاتھ ڈالنا اتنا آسان نہیں ہے!۔۔۔اس کی ایک کمزوری کو ہم نے ختم کر دیا ہے اور دوسری کے پیچھے ایجنٹ کوریگون سر توڑ کوششوں میں لگا ہوا ہے!۔۔۔باقی آئزل کی حفاظت کو ہمیں یقینی بنانا ہو گا"۔۔۔۔رایان اب کہ کچھ پر سکون دکھائی دیتا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی کمزوری روپیہ پیسہ تو بالکل بھی نہیں ہے !۔۔۔۔کیونکہ اگر اس کا دیوالیہ "
بھی نکل جائے تو انڈر ورلڈ جس میں وہ گرفٹر کے نام سے جانا جاتا ہے بہت ساری
قوتیں اس کی پشت پناہی کر رہی ہیں"۔۔۔۔سہیل اب کے ٹھہرے ہوئے لہجے
میں بولا جس پر رایان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

میں جانتا ہوں کہ اس کی کمزوری کون ڈھونڈ سکتا ہے !"۔۔۔۔رایان پر سوچ "
انداز میں بولا۔جس پر سہیل نے سوالیہ انداز میں ابرو اچکائے۔

عزیزہ شجاع حیدر"۔۔۔۔رایان کی بات پر کرنل سہیل ششدر رہ گئے۔"

کیونکہ وہ ناصرف ایک بہترین ایجنٹ ہے ہماری !۔۔۔بلکہ وہ کمپیوٹرز کے ساتھ بھی بہت اچھی ہے"۔۔۔۔۔رایان اب تفصیل سے بولا۔

تمہارا مطلب ہے اب ہمیں گرفٹر کو کھنگالنا ہے مائیکروسکوپکلی !"۔۔۔۔۔سہیل" کے سوال پر رایان نے اثبات میں سر ہلایا۔

لگاتار بھاگنے کے باعث اب شمائل کی سانس پھول چکی تھی !۔۔۔جس پر چند لمحے کو رک کر اس نے تیز تیز سانس لی اور ایک بار پھر سے بھاگنا شروع کر دیا اور مین روڈ پر آگئی جہاں سے گاڑیاں گزر رہی تھیں۔ نجانے کونسی جگہ تھی اس جگہ وہ پہلے تو کبھی نہیں آئی تھی لاہور میں نجانے اب کس طرف کو جانا ہوگا ابھی وہ انہی سب

سوچوں میں گم تھی جبھی سفید رنگ کی چمچماتی کار اس کے پاس آ کر رکی اور اندر موجود شخص نے کار کا شیشہ نیچے کیا۔

محترمہ !۔۔۔ کیا میں آپ کی کچھ مدد کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ کار میں اندر بیٹھا ہوا" شخص سفیان تھا اور شائل کو اس روڈ پر دیکھ کر حیران ہو گیا تھا کہ وہ اس وقت یہاں کیا کر رہی ہے۔

جبکہ دوسری جانب سفیان کو دیکھ کر شائل کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

آپ کو لگتا ہے کہ کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ شائل نے ایک ابرو اچکا" کر پوچھا جبھی سفیان مسکرا دیا۔

جی بالکل! اگر آپ چاہیں تو"۔۔۔۔سفیان مسکراتا ہوا بولا اور ساتھ ہی کار کا" دروازہ کھول دیا جس پر شمائل اندر آکر بیٹھ گئی۔ جبکہ سفیان گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔

ویسے آپ اس وقت یہاں کیا کر رہی تھیں"۔۔۔سفیان خاموشی سے بیٹھی" شمائل کو مخاطب کرتے ہوئے بولا جبکہ شمائل کے چہرے پر ابھی بھی پریشانی کے تاثرات موجود تھے۔

www.novelsclubb.com

وین کا ڈرائیور بدل گیا تھا اور وہ اس انجان راستے پر مجھے لے آیا"۔۔۔۔یوں" شمائل نے سارا واقعہ سفیان کے گوش گزار کر دیا۔

"امپریسو!۔۔۔کافی بہادر لڑکی ہو تم۔ کوئی اور ہوتی تو بے ہوش ہو جاتی ڈر سے"۔۔۔۔سفیان داد دینے والے انداز میں بولا جبکہ شمائل نے سوچا کہ ایک لمحے کو وہ بھی واقع میں بے ہوش ہونے لگی تھی۔

"کیونکہ ایک بار کا تجربہ پاس تھا بے ہوش ہونے کا!"۔۔۔۔شمائل طنزیہ انداز میں بولی جبکہ سفیان نے گہری سانس خارج کی۔

"اچھا ویسے آپ کو اس کی شکل یاد ہے یا وین کا نمبر؟"۔۔۔۔سفیان اب پیشہ ورانہ انداز میں سوال کر رہا تھا جس پر شمائل نے نفی میں سر ہلا دیا۔

چلیں کوئی بات نہیں آپ کا گھر آگیا ہے !۔۔۔دھیان رکھیں اپنا"۔۔۔سفیان" اس کی طرف کا کار کا دروازہ کھول کر بولا جس پر شمائل سر ہلاتی نیچے اتر گئی جبکہ سفیان اس کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا تبھی شمائل واپس مڑی اور گاڑی کے شیشے کی جانب جھکی!

تھینک یو فار ہیلپنگ می"۔۔۔۔اتنا کہہ کر وہ مسکرا کر چل دی جبکہ سفیان بھی" مسکرا دیا اور کار اسٹارٹ کر دی۔

www.novelsclubb.com

ہیلو!۔۔۔میں نے ایڈریس بھیجا ہے اپنی ٹیم کو بھیجو اور وہاں موجود وین اور" ڈرائیور کی جانچ پڑتال کرو"۔۔۔۔ڈرائیونگ کرتے ہوئے فون پر ہدایات دیتا ہوا سفیان بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جبکہ چہرے پر گہری سوچ کے آثار واضح تھے۔

اس دن کے بعد سے عزیزہ اور بدر کے درمیان کوئی بھی قابل غور بات نہیں ہوئی تھی۔ دونوں اپنے اپنے ٹاسک انجام دے رہے تھے۔ آج ان لوگوں کو استنبول آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ یہ ایک جدید طرز کا فائیو سٹار ہوٹل ریفلز تھا جس میں وہ لوگ ٹھہرے ہوئے تھے۔ بالکونی کے باہر دیکھو تو شہر کی کئی مصروف عمارتیں نظر آتی تھیں جو رات کے وقت جگنوؤں کا سا ساماں پیش کرتی تھیں۔ عزیزہ اس وقت کھڑی کسی اور جہاں میں پہنچی ہوئی تھی جبکہ شہر کی رونقیں عروج پر تھیں۔ بدر اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے قریب آکر کھڑا ہو گیا اور اس کو یوں محو دیکھ کر کچھ لمحے کے لئے دیکھتا رہا۔ پھر نزدیک آکر اس کو اپنے حصار میں لے لیا جس پر عزیزہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔

ڈئیر مسز! یہاں پر کیوں کھڑی ہو وہ بھی اکیلے تم؟"۔۔۔۔۔دھیمی مگر خوش" آواز میں اس کے کان کے پاس سرگوشی کی جس پر عزیزہ کو اپنا آپ بے بس لگتا ہوا محسوس ہوا۔ نجانے کس احساس کے تحت اس نے بدر کو اپنے اتنا قریب کھڑے رہنے دیا تھا۔ جبکہ اس کے کہے گئے الفاظ بری طرح چبھے تھے عزیزہ کو مگر وہ جانتی تھی کہ غلطی اس کی بھی تھی لیکن کیا بدر کو یہ نہیں معلوم تھا محبت کی پہلی شرط بھروسہ ہوتی ہے۔

دل کر رہا تھا میرا اس لئے کھڑی ہوں"۔۔۔۔۔اپنی سوچ کو جھٹکتے ہوئے ہوا میں" اڑتے ائیر بیلونز کو دیکھتے ہوئے وہ بولی۔

اچھا پھر آگے کا کیا ارادہ ہے یہاں سے واپسی پر"۔۔۔وہی سرگوشیانہ انداز" اپنائے ہوئے بدر بولا۔

اب تک جہاں قسمت لے کر گئی ہے وہاں ہی گئی ہوں آگے بھی جہاں قسمت کو" منظور ہو گا چلی جاوں گی"۔۔۔کسی بھی قسم کے جزبات سے عاری لہجے میں عزیزہ بولی۔

www.novelsclubb.com

مجھے معاف کر دو اس دن کے لئے"۔۔۔بدر نادم انداز میں بولا۔"

معاف ان کو کیا جاتا ہے جن سے کوئی تعلق ہو!۔۔۔تمہارے ساتھ بس ایک " دکھاوا ہے اور کچھ نہیں۔اس لئے معافی مت مانگو"۔۔۔۔عزیزہ سنجیدگی سے بولی۔اور بدر کی یہ فسوں خیزی کچھ ہی دیر کی تھی۔

اور اگر قسمت نے تمہیں میرے ساتھ رہنے کو چن لیا تو کیا کرو گی"۔۔۔۔اب" کی بار عزیزہ کے کندھے پر سر ٹکاتا بدر آنکھیں موند کر بولا۔

تو میں تمہاری جان اپنے ہاتھوں سے لے لوں گی دی ڈیمون" کنگ"۔۔۔۔نہائیت دھیمے انداز میں بول کر وہ ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی اس کی آنکھوں میں بلا کی سرد مہری چھائی ہوئی تھی جس پر بدر حیران رہ گیا مگر اگلے ہی پل وہ بھی اپنے خول میں سمٹ آیا۔

ہم دونوں کے خیالات کتنے ملتے جلتے ہیں ناپیاری"۔۔۔۔۔اس کے چہرے پر" جھولتی لٹ کو وہ کان کے پیچھے اڑستا آنکھوں میں بلا کی سرد مہری لے کر بولا۔

عزیزہ اب اپنے کمرے میں واپس آچکی تھی اور بے چین نظر آرہی تھی۔اپنے آس پاس بدر کی مہک کو محسوس کررہی تھی۔کوئی عام لڑکی ہوتی تو اس وقت وہ خود پر ۔محبت کا راز آشکار ہونے پر سنہری زندگی کے خواب دیکھتی مگر وہ عزیزہ شجاع حیدر تھی۔ایک عظیم مقصد کے تحت اس دنیا کے سرد و گرم سے لڑرہی تھی ایسے میں محبت جیسے کمزور جذبے میں پڑ کر خود کو کمزور نہیں کرنا چاہتی تھی۔ہاں اس کے نزدیک محبت دنیا کا خوبصورت مگر سب سے کمزور جذبہ تھی۔

"ہیلو عثمان کچھ پتا چلا شمائل کے بارے میں"۔۔۔۔فون کان سے لگائے وہ فائلز کھنگالتی ہوئی بولی۔

"میں نے پتا کیا ہے اور ابھی مزید انہی کوششوں میں لگا ہوا ہوں مگر کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا ہے! بس اتنا پتا چل سکا ہے کہ وہ لندن میں گرین وچ یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہے"۔۔۔۔کافی بیٹ کرتے ہوئے عثمان مصروف سے انداز میں بولا۔

"تمہارے پاس بہت کم وقت وہاں رہ گیا ہے جلد از جلد کرو جو کرنا ہے تم نے"۔۔۔۔اپنی مطلوبہ فائل ملنے پر عزیزہ اس کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتی ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

میں جانتا ہوں مگر کل ہی مجھے مزید چھ مہینے رکنے کی تاکید کی گئی ہے کیونکہ مزید" ایک اور جاسوس ہے جس کو تیار کیا جا رہا ہے پاکستان بھیجنے کے لئے کیپٹن رحمان کی جان لینے کے لئے "۔۔۔۔ عثمان آہستہ آواز میں بول رہا تھا جس پر عزیزہ حیران ہوئی مگر پھر بات کو سمجھ گئی۔

اچھا چلو مجھے صبح ایک ٹارگٹ کو پکڑنا ہے تم اپنا کام اچھے سے کرنا"۔۔۔۔۔اب کی" بار فون بند کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔اور سائیڈ ٹیبل پر لگا بگ ایکٹیویٹ کر دیا۔وہ جانتی تھی یہ ڈیوائس بدر نے یہاں لگایا ہے مگر وہ اس کی سوچ سے چار قدم ہمیشہ آگے چلتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب اس کا رخ واشروم کی جانب تھا۔ منہ ہاتھ دھو کر وہ باہر نکلی تو ابھی بھی اس کے چہرے پر پانی کے چھوٹے چھوٹے قطرے گر رہے تھے۔ جبکہ بدر کو بیڈ پر دراز دیکھ کر اس کا پارہ چڑھ گیا۔ تولیہ غصے سے صوفے پر پھینکا اور اس کے سرہانے آدھمکی۔

"یہ میرا کمرہ ہے تم یہاں پر کیا کر رہے ہو"۔۔۔۔ غصہ ضبط کرتے ہوئے عزیزہ بولی۔

"شائد آپ بھول رہی ہیں کہ یہ ہم دونوں کا کمرہ ہے اتنے مہنگے ہوٹل میں میں دو الگ الگ کمرے نہیں افورڈ کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ مزے سے بیڈ پر ٹانگیں پھیلاتا ہوا بدر بولا۔

ہاں ویسے بھی مجھے شوق بھی نہیں ہے تمہاری حرام کی کمائی کے کمرے میں رہنے "

کا سڑو تم ہی ادھر میں ہی چلی جاتی ہوں"۔۔۔۔عزیزہ اس کو اپنی طرف سے زچ

کرتے ہوئے بولی اور اپنا کوٹ اٹھاتی باہر کی جانب بڑھ گئی جبکہ پیچھے سے بدر ہنسنے

لگ گیا۔

اپنے کمرے سے سیدھا وہ بار کی جانب بڑھ گئی جہاں بہت سے نوجوان لڑکے

لڑکیاں رات کے اس پہر بھی موجود تھے۔

www.novelsclubb.com

ایک پینا کولاڈا دے دیجئے"۔۔۔۔اتنا کہہ کر وہ سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی اور "

ہاتھ میں پکڑے آئی پیڈ پر کچھ کھنگالنے لگی۔

جبکہ اس کی زیرک نگاہوں نے بارٹینڈنٹ کو اس میں کوئی سفید سفوف ملاتے دیکھ لیا تھا جس پر اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

میم آپ کا آرڈر"۔۔۔ویٹر اس کے قریب ہاتھ میں ٹرے پکڑے کھڑا تھا جبکہ" عزیزہ نے گلاس کچھ حساب سے پکڑا کہ وہ سارا کا سارا الٹ گیا جبکہ اوٹ میں چھپا شخص اپنی ساری محنت رائیگاں جاتی دیکھ کر وہاں سے چلا گیا۔

ایم سو سوری میم"۔۔۔ویٹر بوکھلائے ہوئے انداز میں بولا تو عزیزہ نے اس پر" ایک سرد نگاہ ڈالی جس پر ویٹر مزید گھبرا گیا۔

www.novelsclubb.com

اٹس اوکے "۔۔۔۔اتنا کہہ کر وہ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے میں " واپس آگئی اور واشروم میں چلی گئی۔ چینج کر کے جب وہ واشروم سے باہر آئی تو بدر کو سوتا ہوا دیکھ کر بنا آہٹ پیدا کئے دوسری جانب آکر لیٹ گئی۔اگلی صبح اپنے اندر کون سے راز سموئے طلوع ہونی تھی فی الوقت وہ دونوں اس سب سے بے خبر اک لمبے عرصے کی تھکن اتار رہے تھے کیونکہ اس کے بعد مسافت لمبی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

سر وہاں موجود بندہ گرفٹر کا بھیجا ہوا تھا اور سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس کو شائل کا" کیسے معلوم ہوا"۔۔۔۔سفیان اور کرنل سہیل دونوں اس وقت آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اور عثمان آج کے واقعے کی مکمل تفصیلات دے رہا تھا۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے !۔۔۔میں نے ان لوگوں کو سختی سے تاکید کی تھی کہ کسی کو"
اس بات کی بھنک بھی نا پڑے"۔۔۔۔۔ سہیل تذبذب کا شکار دکھائی دیتا تھا۔

کیونکہ ہم نے اس کے بھائی کو مارا ہے !۔۔۔اب وہ ہم میں سے کسی ایک کو مار کر"
ہی سکون لے گا"۔۔۔۔رایان کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا جس پر سفیان
اور سہیل دونوں نے اس کو حیرانی سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

مگر وہ کیسے جانتا ہے کہ شمائل زندہ ہے؟"۔۔۔۔۔سفیان حیرت زدہ لہجے میں"
بولا۔

اس بات کا جواب تو تم دو گے کیپٹن سفیان!"۔۔۔۔رایان کاٹ دار لہجے میں" بولا۔

اچھا تو اب اس سب کا سہرا ابھی میرے سر بندھے گا؟"۔۔۔۔سفیان ایک ابرو" اچکاتا ہوا تیکھے انداز میں بولا۔

آپ دونوں اس وقت بھول رہے ہیں کہ آپ اپنے سینئیر کے سامنے موجود" ہیں"۔۔۔سہیل بات بگڑتی دیکھ کر بولا تو رایان اور سفیان دونوں خاموش ہو گئے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور تم رایان !۔۔۔سفیان پر بلا وجہ الزام نہیں عائد کر سکتے۔۔۔اس نے کم عمری" کے باوجود وہ ٹاسک انجام دیے ہیں جن کو سینئیرز انجام دینے سے ناکام رہے ہیں۔۔مجھے سفیان کی ایمانداری پر کوئی شک نہیں ہے۔۔۔امید ہے تمہیں بھی نہیں ہوگا"۔۔۔۔سہیل تنبیہی انداز میں بولا جس پر رایان مٹھیاں بھینچ گیا۔

سر مجھے گرفنڑ سے ملنے کے لئے جانا ہے !۔۔۔۔اب میں چلتا" ہوں"۔۔۔۔سفیان ایک ہاتھ ماتھے تک لے جاتا سلیوٹ کرتا ہوا باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

بابا میرا وہ مطلب نہیں تھا جیسا آپ سمجھ رہے ہیں"۔۔۔۔رایان اب کے" سر جھکائے کھڑا بولا۔

"تمہارا جو بھی مطلب ہو تم جانتے ہو نا وہ اپنے باپ کے خلاف جا کر یہ کام کر رہا ہے"۔۔۔۔ سہیل سوالیہ انداز میں بولا جس پر رایان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا باپ بلیک ورلڈ میں اپنا نام کما چکا ہے۔وہ چاہتا تو آسانی سے یہ سب کر لیتا لیکن نہیں اس نے باپ کو چھوڑ کر ملک کو چنا۔اپنے آپ کو چنا۔آئندہ ایسی کوئی بھی بات مت کرنا جس سے اس کو دکھ پہنچے"۔۔۔۔ سہیل اب نصیحت والے انداز میں بولا۔

بالوں کو ہاف کیچر میں باندھے چہرے پر نیوڈ میک اپ کئے وہ جاذب نظر لگ رہی تھی۔ جبکہ بدر اس کی تیاری کو دیکھ کر ٹھٹکا تھا مگر پھر بنا کچھ کہے لیپ ٹاپ میں مگن ہو گیا۔

شام سات بجے سے پہلے واپس آجانا!"۔۔۔بدر سر جھکائے اسکرین کو دیکھتے" ہوئے بولا۔

میں نے تم سے ہدایات نہیں مانگی اس مشن پر تم میرے باس نہیں" ہو"۔۔۔۔عزیزہ بھی دوبدو درشتی سے بولی تو بدر سر جھٹک کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ عزیزہ اپنی ہیلز کی ٹک ٹک کے ساتھ کمرے سے باہر چلی گئی۔اس کے جاتے ہی بدر نے فون کال ملائی اور دوسری جانب سے فون اٹھائے جانے کا انتظار کرنے لگا۔ تیسری بیل پر فون اٹھالیا گیا تھا۔

"سلطان وہ ابھی ابھی نکلی ہے اس کا پیچھا کر وہ بھی اس طریقے سے کہ اس کو شک ناہو"۔۔۔۔بدر ہدایات دیتا ہوا فون رکھ گیا اور دوبارہ سے فائل ڈی کریپٹ کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ دوسری جانب بیگ کو کندھے پہ جھلاتی عزیزہ بے نیاز سے انداز میں چلتی جا رہی تھی۔بظاہر دکھنے میں شوخ و چنچل انداز تھا مگر غور کرنے پر وہ اطراف میں موجود رستوں کا تعین کر رہی تھی۔ جبکہ دو عقابی نگاہیں اس کے تعاقب میں تھیں۔ کسی احساس کے تحت عزیزہ نے پلٹ کر دیوار کی جانب دیکھا مگر وہاں کوئی نا

تھا۔ مگر وہاں موجود ر گڑ کے سیاہ نشانات کو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری جس کو وہ کمال مہارت سے چھپاتی واپس مڑ گئی۔ اب کہ اس کا مقصد اس شخص کو چکما دینا تھا اور اس سب میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہو چکی تھی کیونکہ اب اس کا کوئی بھی تعاقب نہیں کر رہا تھا۔ اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ کر عزیزہ پر سکون انداز میں اس بلند و بالا عمارت کو تکنے لگی جو شیشوں سے مزین تھی۔

اسکل اینڈ بونز"۔۔۔۔ عزیزہ زیر لب بولی اور اندر کی جانب بڑھ گئی۔"

www.novelsclubb.com

امید ہے یہاں پر وہ ہنگامہ نہیں کرے گا"۔۔۔ عزیزہ دل ہی دل میں سوچتی ہوئی" چل رہی تھی۔ اندر کافی گہما گہمی تھی۔ لوگوں کی ایک کثیر تعداد اس جگہ پر موجود تھی جو اپنی اپنی فیمیلیز کے ساتھ یہاں آئے ہوئے تھے۔ عزیزہ ان سب کو اک نگاہ حسرت سے تک رہی تھی جہاں پر یہ سب لوگ مکمل خاندانوں کی صورت میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

موجود تھے جبکہ وہ خود ابھی تک لاپتہ تھی۔سر جھٹکتی وہ آگے کو چل پڑی۔اب کی اس کا رخ ہوٹل کے مینیجر کے روم کی جانب تھا۔یہ جگہ قدرے سنسان تھی اور اکا دکا لوگ ہی یہاں نظر آرہے تھے۔آفس کے باہر لگا نام پڑھ کر عزیزہ اندر کی جانب کو بڑھ گئی تو سامنے موجود شخص نے کاغذوں سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

ویلکم نہیں کرو گے کیا تم مجھے بٹلر"۔۔۔۔عزیزہ کے اس طرح پکارنے پر سامنے" موجود شخص نے اس کو آنکھیں دکھائی جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ اس کا رازیوں کھلے عام افشاں نا کرے۔جبکہ عزیزہ مسکراتی ہوئی بیگ اس کے ٹیبل پر رکھ گئی تھی۔

چٹانوں کی سی سختی خود میں سموئے ہوئے وہ اک معمہ تھی عثمان احمد شاہ کے لئے۔اک ان دیکھے،بنا محسوس کیے جذبے میں اس کے ساتھ وہ منسلک تھا مگر خود بھی اس بات سے بے خبر تھا وہ۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم نے مجھے شمائل کے متعلق پتا لگانے کو کہا تھا۔ میں پچھلے دو سالوں سے ایک مشن کے تحت لندن میں مقیم رہا ہوں مگر مجھے اس کی کوئی بھی خیر خبر نہیں ملی ہے۔ مجھے نہیں لگتا وہ وہاں پر ہے۔ ہمیں ڈسٹریکٹ کیا جا رہا ہے۔"۔۔۔۔ عثمان سنجیدگی سے بولا تو عزیزہ اداسی سے بس سر ہلا گئی۔

سہی کہتے ہیں کہ انتظار کرنا بہت کٹھن مرحلہ ہے"۔۔۔۔ عزیزہ کے لہجے کی" اداسی پر عثمان کا اپنا دل کٹنے لگا تھا۔ اس لڑکی کو وہ سولہ سال کی عمر سے دیکھ رہا تھا جو ان کے پاس آنے والی تمام تر لڑکیوں سے مختلف تھی اور انوکھی بھی۔ کبھی روئی سے بھی زیادہ نرم تو کبھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اچھا تم کوشش جاری رکھو ہو سکتا ہے کوئی کلیو مل جائے! کیونکہ مجھے جس شخص "
نے اس کا پتا دیا تھا وہ سو فیصد درست تھا۔ مگر وہ شخص اس سب کے بعد سے اب
تک غائب ہے۔ لگتا ہے اس کو مخبری کرنے کی بھیانک سزا دی گئی
ہے "۔۔۔۔۔ عزیزہ افسوس کرنے والے انداز میں بولی۔

اچھا ویسے تمہارا باس کدھر ہے مجھے اس سے ملنا ہے "۔۔۔۔۔اب کے لہجے کو "
پہلے جیسا مضبوط بناتے ہوئے وہ بولی تو عثمان مسکرا دیا۔ان دونوں کے درمیان
گزشتہ ہوئے واقعے کی کوئی رمق نا دکھائی دیتی تھی۔

وہ ساتھ والے روم میں ہے اور ہاں ذرا ہاتھ ہولا رکھنا اس پر پہلے ہی دل کا مریض "
ہے بیچارا "۔۔۔۔ عثمان اپنی کہی بات پر خود ہی مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

فکر مت کرو ایسے ہی نہیں سب لوگ مجھے بد قسمتی کا فرشتہ کہتے ہیں۔ میں ہر" ٹاکسک پرسن کے لئے مس فارچون اینجل ہوں"۔۔۔۔۔۔ عزیزہ اتنا کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئے اور باہر کی جانب بڑھ گئی جبکہ عثمان نے اس کی پشت پر لہراتے سیاہ بالوں کو دیکھا تو اس کے چہرے پر بھی اک سیاہ سائیہ لہرایا۔ کسی چیز کی لاحاصل تمنا کا سائیہ!

اب اس بد قسمتی کے فرشتے کا رخ اپنے اگلے شکار کی طرف تھا۔ وہ بد قسمتی کا فرشتہ صرف ان لوگوں کے لئے تھی جن کے اعمال بد قسمتوں والے تھے وگرنہ وہ اپنی نظروں میں ایک معصوم پروانہ تھی جس کو شمع کی تلاش تھی۔

چرچرانے کی آواز کے ساتھ ہی آفس کا دروازہ کھلا اور وہ اک ادا سے اپنے بالوں کو لہراتی آفس میں داخل ہوگئی۔

"سر آپ سے کچھ ضروری معملات ڈسکس کرنے تھے"۔۔۔۔۔ہاتھ میں بندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے وہ عجلت سے بولی جیسے کہیں جانے کی جلدی ہو۔جب کہ سامنے موجود شخص کی آنکھوں میں اس کے حسین سراپے کو دیکھ کر چمک ابھری۔

آپ آرام سے بیٹھ کر بھی بات کرسکتی ہیں"۔۔۔احمت بے اپنائیت سے بولا۔"

میں ذرا جلدی میں ہوں"۔۔۔۔عزیزہ اک ادا سے بولی جبکہ احمت اس لڑکی کی" دلیری پر حیران تھا کہ اس کے شوہر کے پکڑ لینے کے باوجود اس کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا اس سب سے۔

آپ شام میں مجھ سے رابطہ کر لیجئیے گا یہ میرا کارڈ رکھ لیں"۔۔۔۔احمت بے اپنا" کارڈ اس کی جانب بڑھاتا ہوا بولا تو عزیزہ نے فوری کارڈ لیا اور کمرے سے واک آؤٹ کر گئی۔اور تیز تیز قدم اٹھاتی راہداری عبور کرنے لگی۔سنسان راہدارہ اس کی ہیل کی آواز سے گونج رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس وقت اس گھرانے کے تینوافراد اکٹھے بیٹھ کر رات کا کھانا کھارہے تھے۔ شمائل بے دھیانی میں پلیٹ میں چمچ چلارہی تھی جس کو ان دونوں نے نوٹ کیا۔

شمائل بیٹا کھانا دھیان سے کھاو"۔۔۔۔یہ زاہد تھے جواب بولے تھے۔"

جی بابا کھارہی ہوں کھانا"۔۔۔۔شمائل نے دھیرے سے چمچ منہ میں رکھا۔"

آج آپ کا لاسٹ پیپر تھا نا کیسا ہوا؟۔۔۔"۔۔۔زاہد نے دوسرا سوال کیا تو شمائل" کی نظروں کے سامنے آج والا سارا منظر اس کی آنکھوں سے سامنے گھوم گیا۔

اچھا ہوا تھا بابا"۔۔۔۔شمائل نے مختصر سا جواب دیا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھے بھوک نہیں ہے !۔۔آپ لوگ کھانا کھائیں "۔۔۔۔شمائل اتنا کہتی اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے میں آگئی جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگ گئے کہ آخر اس کو کیا ہوا ؟۔

ماما بابا !۔۔۔۔آپی ۔۔۔آپ کی بہت یاد آتی ہے مجھے "۔۔۔۔شمائل تکیہ کے گرد ہاتھ لپیٹے ہوئے لیٹی تھی۔

www.novelsclubb.com

بابا آپ کے ساتھ جس نے وہ سب کیا اس کو کبھی سکون نا ملے "۔۔۔۔ساتھ ساتھ اشک آنکھوں سے رواں تھے۔

اور عزیزہ!۔۔۔وہ پتا نہیں کہاں ہو گی۔۔۔کس حال میں ہو گی"۔۔۔۔شمائل لگاتار بہتے آنسوؤں کے درمیان خود کلامی کر رہی تھی۔جبکہ دوسری جانب عزیزہ احمت بے کہ گھر موجود تھی۔اس بات سے انجان کے اس کے تعاقب میں کون ہے!۔

وسیع و عریض رقبے پر مشتمل یہ بنگلہ کسی محل سے کم نا تھا۔جس کے اطراف میں باغ نما سجاوٹ کی گئی تھی۔گھر کے داخلی دروازے پر احمت بے کے نام کی تختی موجود تھی۔عزیزہ بھی اول روز کی طرح نک سک سی تیار تھی جبھی اپنی گاڑی احمت پیلس کے باہر روکی۔گارڈ نے اس کو دیکھتے ہی گیٹ کھول دیا تھا اور اندر آنے کی اجازت دی تھی۔گردن اونچی کئے اپنے سیاہ بالوں کو پشت پر بکھیرے بے نیاز انداز میں ناک کی سیدھ میں چلتی جا رہی تھی۔

آپ احمت بے کی مہمان عزیزہ ہیں نا"۔۔۔۔۔ملازمہ اس کو دیکھ کر مودب" انداز میں پوچھنے لگی۔

جی ان کی مہمان ہوں میں"۔۔۔ بارعب انداز میں عزیزہ بولی۔"

لائیے اپنا کوٹ مجھے دے دیجئے"۔۔۔ملازمہ نے مودب انداز میں کہا جس پر" عزیزہ نے بنا کوئی سوال کئے اس کو کوٹ تھما دیا۔ملازمہ اس کو لاؤنج میں بٹھا کر انتظار کرنے کا کہہ کر غائب ہو گئی۔ جبکہ عزیزہ زیرک نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لے رہی تھی۔ پھر اچانک ہاتھ میں پکڑا پرس کچھ اس طریقے سے گرایا کہ یوں محسوس ہو جیسے بے دھیانی میں گرا ہے۔ پھر اٹھ کر سیدھی ہو گئی۔ اتنی دیر میں احمت بھی آ چکا تھا اور مسکراتا ہوا سامنے والے صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔

مشکل تو نہیں ہوئی آپ کو یہاں تک پہنچنے میں محترمہ"۔۔۔ہشاش بشاش لہجے" میں احمت نے سوال کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھے کیا مشکل ہو گی یہاں پہنچنے میں ! سونے کی کان جب خود بلائے تو ہر رکاوٹ "
دور ہو جاتی ہے"۔۔۔۔اک ادا سے جواب موصول ہوا۔عزیزہ اس کے لفظ
'مشکل' بولنے کو بخوبی سمجھ گئی تھی کہ اس کا اشارہ کس جانب ہے۔

وہ میں دراصل آپ کے شوہر کی وجہ سے پوچھ رہا تھا۔۔اس دن بھی کافی ہنگامہ "
کیا تھا انہوں نے"۔۔۔۔احمت جوتے کی نوک کو مسلسل زمین پر رگڑ رہا تھا۔

جی بس اب کیا کروں !۔۔۔۔اس کے ساتھ شادی مجبوری میں کی گئی شادی "
ہے"۔۔۔۔عزیزہ اداس لہجے میں بولی۔

کیا مطلب میں سمجھا نہیں"۔۔۔۔ناسمجھی سے ابرو اچکا کر سوال کیا۔"

میرا اور اس کا رشتہ میرے امی ابو نے طے کیا تھا"۔۔۔عزیزہ سر جھکاتی ہوئی "
بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سلطان تم کیسے چوک گئے اس کا پیچھا کرتے ہوئے---دوسری جانب سفیر آگ (بگولا ہو رہا تھا)

"اور میں اکلوتی اولاد تھی ان کی۔۔۔اور ان کی ڈیتھ ایک حادثے میں ہوئی تھی"

عزیزہ اگر اب کی بار تم احمت بے کی طرف گئی ہوئی تو میں بھول جاؤں گا تمہارا اور (اپنا رشتہ۔۔۔ سفیر بے بسی سے یہ سب سوچتے ہوئے سفیان کو کال ملانے لگا

اور رشتے داروں میں سے کوئی مجھے اپنے ساتھ رکھنے کو تیار نہیں تھا جبھی مجبوری" میں مجھے اس سے شادی کرنی پڑی۔۔وہی اداس لہجہ پھر سے گونجا۔

سفیان تم نے عزیزہ کو یہاں جس کام کے تحت بھیجا تھا وہ اس سے ہٹ کر امیر کبیر) آدمیوں کے پیچھے جانے لگ گئی ہے۔۔۔بدر کال ملتے ہی جارحانہ انداز میں دھاڑا۔

بکواس بند کرواپنی۔۔۔اگراس کو دولت ہی چاہیئے ہوتی ناوہ شو بزانڈسٹری جوائن کرلیتی جہاں سے اس کو آئے دن آفرز آتی رہتی ہیں۔۔۔سفیان برہمی سے

(بولا۔

میرے پاس واحد سہارہ وہی تھا۔۔۔میں تب صرف سولہ سال کی"

" تھی۔۔۔جتنی بھی پڑھائی کی وہ شادی کے بعد کی ہے

آئندہ اگر تم نے اس کے کردار پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی)

(نہیں ہوگا بدر سفیر۔۔۔سفیان دھمکی آمیز لہجے میں بولا

اور پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا رویہ بدتر ہوتا گیا میرے"

ساتھ "۔۔۔اب کی بار آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر عزیزہ کی گود میں رکھی ہتھیلی پر جا گرا۔

تمہیں اس کی عزت کا محافظ بنایا تھا اور تم خود اس کی عزت کی دھجیاں اڑا رہے ہو)

(بدر۔۔۔سفیان تاسف بھرے انداز میں بولا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور اس کا موجودہ رویہ آپ کے سامنے ہے وہ کس قدر مجھ پر ظلم کرتا"

ہے۔۔۔ بھری محفل میں بھی مجھے بے عزت کردیتا ہے"۔۔۔ عزیزہ معصومیت

سے بولی۔

میں نے کچھ غلط نہیں کہا ہے سفیان احمد۔۔۔۔ جو دیکھا ہے وہی کہا ہے۔۔۔ یہ)

سب تم عزیزہ سے بھی پوچھ سکتے ہو۔۔۔۔ بدر ابھی بھی اسی انداز میں بولا۔

عزیزہ سے محبت کرتے ہو ناتم۔۔۔ اور محبت کی پہلی شرط بھروسہ ہوتا"

ہے۔۔۔ یقین محکم ہوتا ہے کہ آپ کا محبوب آپ کا ہی رہے گا کسی اور کو دیکھنا بھی

گوارہ نہیں کرے گا۔ اور یہ سب آپ کی محبت کی شدت پر منحصر ہے کہ آپ اس کو

اعتماد دے کر نکھارتے ہیں یا شک کی چادر چڑھا کر دفن کردیتے

ہیں"۔۔۔۔ سفیان نے اتنا کہہ کر کال کٹ کردی جبکہ سفیر نے موبائل بیڈ پر

(اچھال دیا اور زمین پر بیٹھ گیا۔

مگر آپ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر یہاں آئیں ہیں!۔۔۔اس پر ان کو برا تو لگے گا ہی"۔۔۔۔۔احمت عزیزہ کی تمام تر کہانی سن کر بولا۔

میں نے کہا نا یہ مجبوری میں کیا گیا فیصلہ تھا اس کی کوئی ٹھوس بنیاد نہیں ہے۔۔۔۔پھر اجازت کیسی"۔۔۔خود کو کمپوز کرتی ہوئی عزیزہ بولی۔

میں اب چلتی ہوں!۔۔۔کافی وقت ہو گیا ہے"۔۔۔۔عزیزہ گھڑی دیکھتی ہوئی" بولی۔

ارے ایسے کیسے۔۔آپ نے تو ابھی کھانا بھی نہیں کھایا۔۔۔میں اپنے مہمانوں کو" ایسے نہیں بھیجتا ہوں"۔۔۔احمت اس کے یوں یکدم جانے کی بات پر بولا۔

پھر کبھی سہی!۔۔۔ابھی مجھے واقع میں ایک دوست سے ملنا ہے"۔۔۔۔عزیزہ" نرمی سے ٹال گئی جبکہ ملازمہ اتنی دیر میں اس کا کوٹ لے آئی تھی۔

چلیں یہ تحفہ میری جانب سے قبول کر لیں"۔۔۔۔دوسری ملازمہ ہاتھ میں" گلدستہ لئے کھڑی تھی احمت کے اشارے پر اس کو بھی عزیزہ کو تھما دیا جس کو مسکرا کر تھام لیا۔

خوشی ہوئی آپ سے مل کر، دوبارہ ضرور آیئے گا"۔۔۔۔احمت کی بات پر عزیزہ" نے محض سر کو خم دیا۔

اب عزیزہ اپنے ازلی انداز میں ناک کی سیدھ میں چلتی جا رہی تھی جبکہ پیچھے احمت پیلس کے ملازموں میں اس نئے مہمان کی آمد پر چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھیں۔

جبکہ کچھ فاصلے پر رک کر عزیزہ نے گلدستے کو اچھی طرح ٹٹولا پھر جب تسلی ہو گئی تو گلدستہ یونہی تھامے آگے بڑھ گئی۔

عزیزہ کتنی دیر یونہی ادھر ادھر کہ جگہیں گھومتی رہی۔ خریداری تو مقصد تھا نہیں مگر رستوں کی پہچان کافی حد تک ہو گئی تھی۔ عزیزہ جب تک ہوٹل پہنچی شام کے سات بج رہے تھے۔ روم کے باہر کھڑی ایک ہاتھ میں گلدستہ پکڑے دوسرے ہاتھ سے وہ کارڈ سوائپ کر رہی تھی جو بپ کی آواز کے ساتھ کھل گیا۔ بدر جو زمین پر اکڑوں بیٹھا تھا اس کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا جبکہ عزیزہ اس کو نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی۔

رکو!"۔۔۔ سرد آواز میں کہتے ہوئے بدر اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا جبکہ " عزیزہ اپنے بے ربط طریقے سے دھڑکتے دل کو قابو میں کرنے کی کوشش کرنے لگی۔ وہ رک ضرور گئی تھی مگر پلٹی نہیں تھی اس کی پشت کنگ کی جانب تھی۔

کہاں سے آرہی ہو تم اس وقت یہ پھول لے کر"۔۔۔ کاٹ دار لہجے میں وہ بولا" تو عزیزہ کو اس کے روکنے کی وجہ سمجھ میں آئی۔

www.novelsclubb.com

تمہیں اس سے کیا مطلب جہاں سے مرضی آئے ہوں یہ پھول"۔۔۔۔۔اب کی بار اپنا رخ کنگ کی جانب کرتی وہ بولی۔

جہاں مرضی سے آئے ہوں مجھے اس کے علاوہ تم سے اور بھی بہت سے مطلب ہیں جن سے تم بخوبی واقف ہو اور دن بدن تمہاری من مانیاں میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ زیادہ ہی بڑھ رہی ہیں"۔۔۔۔۔ہنوز سرد نظریں اس کے چہرے پر ٹکائے کنگ کاٹ دار لہجے میں بولا۔

میرا اور آپ کا رشتہ صرف باس اور اسسٹنٹ کی حد تک ہے جب کوئی مشن ہو" اس وقت آپ مجھے یاد کر سکتے ہیں اس کے علاوہ میرا نہیں خیال کے ہم دونوں کے بیچ کوئی اور معاملہ ہو"۔۔۔۔۔پر سکون لہجے میں بولتی وہ مقابل کو طیش دلا گئی۔

میں دیکھ رہا ہوں جب سے استنبول آئی ہو تب سے زبان کچھ زیادہ ہی چلنے لگ گئی ہے تمہاری"۔۔۔۔۔اب کی بار وہ اس کے بازوؤں میں انگلیاں گاڑتا ہوا بولا جبکہ یہ پہلی بار تھا کہ عزیزہ کو اس کے رویے سے تکلیف کا احساس ہوا تھا۔

چھوڑو مجھے "۔۔۔عزیزہ چلاتی ہوئی مزاحمت کرتی ہوئی بولی جبکہ اس کے ہاتھوں میں پکڑا پھولوں کا گلدستہ زمین بوس ہو کر کنگ کے پیروں کے نیچے تھا۔

جانتی ہو یہ جس شخص نے تمہیں پھول دینے کی جرات کی ہے نا اس کو بھی ایسے ہی پیروں تلے مسل دوں گا اگر دوبارہ وہ تمہارے آس پاس منڈلایا

تو "۔۔۔۔کاٹ دار لہجے میں کنگ بولا تو عزیزہ بغیر سہمے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھنے لگی جبکہ ایک دوسرے کی سانسوں کی تپش اس قدر تھی کہ جھلسا دینے کو کافی تھی مگر اس وقت جو حالات تھے اس سب سے بے خبر وہ اپنی اپنی انا کی جنگ لڑ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

مسل دو گے اس کو پیروں کے نیچے جیسے اس منسٹر کو مسلا تھا جس کے سامنے میری " بولی لگائی تھی تم نے !۔۔۔یا پھر اس مافیا کے سردار کے سامنے جس کے در پہ مجھے مرنے کے لئے چھوڑ آئے تھے بولو ! جواب دو تب کہاں تھے

تم۔۔؟"۔۔۔۔۔اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی اس کو دور کرتی وہ غصے سے چلائی جبکہ اس کی ان باتوں پر وہ نظریں چرانے لگا۔

جواب دو اب نظریں کیوں چرا رہے ہو"۔۔۔۔اس کا چہرہ جھکا ہوا دیکھ کر ایک ہاتھ سے اس کا جبڑا دبوچ کر عزیزہ بولی۔

"ارے تم کیا جواب دو گے جواب میں دیتی ہوں! تم نے مجھے ہمیشہ سے ایک ہتھیار اور مہرے کے طور پر استعمال کیا ہے کہ جہاں دل کیا چال چل لی اور اپنا مطلب پورا کر لیا اور عزیزہ تو ہے ہی پاگل جو واپس پھر دوڑتی ہوئی تمہارے پاس آجائے گی۔میرے سامنے میرا جھوٹا بھرم رکھنے لگتے کہ تم جانتے ہو میری پاکیزگی کو حالانکہ مجھ سے بہتر مجھے کوئی نہیں جانتا ہے"۔۔۔۔

تیز آواز میں بولتے ہوئے عزیزہ اب ہانپنے لگی تھی تبھی سانس لینے کو رکی اندر کا ابال کسی بھی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔

میں نے کہیں بھی تمہیں بے آبرو ہونے یا مرنے کے لئے نہیں چھوڑا تھا تمہیں "جس قدر میں خطرناک بنا چکا تھا مجھے تمہاری قابلیت پر پورا بھروسہ تھا کہ تم بنا کسی مشکل کے وہاں سے نکل آو گی مگر پھر بھی میں وہاں ہر وقت موجود رہا تاکہ ضرورت پڑنے پر تمہاری مدد کو پہنچ جاوں "۔۔۔ایک ایک لفظ غصے سے چباتے ہوئے وہ بولا۔

میں کچھ نہیں جانتی یہ مشن ختم ہو اس کے بعد میرا معاہدہ تم لوگوں کے ساتھ ختم " ہو جائے گا اور میں یہاں سے بہت دور چلی جاوں گی اس لئے دوبارہ میری راہ میں مت آنا تم "۔۔۔۔آنکھوں میں اُمڈتی نمی کو کمال مہارت سے وہ چھپاتی ہوئی مضبوط لہجے میں بولی۔

تم دنیا کے جس بھی کونے میں چلی جاو میں تمہیں وہاں سے ڈھونڈ نکالوں گا سمجھی " تم "۔۔۔سرد لہجے میں وہ بولا۔

دیکھتے ہیں پھر "۔۔۔اتنا کہتے عزیزہ رکی نہیں بلکہ آگے بڑھ گئی۔ "

www.novelsclubb.com

جبکہ کنگ پیچھے کھڑا ضبط کی انتہاؤں پر پہنچ چکا تھا۔

"میں تمہیں کیسے بتاؤں کہ میں تو ایک پل بھی تم سے غافل نہیں رہا ہوں مگر تم ہو کہ کچھ سمجھنے کو تیار ہی نہیں ہو اور میں تمہیں سب سمجھا کر تمہاری نظروں میں بے معنی نہیں کرنا چاہتا نا اپنا احسان مند کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔لاچار انداز میں وہ بیڈ پر اس طرح سے لیٹ گیا کہ اس کے آدھے پیر بیڈ سے نیچے لٹک رہے تھے۔

"کاش تم مجھے سمجھتی تو زندگی اتنی مشکل نا ہوتی مگر تم نا سمجھتی ہو نا سمجھنا چاہتی ہو"۔۔۔۔دماغ میں سوچتے ہوئے وہ عزیزہ سے مخاطب تھا۔

نیند کب اس پر مہربان ہوئی اس بات کی اس کو خبر نا تھی اور وہ اس سب کو بھلائے نیند کی وادیوں کی سیر کو نکل چکا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈریسنگ روم میں آکر عزیزہ نے دروازہ بند کر دیا اور مٹھیاں بھینچ کر کھڑی ہو گئی۔ضبط کے مارے برا حال تھا اس کا۔آنسو اس کے گالوں پر تواتر سے بہہ رہے تھے مگر اس سب کی پرواہ کئے بغیر اپنی الماری کی طرف بڑھی اور اس میں رکھی تصویر کو نکال کر دیکھنے لگی۔جس میں چار لوگوں کی ہنستی مسکراتی زندگی سے بھرپور تصویر مقید تھی۔دیکھتے ہی دیکھتے اس تصویر پر دھند چھانے لگی تو عزیزہ نے اپنی آنکھیں رگڑ کر صاف کیں۔

"بابا آپ نے مجھے چھوٹی کی حفاظت کرنے کو بولا تھا لیکن میں نہیں کر سکی مجھے معاف کر دیجیئے گا"۔۔۔۔۔روتے ہوئے کانپتی ہوئی آواز میں وہ بول رہی تھی وہ خود کو بے بسی کی انتہاؤں پر محسوس کر رہی تھی۔

سورج کی سنہری کرنیں چار سو بکھری پڑی تھیں۔صحرا کہ سنہری ریت کے ذرے روشنی سے چمک رہے تھے تو اک جانب سنہرا دریا بہہ رہا تھا۔اتنے میں ایک ننھی بچی اپنی سنہری پوشاک کو گھیرے سے تھامتی چلتی ہوئی آرہی تھی جبکہ عزیزہ کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

قدم خود بخود اس کی جانب بڑھ گئے تھے۔ جیسے جیسے وہ قریب آ رہی تھی منظر واضح ہونا شروع ہو گیا تھا مگر اچانک سے تیز ہوا چلنا شروع ہو گئی تھی اور ریت اڑنے کے باعث منظر پھر سے دھندلا گیا تھا۔

عزیزہ میری بچی"۔۔۔اپنے باپ کی آواز سن کر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا جو سبز " رنگ کے لہراتے ہوئے لباس میں کھڑے تھے۔

بابا آپ آ گئے میں نے کتنا انتظار کیا تھا آپ کا مگر آپ نہیں آئے"۔۔۔۔اس نے " اپنے باپ کی جانب قدم بڑھانے شروع کر دیئے مگر ایک ان دیکھی دیوار سے اس کا ٹکراؤ ہوا اور وہ قدم پیچھے کو سرکی۔

www.novelsclubb.com

بابا مجھے بھی آپ کے پاس آنا ہے"۔۔۔۔۔پانچ سالہ عزیزہ ضدی انداز میں " بولی۔ مگر شجاع حیدر کے ارد گرد روشنی کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔

بیٹا ابھی آپ کی بہن کو آپ کی زیادہ ضرورت ہے آپ اس کے پاس جاو اور خیال " رکھو"۔۔۔۔۔اتنا کہہ کر شجاع حیدر اس روشنی میں گم ہو گئے جبکہ عزیزہ نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسری جانب دیکھا تو وہاں شمائل کھڑی مسکرا رہی تھی۔اس کی کھلکھلاہٹ نے اس ویرانے کی خاموشی کو توڑا تھا۔عزیزہ اس کے قریب ہونے لگی تو وہ تھوڑا دور ہوئی۔

شمائل میرے پاس آؤ ادھر آپی کے پاس"۔۔۔آنکھوں میں چمک لئے عزیزہ" بولی مگر شمائل آہستہ آہستہ اس سے دور ہوتی گئی اور اندھیرے میں غائب ہو گئی۔

شمائل"۔۔۔وہ چلائی تھی۔"

ایک دم ہڑبڑا کر اس کی آنکھ کھلی تو کچھ دیر وہ یونہی بدحواسی کے عالم میں بیٹھی رہی مگر جب دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو اس نے اپنے اردگرد دیکھنا شروع کیا۔

اچھا تو یہ ایک خواب تھا"۔۔۔خود سے کہتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور تصویر کو واپس" الماری میں رکھا اور بند کر دیا۔اپنا عکس سامنے آئینے میں دیکھا تو ایک پل کو وہ ٹھہر گئی۔رونے کے باعث سرخ ہوتی آنکھیں جن میں اتنے سالوں سے سرد مہری تھی آج ان میں ایک اطمینان تھا۔سنہرے بالوں کی آبشار بکھری ہوئی تھی جن کو ایک

سال قبل اس نے کندھوں تک کاٹ دیا تھا اور سرخ رنگ دے دیا تھا اب وہ رنگ بہت نیچے رہ گیا تھا۔ بال بھی کمر سے نیچے تک آرہے تھے جن کو دیکھ کر وہ اداسی سے مسکرا دی۔

میری بیٹی کے بال اس دنیا میں سب سے خوبصورت ہیں"۔۔۔اس کی ماں کی" آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

گھڑی دیکھی تو تین کا ہندسہ بتا رہی تھی۔

سالوں بعد اس نے تہجد کی نماز کے لئے وضو کیا تھا اور پھر نماز پڑھنے کیلئے کھڑی ہو گئی۔

صبح کا اجالا پھیل چکا تھا جبکہ عزیزہ یونہی گم سم سی زمین پر اکڑوں بیٹھی ہوئی تھی۔ تہجد سے کب فجر تک کا سفر طے ہوا اس نے کسی چیز کا حساب نا رکھا تھا۔ طبیعت بوجھل ہونے کے باعث اس نے کمرے میں واپس جانے کی زحمت بھی نہیں کی نا سفیر اس کو واپس بلانے کے لئے آیا۔ اٹھنا چاہا مگر پھر سے ڈھے گئی۔ حواس بحال ہوئے تو اپنے وجود میں تپش کا احساس ہوا۔ بمشکل خود کو دھکیلتے ہوئے کمرے تک آئی جہاں سفیر تیار کھڑا تھا۔ شائد کہیں جانا ہو۔ عزیزہ کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر ٹھٹکا مگر پھر اپنے کف لنکس جوڑنے لگا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عزیزہ خود کو سنبھالنا جانتی ہے مگر ٹھوکر لگنے کی آواز پر چونک کر مڑ کر دیکھا تو عزیزہ بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ رکھے جھکی ہوئی تھی اور وہاں موجود خالی جگ زمین بوس ہو چکا تھا۔

عزیزہ تم ٹھیک ہو نا"۔۔۔۔ بدر نے نا چاہتے ہوئے بھی پوچھ لیا۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں میں ٹھیک نہیں ہوں !۔۔۔اور اس سب کے قصوروار صرف اور صرف تم ہو"۔۔۔۔عزیزہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

جبکہ بدر ٹھنڈی سانس خارج کرتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ اس کے جاتے ہی عزیزہ بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔بخار کی شدت کے باعث اس کا چہرہ سرخ رنگت پکڑ رہا تھا۔مگر عزیزہ کو اس سب کی پرواہ کہاں تھی۔دوسری جانب بدر بفے ٹیبل کے سامنے موجود ناشتے کی تیاری میں تھا جب عزیزہ کا خیال آیا۔

"دو لوگوں کا کھانا پیک کر کے روم نمبر 451 میں بھیج دیں"۔۔۔۔اتنا کہہ کر وہ واپس کمرے کی جانب چل دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس دوران بدر کے ذہن میں گزشتہ رات والی جھڑپ چل رہی تھی کہ کیسے عزیزہ یہ سب اس کے ساتھ کر سکتی ہے۔ مگر اپنا رویہ سوچا تو اور شرمندہ ہوا۔

روم میں آ کر دیکھا تو عزیزہ بیڈ پر نیم دراز تھی جبکہ رنگت لال ہو رہی تھی۔

"عزیزہ!۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو نا"۔۔۔۔دوبارہ سوال کیا تو عزیزہ نے نیم وا آنکھیں کھولیں اور لفظ توڑ توڑ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

ایک۔۔۔مرتبہ۔۔۔کی۔۔بات۔۔۔تمہیں۔۔۔سمجھ۔۔۔کیوں۔۔۔نہیں۔" ۔۔آتی"۔۔۔۔زکام زدہ آواز میں نخوت کا عنصر بھی شامل تھا۔جبکہ بدر قدم اٹھاتا اس کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا جس کو عزیزہ نے جھٹک دیا۔

عزیزہ تمہیں تو بہت تیز بخار ہے"۔۔۔بدر فکر مندی سے بولا۔"

دیکھ لو پھر بھی زندہ ہوں!۔۔ایک سو چار بخار ہونے پر بھی"۔۔۔عزیزہ کے" یوں بولنے پر بدر کا دل چاہا اپنا ماتھا پیٹ لے کہ اس نے اس کو کب بتایا کہ کتنا بخار ہے مگر یہ لڑکی ہر چیز کو بڑھاوا دینا اپنا فرض سمجھتی ہے۔

"اچھا چلو میں نے ناشتہ کمرے میں ہی منگوا لیا ہے اس کو کھالو اور پھر میڈیسن لے لینا۔

"مجھے کچھ بھی نہیں کھانا نا دوا لینی ہے"۔۔۔ہنوز اسی انداز میں کھٹاک سے جواب آیا۔

"اچھا مجھ سے ناراض ہو کھانے سے تو نہیں نا"۔۔۔بدر پچکارنے والے انداز میں بولا۔

"بدر سفیر میں کوئی پانچ سالہ بچی نہیں ہوں جس کو تم جب چاہو جیسے چاہو ٹریٹ کرو!۔۔۔میں تم سے ناراض تب ہوں جب تم میرے کچھ لگتے ہو مگر میرا تم سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کوئی تعلق نہیں ہے !۔۔۔ میں بس تھک گئی ہوں تمہیں فضول کی صفائیاں دیتے دیتے !۔۔۔۔ آج سے تمہارے اور میرے تمام تر کام الگ الگ ہیں اس لئے آئندہ مجھے انٹرپٹ نا کرنا"۔۔۔۔۔ ایک ہی سانس میں عزیزہ روانی سے بولی تو اس کی سانس پھول گئی. جبکہ بدر پھر بھی ڈھیٹوں کی طرح بیٹھا رہا۔ عزیزہ کو وہ یوں چھوڑ کر مر کر بھی نا جاتا۔

اتنے میں ویٹر دروازہ ناک کرتا ناشتے کی ٹرالی ان کے سامنے لے آیا جس پر بدر نے اس کو ٹپ دیتے ہوئے رخصت کیا۔ سامنے موجود ناشتے میں ٹھنڈی ڈبل روٹی دیکھ کر سر جھٹکا۔ ایک وقت تھا جب وہ ذرا سا کھانا ٹھنڈا ہونے پر گھر میں بھونچال لے آتا تھا۔ لیکن اب بس کھانا مقصد تھا۔ ٹھنڈا ہے یا گرم نہیں۔ ڈبل روٹی کا ایک ٹکڑا اٹھا کر مکھن لگا کر عزیزہ کی جانب بڑھایا جس کو عزیزہ نے پکڑنے کی زحمت نا کی۔

www.novelsclubb.com

عزیزہ کھالو کچھ پھر دوائی بھی لینی ہے"۔۔۔بدر منت والے انداز میں بولا۔"

اچھاتم چاہتی ہو ناکہ جلد سے جلد مجھ سے الگ ہو تو پھر ناشتہ کر کے دوائی کھا"** * کر تندرست ہو اور مشن کمپلیٹ کر کے واپس چلتے ہیں۔۔۔تم اپنی راہ میں اپنی راہ"۔۔۔۔**بدر اب کے متاسف انداز میں بولا۔

(حالانکہ میری راہ تو وہی ہے عزیزہ جو تمہاری راہ ہے)۔۔**دل میں سوچنے ** والی اکثر باتیں آوازوں سے محروم رہ جاتی ہیں۔یہ اندازہ بدر سفیر کو آج ہوا تھا۔

اس وسیع و عریض قطع عرض پر مشتمل بنے اس عالیشان بنگلے کے لان میں خاصی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ آئزل خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی نجانے کن سوچوں میں گم تھی۔ جب سے وہ ترکی آئی تھی بٹلر کے خیالات اس سے کوسوں دور چلے گئے تھے۔ شائد وہ اس کا بچپنا تھا یا وقتی کشش! اس تعلق کو وہ کوئی نام نادے پائی تھی۔

"آئزل تم یہاں اس طرح خاموشی سے کیوں بیٹھی ہو" ۔۔۔ عمار جو آفس سے ابھی ابھی لوٹا تھا اس کو یوں گم صم دیکھ کر بولا۔

"کچھ نہیں بس یونہی بور ہو رہی تھی" ۔۔۔ آئزل لان میں موجود گھاس پر بیٹھے بیٹھے اس پر انگلیاں پھیرتی ہوئی بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اچھا تو آج میں گھر پر نہیں تھا تو تم بور ہو گئی"۔۔۔عمار بظاہر سنجیدہ مگر آنکھوں میں شرارت لئے بولا۔ جبکہ آئزل نے تحیر سے اس کی جانب دیکھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے!۔۔۔آپ تو روزانہ گھر نہیں ہوتے ہیں اس میں کونسی نئی بات ہے"۔۔۔آئزل اب ہاتھوں سے نادیدہ گرد جھاڑتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ جبکہ عمار کے دل میں ہوک اٹھی۔

www.novelsclubb.com

**"میں اس ڈپلومیٹ کے متعلق سوچ رہی تھی جس کے اندھیرے میرے گرد سے چھٹنے لگ گئے ہیں!۔۔۔میرا اور اس کا کوئی جوڑ نہیں تھا یہاں آکر مجھے سمجھ آنا

شروع ہوا ہے"۔۔۔۔۔ **رخ آسمان پر طلوع ہوئے سورج کی جانب موڑ لیا جس کی سنہری کرنیں اس وقت آئزل کے وجود کو روشن کر رہی تھیں۔

اچھا ہے! دیر آئے درست آئے"۔۔۔۔ عمار یکدم بولا اور پھر زبان دانتوں تلے " دبا گیا۔

کیا مطلب ہے آپ کا"۔۔۔۔ آئزل کڑے تیور لئے مڑ کر بولی جس پر عمار اپنی " امڈنے والی ہنسی کو دبا گیا۔

میرا مطلب تھا کہ آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے!۔۔۔۔ آپ کا اور اس بٹلر نامی " بلا کا کوئی جوڑ نہیں تھا"۔۔۔۔۔ عمار سنجیدہ انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

بالکل ٹھیک کہا"۔۔۔آئزل نے بھی تائیدی انداز میں کہا پھر پر سوچ نگاہیں اس پر" جما کر بولی۔

ویسے میں نے بٹلر نام کا ذکر تو کبھی کیا نہیں آپ کے ساتھ تو آپ کو اس کا کیسے" معلوم"۔۔۔۔آئزل کی بات سن کر عمار کو اپنی بے وقوفی کا احساس ہوا مگر خود کو نارمل ظاہر کرتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

آپ نے خود بتایا تھا! ورنہ مجھ پر کونسا الہام ہوتے ہیں"**

جناب"۔۔۔۔**عمار کے جواب پر آئزل ہنس دی اور پھر دل میں سوچا کہ شائد اس نے کبھی ذکر کر دیا ہو۔

اچھا ویسے یہ صبح 8 بجے جا کر 11 بجے واپس آجانے کی اجازت کونسا آفس دیتا ہے "۔۔۔۔آئزل اب آنکھوں میں شرارت لئے بولی تو عمار جو اس کی ہنسی میں کھویا تھا چونکا۔

میرا اپنا آفس ہے جب چاہوں آؤں اور جب چاہوں جاوں !۔۔۔کوئی بھی نہیں روک سکتا ہے مجھے "۔۔۔عمار کالر جھاڑنے والے انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

اچھا یہ مسٹر جب چاہوں نے مجھ سے اس ویک اینڈ پر گھومانے کا وعدہ کیا تھا شائد یاد نا رہا ہو "۔۔۔آئزل بھی اسی کی انداز میں بولی۔

اف او میں بھول گیا تھا ایم سو سوری !۔۔۔۔ مگر ہم کل ضرور جائیں گے تم تیار رہنا" ٹھیک ہے "۔۔۔۔۔ عمار یقین دہانی کروا رہا تھا جب اس کا موبائل بجا۔

کوریگون کالنگ "۔۔۔۔ لکھا آرہا تھا جس پر وہ "ایکسکیوز می "۔۔۔ کہتا فون کان سے لگاتا آگے بڑھ گیا جب آئزل بے دھیانی میں مڑی تو زمین پر گرتے گرتے بچی۔ خود کو سنبھالتے ہوئے اس کے پیر سے کوئی چیز ٹکرائی جس پر وہ زمین پر جھک گئی۔ زمین پر موجود سفید رنگ کی چھوٹی سی یو ایس بی تھی جس کو آئزل نے ہاتھ میں پکڑ کر الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اندر کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

عثمان کہاں تک پہنچی ہے تمہاری ورکنگ !۔۔۔۔آج شام تک ساری رپورٹ دو" مجھے "۔۔۔۔۔کال اٹینڈ ہوتے ہی سفیان کی گھمبیر آواز ابھری۔

سر میں نے تمام فائلز ڈی کرپٹ کر لی ہیں !۔۔۔۔بس آج شام تک آپ کو میل" سینڈ کر دوں گا"۔۔۔۔۔سفیان کو جواب دیتے ہوئے عثمان نے اپنی جینز کی جیب کو ٹٹولنا شروع کیا جس پر اس کو صحیح معنوں میں پریشانی نے آن گھیرا۔

اور عزیزہ کی کیا رپورٹ ہے جواب دو"۔۔۔۔سفیان بدر کی جانب سے اٹھتے" خدشات کی بنا پر نا چاہتے ہوئے بھی سوال کر بیٹھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا مطلب سر؟۔۔۔۔وہ تو ایجنٹ بدر کے ساتھ ہیں نا؟"۔۔۔۔عثمان کے جواب میں سوال کا عنصر شامل تھا۔

اور وہ پریشانی سے ادھر ادھر آس پاس زمین پر نظریں دوڑا رہا تھا۔

ہاں وہ اس کے ساتھ ہی ہے!۔۔۔لیکن اب سے تم مجھے ان دونوں کی ہر حرکت" کی رپورٹ دو گے!۔۔۔سمجھ گئے،"۔۔۔۔۔سفیان جواب دیتا ہوا آخر میں سوالیہ انداز میں بولا جس پر عثمان نے"یس سر"کہا اور کال کٹ کر دی۔اور واپس لان کی جانب بڑھ گیا۔

دوسری جانب سفیان پھر سے اپنا بھیس بدل کر گرفتر سے ملنے چلا گیا۔

احمت بے کے گھر میں اس وقت ایک ادھیڑ عمر کا شخص موجود تھا اور کوئی اہم موضوع زیر بحث تھا۔

"شہروز نے اچانک سے ہی اپنی کاروائیاں تیز کر دی ہیں!۔۔۔۔مجھے ڈر ہے کہ یہ تیزی کسی خطرے کا پیش خیمہ نا ہو"۔۔۔۔۔ادھیڑ عمر مولوت نامی شخص کی آواز نے کمرے کی خاموشی میں ارتعاش پیدا کیا۔

تم فکر مت کرو!۔۔۔۔اس کا بھائی مصر سے اس سے ملنے آیا تھا اور اس کا قتل ہوا" ہے، بس اس کے قاتل کو ڈھونڈ رہا ہے وہ"۔۔۔۔۔رحمت نے اطمینان سے جواب دیا۔

اور جو نقصان زیاد کا ہوا ہے اس کا کیا؟۔۔۔اس کی بھرپائی کون" کرے گا"۔۔۔۔۔مولوت اب متفکر انداز میں بولا۔

تمہیں کیا لگتا ہے اس کا نقصان خود بخود ہوا ہو گا؟۔۔۔اس میں بھی گرفٹر کی" کوئی چال ہو گی"۔۔۔۔۔شہروز تھوڑا سا آگے کو جھک کر رازدارانہ انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بات تو ہے !۔۔۔۔ویسے وہ اس دن لڑکی کون تھی جو یہاں آئی تھی ؟"۔۔۔۔۔۔مولوت اب کہ تیکھی نظروں سے احمت کو دیکھتے ہوئے بولا۔ان کی بیس سالہ دوستی میں احمت اپنی بیوی کے مرنے کے بعد کسی بھی عورت کی جانب دیکھنا تک پسند نہیں کرتا تھا۔مگر اب کی بار اس کا رویہ حیران کن تھا۔

"اس کو میرے آفس کا مینیجر لے کر آیا ہے !۔۔۔۔ کمپنی میں نئ ورکر کے طور پر !۔۔۔۔اس کی اپنے شوہر سے نہیں بنتی ہے۔۔۔۔ مگر کیا کرے مجبوری ہے بے چاری لڑکی کی بھی۔۔۔جب عمر تیس کے ہندسے کو پہنچنے والی ہو تو سمجھوتے کرنے ہی پڑتے ہیں"۔۔۔۔احمت متاسف انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

کیا واقع میں اس کی عمر اتنی زیادہ ہے یا وہ چھپا رہی ہے۔۔۔میرے اندازے کے "
مطابق وہ سترہ اٹھارہ برس سے زیادہ کی نہیں ہو گی"۔۔۔۔مولوت اب کے
قدرے سنجیدگی سے بولا۔سامنے والے کو دیکھ کر اس کا اندر تک جان لینے والی
عادت اس کو جاسوسی مہم کے دوران پڑی تھی اور ابھی صرف سی سی ٹی وی فوٹیج
کے ذریعے سے یہ اندازہ تھا اگر درحقیقت وہ سامنے موجود ہوتی تو سب واضح ہو
جاتا۔

اسی لئے تو تمہیں بلایا ہے!۔۔۔۔مجھے اس لڑکی میں کچھ کھٹک رہا ہے۔۔میری"
چھٹی حس کہتی ہے کہ کہیں نا کہیں گڑبڑ ضرور ہے"۔۔۔۔احمت اب اپنا خدشہ
واضح کرتے ہوئے بولا۔

جس پر چند لمحوں کو مولوت بھی سوچ میں پڑ گیا۔

ادھر سفیان شہروز کے فارم ہاوس ایک مرتبہ پھر پہنچ چکا تھا۔ جبکہ شہروز بھی اسی کا منتظر تھا۔ متوازن چال چلتے ہوئے! قدم سے قدم ملاتے وہ آگے بڑھ رہا تھا۔ آج ایک مرتبہ پھر وہی لاؤنج اس کا استقبال کر رہا تھا جہاں شہروز صوفے پر براجمان تھا۔

www.novelsclubb.com

آج کیسے یاد آگئی ہماری آپ کو جناب!۔۔۔۔آپ تو ادھر کا رخ ہی بھول گئے" تھے"۔۔۔۔ شہروز لہجے میں چاشنی سموئے بولا۔

بس ایک کام کے سلسلے میں آیا تھا میں !۔۔۔۔آپ کے بھائی کے قتل کی" تفصیلات پر غور کیا تھا اور یوں لگتا ہے جیسے کسی بہت قریبی نے یہ کام کیا ہے "۔۔۔۔اتنا کہہ کر سفیان شہروز کے تاثرات بغور دیکھنے لگا۔اس کے چہرے پر ایک رنگ آیا اور دوسرا گیا۔

کیا مطلب ہے تمہارا؟۔۔۔۔ایسا کون سا آستین کا سانپ ہے ہمارے بیچ جس کی" مجھے ہی نہیں خبر "۔۔۔۔شہروز کف اڑاتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

اس کا پتا آپ کو اگلی ملاقات میں دوں گا میں آپ کو"۔۔۔۔۔سفیان سنجیدگی سے " بولا۔جس پر شہروز نے خاموش رہنے پر ہی اکتفا کیا۔

آر گن اسمگلنگ کا کام میں آج سے تمہارے حوالے کرتا ہوں !۔۔۔۔ جاؤ اور جا" کر تمام کام سنبھالو میرا بندہ تمہیں تمام تر کام سمجھا دے گا"۔۔۔۔۔ شہروز اتنا کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

جبکہ سفیان بھی اپنی کامیابی کی جانب اگلا قدم بڑھا چکا تھا

شہروز سے ملاقات کے بعد سفیان اپنے فلیٹ میں آ چکا تھا۔ ایجنسی جانے کا دل نہیں تھا۔ پینٹاگون میں بھی نئی بھرتیاں ہونی شروع ہو چکی تھیں۔ مگر وہ اپنے پرانے دور میں آج بھی جی رہا تھا۔ جب اس نے اس ایجنسی کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ وہ وقت تھا جب بدر گھر چھوڑ کر گیا تھا۔ آج بے اختیار اس کو اپنی بہن یاد آئی مگر چونکہ کوئی خاص انسیت نا تھی سو کوئی خاص جذبہ بیدار نا ہوا۔ اس کے برعکس بدر اس معاملے میں بے حد حساس تھا۔ وہ اس بات کی وجہ سے اپنے باپ سے متنفر تھا اور کنارہ کر گیا

تھا جبکہ زیاد احمد سلطان کو اس سے کوئی نہیں فرق نہیں پڑتا تھا۔ آج بھی وہ وقت یاد تھا اسے جب بدر نے گھر چھوڑا تھا۔

"بابا آپ سارہ کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ابھی وہ پڑھ رہی ہیں اور ان کا انٹری ٹیسٹ بھی کلیئر ہو چکا ہے جبکہ وہ اپنے خوابوں کی منزل کو پہنچنے والی ہیں آپ ان کے ساتھ اتنی بڑی ناانصافی کر رہے ہیں"۔۔۔۔۔ حد درجہ لہجے کو نارمل بنائے وہ اپنے باپ کے سامنے مٹھیاں بھینچے بیٹھا بول رہا تھا۔

"میں کوئی بھی نقصان افورڈ نہیں کر سکتا ہوں! سمجھے تم۔ نفیسہ کا پورا کا پورا گھر تباہ ہو چکا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی اب ہمارے گھرانے کی طرف رخ کرے"۔۔۔۔۔ زیاد اپنی بات مکمل کرتا حتمی انداز میں بولا جس پر سفیر کے مانوں سر پر لگی تلوں پر بجھی۔

"بابا آپ اتنے سفاک کیسے ہو سکتے ہیں۔آپ کی انہی حرکتوں کی وجہ سے ماما بھی گھٹ گھٹ کر مر گئیں اور اب آپ سارہ کو بھی ذہنی مریض بنانا چاہتے ہیں! آخر آپ کیوں ہیں ایسے بتائیں مجھے"۔۔۔۔بدر اب کے تیز آواز میں بولا جس کے باعث زیاد کے ماتھے پر بل پڑے۔

"تم یہ مت بھولو کہ میں تمہارا باپ ہوں اور تم لوگوں کی زندگیوں کے فیصلے لے سکتا ہوں"۔۔۔زیاد اب کی تنبیہ کرنے والے انداز میں بولا۔

"آپ باپ ہیں تبھی اب تک آپ کا خیال کر رہا ہوں اسی لئے اپنے فیصلے کو بدل دیں ورگرنہ انجام بہت برا ہوگا"۔۔۔۔بدر کے بدلے ہوئے تیور دیکھ کر ایک پل کو تو زیاد بھی حیران ہو گیا مگر پھر نارمل ہو کر ابھی کچھ بولنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ ملازمہ کو دیکھ کر خاموش ہو گیا۔ملازمہ کا چہرہ قدرے سفید ہو رہا تھا جبکہ بدر کسی انہونی کے خیال کے تحت سارہ کے کمرے کی جانب بھاگا۔سارہ کے کمرے کا منظر دیکھ کر اس کو اپنے قدم بے جان ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔مردہ قدم

اٹھاتے وہ سارہ کے بے ہوش خون میں لت پت وجود کی جانب بڑھا اور اس کی کلائی تھام کر دیکھی تو وہاں ایک گہرا کٹ لگا ہوا تھا جس سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔ میکانکی انداز میں اپنی جیب میں پڑے رومال کو سارہ کی کلائی پر باندھنے کے بعد اس کی دھڑکنیں چیک کیں اور پھر سکھ کا سانس لیا اور ملازم کو کار نکالنے کو کہا۔

اسی اثناء میں زیاد بھی وہاں آ پہنچا تھا اور یہ سب دیکھ کر حیران ہوا تھا اس کو سارہ سے اس طرح کے رد عمل کی امید نہیں تھی۔ جبکہ بدر نے خونخوار نظروں سے اپنے باپ کی جانب دیکھا تھا۔

اگلے دن ہی ڈاکٹر نے سارہ کو ڈسچارج کر دیا تھا مگر اس واقعہ کے بعد سے وہ چپ چپ رہنے لگ گئی تھی۔ بالکل خاموش جیسے اس کی آوازیں منوں وزن تلے دب گئی ہوں۔ اس کے آس پاس کے در و دیوار بھی اس کی خاموشی کو محسوس کر رہے تھے۔ اور پھر یونہی چلتا رہا کبھی کبھار سارہ اچانک اونچی اونچی آوازوں میں رونا شروع کر دیتی، کبھی خود کو نقصان پہنچانے لگ جاتی اور اسی طرح کی مزید ابنارمل

حرکات اس کا روز کا معمول بن چکی تھیں۔اور بدر اس سب کا ذمہ دار صرف اپنے باپ کو سمجھتا تھا جس نے اس کی تمام راہیں مسدود کر دی تھیں۔اور پھر ایک دن زیاد نے اپنی ہی اولاد کو بے رحمی کے ساتھ پاگل خانے کی نظر کر دیا تھا۔اور اسی دن بدر نے بھی اپنے باپ سے ہر تعلق توڑ لیا تھا۔پہلے پہل ماں پر اس کے باپ کا ہاتھ اٹھانا اس کو گراں گزرتا تھا اور اب تو اس کی بہن بھی نفسیاتی مریضہ بن چکی تھی۔

منظر ختم ہو چکا تھا جبکہ سفیان کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

بابا دیکھیں آپ نے مما اور سارہ کی زندگی میں کڑواہٹیں بھری تھیں آج اپنی زندگی بھی ایسی ہی ہو چکی ہے"۔۔۔۔۔خود کلامی کے سے انداز میں الفاظ ادا کیے۔

ایک ہفتے کے عرصے میں عزیزہ کی طبیعت کافی سنبھل گئی تھی جبکہ سفیر سے وہ کھنچی کھنچی سی رہتی تھی۔آج وہ اپنا سارا سامان پیک کر رہی تھی جس پر سفیر ٹھٹکا۔

کہاں کی تیاری ہے مسز؟"۔۔۔ سفیر لہجے کو بنا کسی شوخی میں سموئے بولا۔انداز" کی سنجیدگی برقرار تھی۔

پاکستان"۔۔۔۔یک لفظی جواب دے کر عزیزہ پھر مصروف ہوگئی۔"

مگر کیوں؟"۔۔۔۔ سفیر نے سوال داغا۔ جس پر عزیزہ نے سف اٹھا کر دیکھا۔"

کیوں کہ اس کھیل کو ختم کرنے کا وقت آگیا ہے"۔۔۔۔۔ذومعنی انداز میں بولتی" عزیزہ بیگ کی زپ بند کر گئی۔

کیا مطلب میں سمجھا نہیں؟تم کرنا کیا چاہ رہی ہو؟"۔۔۔۔ سفیر حیران ہوتا ہوا" بولا۔جبکہ عزیزہ اک ادا سے مسکراتی ہوئی اس کے قریب آئی اوراس کے گریبان سے نادیدہ گرد جھاڑتے ہوئے لب کھولے۔

احمت بے گرفتڑ کا مہرہ تھا!۔۔۔۔زیاد احمد تمہارا باپ تو کنگال ہو چکا ہے جو گرفتڑ" کو اسپورٹ کرتا تھا۔اس کا بھائی مارا گیا ہے!۔۔۔۔اس وقت اس کی پوزیشن بہت

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کمزور ہے اور ہم خود اس کو دعوت دیں گے ہم تک آنے کی "۔۔۔۔۔عزیزہ اتنا کہہ کر خاموش ہوئی تو سفیر چونکا۔زمانوں کا سحر ٹوٹا جس پر وہ مسکرادیا۔

اور میری پیکنگ اور ٹکٹس؟"۔۔۔۔۔سفیر اب کمپوزد کھائی دیتا تھا۔"

دونوں تیار ہیں!عزیزہ کی پلاننگ کبھی ادھوری نہیں ہوتی"۔۔۔۔۔اک ادا سے" مسکراتے ہوئے عزیزہ بولی اور کھلے بالوں کو جوڑے میں گندھنے لگی۔جبکہ سفیر اپنی محبت کو یوں کھلا ہوا دیکھ کر بہت خوش تھا۔

آج تو بہت تھک گئی ہوں میں"۔۔۔۔شام کا ملگجا اندھیرا پھیل چکا تھا اور آئزل" آرام کرسی پر پیر لٹکا کر لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔

تھک تو میں بھی بہت گیا ہوں!۔۔۔کیا خیال ہے کافی پی لی جائے"۔۔۔۔عمار" اس کو یوں دیکھتے ہوئے بولا اور کافی کا مگ اس کی طرف بڑھا دیا۔

شکریہ "۔۔۔ کہہ کر کپ تھام لیا۔"ویسے بہت کیئرنگ ہو تم"۔۔۔۔آئزل نے" کافی مگ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

بس جی کبھی غرور نہیں کیا"۔۔۔عمار نے لاپرواہی سے کہا۔جس پر آئزل مسکرا" دی۔

ویسے جو بھی تمہاری لائف پارٹنر ہو گی وہ بہت خوش رہے گی تمہارے" ساتھ"۔۔۔۔کپ کے کناروں پر انگلی پھیرتے ہوئے آئزل بولی۔جس پر عمار نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر دیکھا۔"تو پھر یہ خوش قسمتی آپ اپنے نام کیوں نہیں کر لیتی ہیں"۔۔۔۔۔عمار ذومعنی انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب؟"۔۔۔۔آئزل نے نا سمجھی سے پوچھا۔"

مطلب یہی کہ میری لائف پارٹنر بن جائیں آپ"۔۔۔۔۔عمار سادہ سے لہجے" میں بولا جس پر آئزل ششدر رہ گئی۔پہلے پہل تو اپنے کانوں پر یقین نا آیا مگر پھر سنبھل کر مسکرائی۔

"ترس کھا کر کہہ رہے ہو نا یہ سب تم؟"۔۔۔۔آئزل اداسی سے بولی کچھ دیر پہلے کی شوخی سب ہوا ہو گئی تھی۔ جبکہ اب کی بار عمار کی حیران ہونے کی تھی۔

"آپ سے کس نے کہہ دیا کہ میں ترس کھا کر کہہ رہا ہوں یہ سب !۔۔۔حد کرتی ہیں آپ آئزل۔۔۔ٹھیک ہے نہیں کرنا مجھے ایکسیپٹ مت کریں۔۔۔مگر اس طرح سے میری توہین مت کریں"۔۔۔۔عمار خشک لہجے میں بولا جس پر آئزل کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

"نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا تم غلط سمجھ رہے ہو !۔۔۔میں یہ سب اس لئے کہہ رہی تھی کیوں کہ تم میرے پاسٹ کے بارے میں سب جانتے بوجھتے بھی مجھے پرپوز کر رہے ہو"۔۔۔۔آئزل نے اپنی الجھن واضح کی۔

"میں نے ایک انسان کے ساتھ زندگی گزارنی ہے نا کہ فرشتے کے ساتھ !۔۔۔۔اور میں انسانوں کو جج نہیں کرتا ہوں۔۔۔کیوں کہ غلطیاں سب

www.novelsclubb.com

سے ہوتی ہیں۔۔۔۔اور جو شخص غلطیاں لے کر بیٹھ جائے وہ عقل مند نہیں ہوتا ہے"۔۔۔۔عمار آئزل کی الجھن سمجھتا ہوا بولا۔

اب مجھے سمجھ آ چکا ہے!۔۔۔۔ساری عمر انگلینڈ میں رہنے کے باوجود سوچ وہی" پاکستانی ہے آپ کی"۔۔۔۔عمار اب قدرت شوخ لہجے میں بولا۔

یہ سوچ مجھے آپ کی لگی تھی میری نہیں!۔۔۔۔اگر آپ کی سوچ ایسی ہوتی تو پھر" آپ مجھے کبھی بھی پسند نا کرتے"۔۔۔۔آئزل تڑخ کر بولی۔

اور رہی بات آپ پر ترس کھانے کی!۔۔۔۔تو آپ ترس کھانے کے نہیں چاہے" جانے کے قابل ہیں!۔۔۔خود کی قدر کرنا سیکھیں"۔۔۔۔عمار اب نصیحت کرنے کے انداز میں بولا۔

اچھا اب بس!۔۔۔میں سونے کے لئے جا رہی ہوں"۔۔۔۔آئزل خالی کافی مگ" ہاتھ میں پکڑے کھڑی ہو گئی۔

میرے سوال کا جواب نہیں دیا آپ نے "۔۔۔۔عمار اس کی پشت کو دیکھتا ہوا" بولا۔ جہاں پر موجود اسٹریکڈ بال اب شولڈر کٹ سے نکل کر کمر تک آ رہے تھے۔

سوچ کر بتاؤں گی !۔۔۔۔ابھی مجھے نیند آ رہی ہے "۔۔۔۔۔آئزل زبان دانتوں" تلے دبا کر بولی۔

جبکہ عمار سر جھٹک کر مسکرا دیا۔

کمرے کی تمام چیزیں ادھر ادھر بکھری ہوئی تھیں اور عمار کے چہرے سے پریشانی کی جھلک واضح تھی۔

کہاں گئی یار وہ یو ایس بی !"۔۔۔۔عمار منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔ "اس کو تو نہیں" ڈھونڈ رہے ہیں آپ "۔۔۔۔ تبھی عقب سے آئزل کی آواز ابھری تو وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چونکا۔ نظریں اس کے ہاتھوں تک گئی تو ان میں سفید رنگ کی یو ایس بی تھی۔ عمار نے سرعت سے اس کے ہاتھ سے یو ایس بی اچکی اور لیپ ٹاپ کے ساتھ اٹیچ کر کے فائلز چیک کیں۔ تمام چیزوں کی موجودگی کی یقین دہانی کر کے وہ پر سکون ہو کر پلٹا۔

مجھے امید ہے آپ نے یو ایس بی چیک نہیں کی ہوگی "۔۔۔۔ عمار مسکراتا ہوا" آئزل کی سمت بڑھا۔ جس پر آئزل نے نفی میں سر ہلایا۔

اچھی بات ہے کیونکہ آپ چیک کر بھی نہیں سکتی ہیں!۔۔۔ کیونکہ ساری فائلز" انکریپٹڈ ہیں "۔۔۔۔ اپنی بات پر خود ہی ہنستے ہوئے عمار بولا تو آئزل مسکرادی۔

ویسے ایسا بھی کیا خاص تھا اس فائل میں جو آپ ایسے ڈھونڈ رہے" تھے "۔۔۔ آئزل مارے تجسس کے بولی جس پر عمار اس کے مزید قریب آیا اور ایک بازو اس کے گرد حمائل کر دیا۔ ماحول میں اک فسوں سا طاری ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"بہت امپورٹنٹ فائلز تھیں یہ!۔۔۔نا ملتی تو میری نوکری چلی جاتی"۔۔۔عمار گمبھیر لہجے میں بولا تو آئزل نے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔اور یہاں آئزل شجاع حیدر اپنا دل عمار عثمان علی پر ہار چکی تھی۔جبکہ عمار بھی یونہی ٹکٹکی باندھے اس کی آنکھوں میں موجود اپنے عکس کو دیکھ رہا تھا۔تبھی موبائل کی چنگھاڑتی ہوئی آواز پر فسوں اک چھناکے سے ٹوٹا۔اور وہ دونوں اک دوسرے سے الگ ہوئے تو آئزل کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا۔اور وہ۔وہاں سے رفو چکر ہو گئی۔جبکہ عمار بھی خجالت سے سر کھجانے لگ گیا۔

"کیا کرنے والا تھا میں!۔۔۔اف لگتا ہے پاگل ہو گیا ہوں"۔۔۔منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے فون کان سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

رایان کا فلیٹ نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ہمیشہ کی طرح اپنے ازلی انداز میں فلیٹ میں داخل ہوتے ساتھ ہی اس نے لائٹس آن کی تو روشنی میں نہائے فلیٹ میں سامنے کرنل سہیل کو دیکھ کر مسکرا دیا۔

بابا آپ کی یہ عادت کبھی نہیں جائے گی"۔۔۔۔مسکراتے ہوئے رایان ان کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولا۔

ہاں اور میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی آئے ہیں آج تمہارے گھر"۔۔۔۔ابھی کرنل سہیل اتنا ہی بولے تھے کہ کچن سے اٹھا پٹخ کی آوازوں پر رایان نے حیرت سے دیکھا اور بولا۔

بابا پلیز اب یہ۔مت کہیے گا کہ میرے کچن کی حالت غیر ہو گئی ہے"۔۔۔رایان" رونی صورت بنا کر بولا۔

ینگ مین بس کرو!۔۔۔۔اتنے بڑے بڑے کام کر لیتے ہو ایک کچن نہیں صاف" کر سکتے"۔۔۔۔سہیل اس کی کمر پر تھپکی دیتے ہوئے بولے۔اتنے میں عزیزہ ہاتھ

www.novelsclubb.com

میں ٹرے پکڑے اس میں میکرونی کا باول رکھ کر لا رہی تھی جس پر رایان حیران رہ گیا۔اس کے پیچھے ہی سفیر بھی پلیٹس اٹھائی ناک منہ چڑھا کر آرہا تھا۔دونوں نے اپنے اپنے ہاتھوں مین پکڑی چیزیں میز پر رکھی اور ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئے۔

اور سنایئے رایان بھائی کیسے ہیں آپ "۔۔۔عزیزہ پر جوش لہجے میں بولی جبکہ " رایان اس کی یہاں موجودگی پر ابھی تک حیران تھا۔

تم دونوں تو ترکی میں تھے نا۔یوں اچانک واپس کیسے آگئے بولو۔۔کیا کارنامہ " سرانجام دیا ہے"۔۔۔رایان مشکوک انداز میں بولا۔

اف او۔!۔۔۔ایک۔تو آپ کی یہ شکی مزاج عورتوں والی عادت ابھی تک نہیں " گئی"۔۔۔عزیزہ منہ بسور کر بولی جبکہ اس سب عرصے میں بدر خاموش رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جو میری فیلڈ کے لوگ ہیں نا ان پر شک نا کرو تو ان کے پر نکل آتے ہیں"۔۔۔۔رایان بھی اسی انداز میں جواب دیتا ہوا بولا۔اور ساتھ ہی پلیٹ میں اپنے لئے میکرونی نکالنے لگا۔ جس پر عزیزہ کی آنکھوں میں شرارت چمکی۔

"اچھا تو اب اگر اس میکرونی میں زہر ملایا ہو میں نے ؟۔۔اب شک نہیں کریں گے آپ مجھ پر"۔۔۔۔عزیزہ مسکراتی ہوئی بولی جس پر رایان کے منہ میں جاتا ہوا ہاتھ رکا اور اس نے بغور چمچ کو دیکھا۔

"کھانے کو میں دیکھ کر بتا سکتا ہوں کہ اس میں زہر ملا ہے یا نہیں اور میں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ اس میکرونی میں تم نے نمک بہت تیز ڈالا ہے جو باڈی سیلز کے لئے زہر کے مترادف ہے۔۔۔خیر چیک کرنے میں کیا حرج ہے"۔۔۔۔رایان نے اتنا کہتے ہی چمچ منہ میں رکھا اور نوالہ نگلتے ہی بری طرح کھانسنا شروع کر دیا۔دوسری جانب عزیزہ کھلکھلا کر ہنس پڑی جس پر سفیر اس کو مبہوت انداز میں دیکھنا شروع ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ کیا ڈالا ہے تم نے اس میں"۔۔۔۔پھر سے کھانسی آئی۔۔"تم نے بلیک پیپر ڈالا ہے نا اس میں"۔۔۔۔رایان بری طرح سے کھانس رہا تھا جبکہ سہیل نے پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا۔

"آج پتا چلا رایان بھائی کہ زخموں پر صرف نمک ہی نہیں کالی مرچ بھی چھڑکی جاتی ہے"۔۔۔۔عزیزہ مسلسل ہنستی ہوئی بولی۔جبکہ رایان اب خونخوار نظروں سے اس کو دیکھ رہا تھا۔

"جب تمہیں پتا تھا کہ میں بلیک پیپر سے الرجک ہوں تو تم نے کیوں ایسا کیا"۔۔۔۔رایان ناراضی سے بولا۔

"یہ میکرونی میں نے بنائی ہے رایان ڈیئر!۔۔۔سوری مجھے نہیں پتا تھا کہ تم بلیک پیپر سے الرجک ہو"۔۔۔۔اب کی بار بدر دانت دکھاتا ہوا بولا جس پر رایان کا جی چاہا اس کے بتیس کے بتیس دانت باہر نکال دے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم دونوں کا الگ سے حساب ہو گا بے فکر رہو!۔۔اور اب یہ بتاؤ کیا ترکوں نے تم لوگوں کو ڈی پوٹ کر دیا ہے یا خود آئے ہو"۔۔۔رایان باری باری ان دونوں کے چہرے دیکھتے ہوئے بولا جس پر ان دونوں نے باری باری ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ہنس دیئے۔

"اب تمہاری طرح کے کام بھی نہیں کئے ہیں ہم نے کہ جیسے مصری حکومت نے تمہیں ڈی پوٹ کیا ہے ترک ہمیں بھی کر دیں"۔۔۔۔اب کی بار بدر شرارت سے مسکرا کر بولا۔

"کیا رایان بھائی ڈی پوٹ بھی ہوئے ہیں"۔۔۔۔عزیزہ نے معصومیت سے پوچھا۔جبکہ اس بات پر وہاں موجود تینوں نفوس ہنس دیئے۔

"وہ ایک جھوٹا کیس تھا"۔۔۔رایان سر کی پشت کھجاتا ہوا بولا۔"وہاں کے منسٹر کی بیوی کے ساتھ اس کا افیئر تھا"۔۔۔سفیر نے لقمہ دیا۔جبکہ عزیزہ کی طرح اب کی بار سہیل نے بھی رایان کو حیرت سے دیکھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم نے تو کہا تھا کہ فیک اسمگلنگ کے کیس میں تمہیں اندر کیا تھا اور پھر ڈی" پوٹ"۔۔۔۔سہیل تحیر میں گھر کر بولے۔"بابا یہ۔ جھوٹ بول رہا ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہے"۔۔۔۔رایان سفیر کو آنکھیں دکھاتا ہوا بولا جبکہ سفیر نے اس کی جانب دیکھنا بھی گوارہ نا کیا۔

جس کام کے لئے وہ سب اکٹھے ہوئے تھے وہ تو دور کہیں پس منظر میں چلا گیا تھا اور اب سہیل کی ڈانٹ اور رایان کا جھکا ہوا سر منظر عام پر تھا۔

مسٹر عمار عثمان علی آپ کیا بتانا پسند کریں گے کہ میرے بھیجے ہوئے ایجنٹس" پاکستان واپس کیوں آئے ہیں"۔۔۔۔سفیان سخت تیور لئے بولا جبکہ دوسری جانب عثمان پر حیرتوں کا پہاڑ ٹوٹا کہ سفیان یہ کیا کہہ رہا ہے۔

کیا مطلب کونسے ایجنٹس ؟۔۔۔سلطان اور رئیس کی بات کر رہے ہیں تو ان کی" جاسوسی میرے انڈر تو نہیں تھی سر"۔۔۔۔۔عثمان حیرت سے بولا۔

عزیزہ اور سفیر "۔۔۔۔سفیان دانت کچکچا کر بولا اور یہاں عثمان کا دماغ بھی بھک "

سے اڑا۔

کیا مطلب !۔۔۔وہ لوگ کب واپس آئے مجھے اس سب کی کوئی خبر نہیں "

ہے "۔۔۔۔عثمان سوالیہ انداز میں بولا۔

اس سب کی اطلاع مجھ تک پہنچانے کے لئے ہی میں نے آپ ہائر کیا تھا مسٹر عثمان "

لیکن لگتا ہے آپ کو اپنی جاب میں دلچسپی ختم ہو چکی ہے "۔۔۔۔سفیان اب کی بار

سرد لہجے میں بولا۔

سر ایسی کوئی بات نہیں ہے میں فائلز کو ڈی کرپٹ کرنے میں لگا ہوا تھا اور میں "

نے آپ کو میل بھی کی ہے ان سب فائلز کی میں اپنا کام ایمانداری سے کر رہا ہوں

باقی عزیزہ اور سفیر کے متعلق میری معلومات کل تک اتنی ہی تھیں کہ وہ ریفلز میں

ہیں "۔۔۔۔عثمان تفصیلی جواب دیتا ہوا بولا۔مبادہ یہ کہ لاپرواہ ہی سمجھا جاتا۔

مسٹر عثمان یہ کل پرسوں کی کہانیاں مت سنایا کرو!۔۔۔آج جو اس وقت ہو رہا ہو اس کی خبر دیا کرو مجھے"۔۔۔سفیان اتنا کہتا کھٹ سے فون بند کر گیا۔جس پر عثمان گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

زیاد بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا جبھی شہروز کمرے میں داخل ہوا۔

کیا بنا میرے کام کا؟۔۔۔ڈرگز تو اسمگل ہو گئی ہیں پیمنٹ ابھی تک نہیں پہنچی ہے"۔۔۔زیاد اب خشک لہجے میں شہروز سے سوال کرنے لگا۔"سانس لو زیاد بھائی پیمنٹ آگئی ہے تم کیوں فکر مند ہوتے ہو!۔۔۔یہ دیکھو میں اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں پیمنٹ"۔۔۔شہروز سیاہ بریف کیس اس کی جانب میز پر سرکاتا ہوا بولا۔اتنے میں اس کا فون بجا اور وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔زیاد نے جلدی کے ہاتھوں بریف کیس کو پکڑا اور جو نہی کھولا آگ کا اک زبردست شعلہ اس میں سے نکلا اور پورے کمرے کو اپنی لپیٹ میں لے گیا۔جبکہ اس کا پورا وجود لمحوں میں

راکھ بن گیا۔ تکلیف کیا ہوتی ہے یہ احساس تک نا ہوا تھا اس کو۔ دھیرے دھیرے آگ پوری عمارت کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔

نیوز رپورٹرز بلاؤ اور سب کو اس حادثے کے متعلق بتاؤ"۔۔۔ شہروز اپنے خاص" بندے کو ہدایات دیتا ہوا بولا۔ جس پر وہ سر ہلاتا آگے بڑھ گیا۔

وہیں پر ایک لڑکی اپنے کمرے میں کھڑی تین تصویروں کو کڑے تیوروں سے دیکھ رہی تھی۔ پھر آگے بڑھ کر ان میں سے ایک تصویر پر سرخ رنگ کی مار کر سے کراس کا۔ نشان لگایا۔ "ایک کمزور مگر قابل غور سرا ختم ہوا"۔۔۔ سرگوشی نما آواز کمرے کی سرد دیواروں سے ٹکرائی اور وہ وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔ اس کی پشت پر پھیلے لمبے سیاہ بال ہولے ہولے لہرا رہے تھے۔

سفیان اپنے کیبن میں بیٹھا فائلز کو ڈاؤن لوڈ کر رہا تھا جب سامنے چلتی ایل۔ای۔ڈی پر نیوز سن کر ہکا بکا رہ گیا۔ سرعت سے فون نکالا اور سفیر کو کال ملائی۔

سفیر وہ بابا"۔۔۔اس سے آگے سفیان سے لفظ ادا نا ہوئے۔" جانتا ہوں !۔۔۔ فکر مت کرو وہیں پر جا رہا ہوں میں۔۔۔ تم بھی آ جانا"۔۔۔۔ سفیر کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری لہجے میں بولا۔

اور کچھ لمحوں بعد ہی وہ لوگ جائے حادثہ پر موجود تھے اور دونوں کی آنکھوں میں باوجود شدید کرب کے نمی کا نام و نشان تک نا تھا۔

کچھ دیر بعد یہ ہمیں اندر جانے دیں گے مگر تب سارے ثبوت مٹ چکے ہوں گے"۔۔۔ سفیر سنجیدہ لہجے میں بولا۔ جس پر سفیان نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

بابا کی ڈیڈ باڈی کو گھر لے کر جانا ہے !۔۔۔اور آگے کا لائحہ عمل تم جانتے ہی ہو"۔۔۔بدر سفیان کو خاموش دیکھ کر بولا جبکہ سفیان نے اس کی جانب اداس مسکراہٹ سے دیکھا۔

تم نے ابھی تک بابا کو سارہ کے لئے معاف نہیں کیا نا"۔۔۔۔سفیان جب بولا تو" آواز ضبط کے باعث لرزش زدہ تھی۔

میں نے ان کو بہت پہلے ہی معاف کر دیا تھا!۔۔۔مگر جو خلا انہوں نے میری" ذات میں چھوڑا ہے وہ میں چاہ کر بھی پر نہیں کر سکتا ہوں !۔۔۔میں ان کے لئے کوئی دھواں دار جذبات نہیں رکھتا اپنے دل میں "۔۔۔بدر سنجیدہ لہجے میں بولا جبکہ سفیان نے ہولے سے سر جھٹک دیا۔

کمرہ نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔دو نفوس آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ان کے سروں پر سپاٹ لائٹ جل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بہت اچھا کیا ایسے فارغ آدمی کو ختم کر کے تم نے !۔۔۔میں اس نیک کام بہت دیر سے سوچ رہی تھی"۔۔۔۔۔نسوانی آواز کمرے میں ابھری۔

"جانتا ہوں !۔۔۔اب آگے کیا چاہتی ہو تم !۔۔۔۔تم نے اپنا وعدہ پورا کیا میں نے اپنا !۔۔۔مزید کیا ڈیل کرنی ہے ہم لوگوں کو"۔۔۔۔۔شہروز کی سرد آواز کمرے کی دیواروں سے ٹکرائی۔

"تمہارا اگلا ہدف احمت بے ہے !۔۔۔۔اس کے بدلے میں میں تمہیں بیس ملین ڈالر دوں گی"۔۔۔۔سامنے موجود لڑکی اپنے ناخنوں کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"بیس ملین ڈالر !۔۔۔۔ٹھیک ہے منظور ہے مجھے"۔۔۔۔۔شہروز نے اتنا کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ایک ہفتے کا وقت ہے تمہارے پاس !۔۔۔۔کام ہو جانا چاہیئے !۔۔۔پانچ ملین تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کیئے جا چکے ہیں"۔۔۔۔سیاہ آنکھوں والی لڑکی عامیانہ لہجے میں بولی جس پر شہروز سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عمار اور سب گھر والے لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے اور چائے کا دور چل رہا تھا۔ آئزل بھی بیٹھی ہوئی تھی اور عمار سے نظریں ملانے سے گریز کر رہی تھی۔

"تو ظہیر بھائی صاحب اب جبکہ آپ اپنے سارے کام نپٹا کر واپس آ چکے ہیں تو ہم پھر آئزل اور عمار بیٹے کی منگنی کی رسم بھی لگے ہاتھوں کر دیتے ہیں"۔۔۔۔ عمار کی والدہ سمعیہ اب کی بار بولیں۔

"میں بھی ایک ماہ بعد واپس آئی ہوں آپ سے بات کرنے کا موقع ہی اب ملا ہے"۔۔۔۔ سمعیہ اپنی بات مکمل کر کے اب ظہیر کے جواب کی منتظر تھیں۔

"جی ٹھیک ہے مگر یہ منگنی پاکستان جا کر ہو گی!۔۔۔یہاں پر نہیں"۔۔۔۔ظہیر کچھ سوچتے ہوئے بولا جس پر آئزل نے حیرانگی سے ان کی جانب دیکھا اور پھر ایک نظر عمار کو جس کا فون بلنک کر رہا تھا۔جبھی عمار فون اٹینڈ کرتا کان سے لگاتا لاؤنج سے باہر نکل گیا۔

"کیوں آئزل بیٹا آپ کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے نا؟"۔۔۔۔سمعیہ اب خاموش بت بنی آئزل کو مخاب کرتے ہوئے بولیں۔

"م۔۔مم۔۔مجھے کیا اعتراض ہو گا!۔۔۔جیسا آپ لوگوں کو ٹھیک لگے"۔۔۔۔آئزل اتنا کہنے کے بعد خاموش ہو گئی تو ریحانہ بھی مسکرادیں۔

www.novelsclubb.com

"بہت اچھی بچی ہے ہماری آئزل !۔۔۔مانا پھوہڑ ہے مگر فرمانبرادر بھی بہت ہے"۔۔۔۔ریحانہ اب اس کو تنگ کرتی ہوئی بولیں جس پر آئزل نے ان کو شاکی نظروں سے دیکھا۔"امی !۔۔۔اب ایسے بھی نا بولیں آپ"۔۔۔۔آئزل نروٹھے پن سے بولی جس پر ریحانہ اور باقی سب ہنس پڑے۔جبکہ دوسری جانب سفیان فون پر عمار کو ہدایات دے رہا تھا۔

"راجر باس !۔۔۔آئی ول بھی دیئر ان ٹوڈیز"۔۔۔۔عمار نے اتنا کہتے فون رکھ دیا" جبکہ اپنی پشت پر کسی کی موجودگی وہ پہلے ہی محسوس کر چکا تھا۔آئزل اس بات سے بے خبر ایک قدم مزید اگے بڑھی تو عمار نے رخ موڑا تو وہ اس سے ٹکراتے بال بال بچی۔

کدھر دھیان ہوتا ہے آپ کا وائف ٹو بی"۔۔۔۔عمار اس کو بازو سے تھامتا اپنی"
جانب کھینچتا ہوا بولا جس پر آئزل نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بمشکل فاصلہ
برقرار رکھا۔

میں بس اپنے کمرے میں جا رہی تھی تو آپ کی آواز سن کر رک"
گئی"۔۔۔۔آئزل اپنے ہاتھوں کو تکتی ہوئی بولی جو ابھی تک عمار کے سینے پر تھے
جبکہ عمار اب اس کی کمر کے گرد بازو حائل کر چکا تھا جس پر آئزل کا دل ایک لمحے کو
زور کا دھڑکا۔

www.novelsclubb.com

اچھا تو پھر کیا سنا آپ نے ؟"۔۔۔عمار اس کے چہرے کو جانچتی نگاہوں سے دیکھتے"
ہوئے بولا جس پر آئزل نے اک نظر اٹھا کر اس

کو دیکھا۔اس کی آنکھوں میں ان کہے جذبات کا طلاطم برپا تھا۔

"آپ لوگوں نے یہ سب خود ہی اتنی جلدی طے کر لیا مجھ سے پوچھا بھی نہیں"۔۔۔۔آئزل اب کی بار پھر سے نظریں اپنے ہاتھوں کی جانب مرکوز کرتے ہوئے بولی۔جبکہ عمار کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی۔

"آپ میری پناہوں میں خود آئی ہیں!۔۔۔آئزل بی بی!۔۔۔اب میں آپ کو خود سے دور نہیں جانے دے سکتا ہوں!"۔۔۔۔عمار اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا جس پر آئزل ٹرانس کی سی کیفیت میں آ گئی۔

www.novelsclubb.com

اور رہی بات منگنی کی !۔۔پاکستان جا کر میں ڈائریکٹ نکاح چاہتا ہوں !۔۔۔یہ" فضول کی فارمیلیٹیز نہیں !۔۔۔مجھے امید ہے آپ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا اس سب پر"۔۔۔۔عماراب کہ سنجیدہ لہجے میں بولا جس پر آئزل نے حیران نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

ویسے شرماتے ہوئے بہت بلش کرتی ہیں آپ"۔۔۔اتنا کہتے ہوئے عمار اس کے" بالوں پر بوسہ دیتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گیا جبکہ آئزل دیوار گیر آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگی۔وہ واقع میں اتنا بلش کر رہی تھی اس کے سامنے !اف وہ بھی کیا سوچتا ہو گا۔دونوں ہاتھ منہ پر رکھتے ہوئے آئزل نے سوچا پھر مسکرا دی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

-: دو دن بعد

"رحمت سر اندر موجود ہیں کیا؟"۔۔۔سفیان رحمت کے کمرے کے باہر کھڑے ہوئے ملازم سے پوچھ رہا تھا۔

"جی سر صبح سے کمرے میں موجود ہیں!۔۔۔اور انہوں نے کہا ہے کہ کوئی ان کو ڈسٹرب نا کرے"۔۔۔۔ملازم مودب انداز میں بولا۔

"ان سے کہو شہروز نے ان سے ملاقات کے لئے کوریگون کو بھیجا ہے"۔۔۔۔سفیان کرخت لہجے میں بولا جس پر ملازم بنا کسی چوں چراں کے اندر کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جانب بڑھ گیا۔ مگر جونہی باہر آیا اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا۔ گویا جسم کا سارا خون نچڑ گیا ہو۔

کیا ہوا ایسے کیوں کھڑے ہو بلا وا نہیں "۔۔۔سفیان تحکم سے بولا۔ "

س۔۔۔ سر وہ۔۔۔ وہ رحمت۔۔۔ "۔۔۔ ملازم ہکلاتے ہوئے بولا۔ جس پر " سفیان نے بے زاریت سے اس کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

ہٹو پیچھے میں خود دیکھ لیتا ہوں !۔۔۔ تم تو ایسے کر رہے ہو جیسے رحمت بے کا" بھوت دیکھ لیا ہو "۔۔۔۔سفیان کی چلتی زبان خاموش ہو چکی تھی اور سامنے رحمت کا بے جان وجود بیڈ پر دراز تھا۔ گلے کے ارد گرد خار دار تار لپٹی ہوئی تھی جس پر

خون جم چکا تھا۔ہاتھوں پر گلووز چڑھاتا سفیان آگے بڑھا اور ارد گرد سے مشکوک چیزیں اٹھاتا وہاں سے باہر نکل آیا۔

"پولیس کو خبر کر دی ہے میں نے !۔۔۔وہ کچھ ہی دیر میں آتی ہو گی !۔۔۔۔تب تک کوئی اس کمرے میں نا جائے"۔۔۔سفیان تحکم سے بولا جبکہ ملازم کی متغیر رنگت ہنوز برقرار تھی۔

www.novelsclubb.com

سیاہ رنگ کی ٹی شرٹ ٹراؤزر میں سیاہ جو گر پیروں میں پہنے عزیزہ مسلسل رننگ کر رہی تھی جبھی فون کی گھنٹی پر رکی اور ملنے والی اطلاع پر سر ہلاتی فون جیب میں اڑس کر بینچ پر بیٹھ گئی۔

عزیزہ رحمت بے ایکسپائر ہو گیا ہے !۔۔۔ سفیر اس کے قریب آتا ہوا بینچ پر " ساتھ بیٹھ گیا اور معصومیت سے بولا۔ " بری بات !۔۔۔ کسی کا یوں مذاق نہیں بناتے ہیں"۔۔۔ عزیزہ بھی اتنی معصومیت سے دوبدو بولی۔

www.novelsclubb.com

ہاں جیسے میں تو جانتا ہی نہیں ہوں کہ اس سب میں تمہارا ہاتھ نہیں " ہے !۔۔۔ جتنی تم معصوم بننے کی اداکاری کر رہی ہو"۔۔۔ سفیر اب اس کو جانچتی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔ عزیزہ نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا۔ ماتھے پر بکھرے بے ترتیب بال، متبسم چہرہ لئے وہ اپنی سیاہ آنکھیں اس پر جمائے اس کو

جانچ رہا تھا۔اک پل کے لئے عزیزہ کو اپنا دل ان سیاہ آنکھوں میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

یہ تمہاری آنکھیں شروع سے ایسی ہیں!۔۔۔یا پھر آج ایسی لگ رہی ہیں"۔۔۔۔عزیزہ ذومعنیت سے بولی جس پر سفیر نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔"کیا مطلب کیسی"۔۔۔سفیر آنکھوں کو چھوٹی کرتا ہوا سوالیہ انداز میں بولا جس پر عزیزہ نے سر جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں مذاق کر رہی تھی!۔۔۔اب چلو چل کر واقع کی تفتیش بھی کرنی ہے"۔۔۔۔عزیزہ کھڑی ہوتی ہوئی بولی جس پر سفیر نے اس کی جانب نا سمجھی سے دیکھا۔

عزیزہ تم نے واقع میں یہ سب نہیں کیا ہے کیا؟۔۔۔یا پھر ڈرامہ کر رہی "
ہو"۔۔۔سفیراب کہ تحیر سے بولا جس پر عزیزہ نے ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی۔

میں جو بھی کام کرتی ہوں ڈنکے کی چوٹ پر کرتی ہوں بدر سفیر!۔۔۔مجھے چھپ "
کروار کرنے کی عادت نہیں ہے!۔۔۔اور رہی بات ڈرامہ کرنے کی تو مجھے تمہارا
یا کسی کا بھی کسی بھی قسم کا کوئی خوف نہیں"۔۔۔۔عزیزہ سرد لہجے میں بولی جس پر
بدر مسکرا دیا۔جبکہ عزیزہ کو اس کی یہ مسکراہٹ اس وقت زہر لگی۔

اور محبت کے متعلق کیا خیال ہے عزیزہ شجاع حیدر!"۔۔۔۔جتاتی نظروں سے" سفیر بولا تو عزیزہ نے اس کو تیکھی نگاہوں سے دیکھا اور بنا کوئی جواب دیئے وہاں سے نکل گئی۔

-:دو دن بعد

سفیان اپنے کیبن میں بیٹھا پوسٹ مارٹم رپورٹ کا مطالعہ کر رہا تھا جب عمار اندر داخل ہوا۔

www.novelsclubb.com

کیسے ہو عثمان کیا حال چال ہیں تمہارے"۔۔۔سفیان اس کو دیکھتے ہوئے بولا جو پہلے کی نسبت خاصا خوش دکھائی دیتا تھا۔

خیریت تو ہے ویسے !۔۔۔۔آج کے دن ڈیمون کنگ میرا حال احوال دریافت کر رہے ہیں !۔۔۔ویسے مجھے یہ بات تو معلوم ہے کہ ابھی سورج مشرق سے طلوع نہیں ہوا ہے"۔۔۔۔لہجے کو شریر بنائے عثمان بولا جس پر سفیان نے غصے بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

اوپس !۔۔۔معذرت جناب !۔۔۔اس وقت آپ ڈیمون کنگ نہیں میرے کلاس فیلو سفیان ہیں میں بھول گیا تھا"۔۔۔۔عثمان ہنوز ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔جبکہ سفیان نے زور سے رپورٹس ٹیبل پر پٹخی جس پر عثمان کی زبان کو بریک لگا۔

"مسٹر عمار عثمان علی آپ کی سو کالڈ اداکاری اگر مکمل ہو گئی ہو تو کام کی بات کریں"۔۔۔۔۔سفیان تیکھے لہجے میں بولا تو عثمان مسکرا دیا اور ہاتھ میں پکڑا مٹھائی کا ڈبہ کھول کر اس کی جانب بڑھایا۔

"پہلے میری ڈیٹ فکس ہونے کی مٹھائی تو کھالو"۔۔۔۔عثمان مسکراتے ہوئے بولا جس پر سفیان کو اس کی آنکھوں کی چمک کی وجہ سمجھ آئی۔

"ڈیٹ فکس یا منگنی ؟۔۔۔۔میرا نہیں خیال سمیعہ آنٹی اتنی جلدی تمہاری شادی کریں"۔۔۔سفیان اب طنزیہ انداز میں معنی خیزی سے مسکراتا ہوا بولا جس پر عثمان جی بھر کر بدمزہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم فکر مت کرو!۔۔۔ منگنی تو اک شوشہ ہے!۔۔۔ میں شادی ہی کر رہا ہوں" آئزل سے"۔۔۔۔ عثمان فرضی کالر جھاڑتا ہوا بولا جس پر سفیان ایک جھٹکے سے ٹیک چھوڑتا سیدھا ہو بیٹھا۔ آنکھوں میں تحیر پنہاں تھا۔

کیا مطلب؟۔۔۔ کرنل سہیل کی بیٹی صالحہ سے!۔۔۔ کرنل کو یہ بات معلوم" ہوئی تو وہ پہلی فرصت میں اکیس توپوں کے سامنے کھڑا کر کے سلامی دے گا تمہیں"۔۔۔ سفیان اب کہ دوبارہ کرسے سے ٹیک لگاتا پر سکون انداز میں بولا جس پر عثمان مسکرادیا۔

"یہ تمہاری خوش فہمی ہے کہ وہ ایسا کچھ کریں گے!۔۔۔اس وقت وہ ظہیر خان کی بیٹی ہے اور میری ہونے والی منکوحہ"۔۔۔عثمان اتنا کہہ رپورٹس پڑھنے لگا۔صفحے پلٹنے کے ساتھ ساتھ اس کے ماتھے پر شکنوں کا جال بچھنے لگا۔

"یہ۔۔۔یہ کیا بکواس ہے!۔۔۔میں نہیں مانتا یہ سب"۔۔۔عثمان رپورٹس ٹیبل پر پھینکتا تردید کرنے والے انداز میں بولا جس پر سفیان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں بھی نہیں مانتا ہوں اس سب کو!۔۔۔کیونکہ رحمت بے جس رات پاکستان آیا تھا اسی رات قتل ہو گیا تھا اور اس کی اگلی صبح میں وہاں پر اس سے ملاقات کے لئے گیا تھا تو مجھے اس کے کمرے سے یہ انگوٹھی ملی تھی۔اس پر خون لگا ہوا تھا۔۔۔یوں محسوس ہوتا ہے حملہ آور سے جھڑپ میں یہ سب ہوا ہے۔

اس واقع کی تفتیش کے لئے میں تمہیں ہائر کرنے والا تھا مگر اس سے پہلے عزیزہ" نے ساری مسٹری سلجھادی"۔۔۔سفیان تسلسل سے بول رہا تھا جب کہ عزیزہ کا نام سن کر اس نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

یہ انگوٹھی گرفتر کی ہے!۔۔۔اس کے بابا کو جب اس نے مارا تھا تو یہی انگوٹھی" پہنی ہوئی تھی۔ مگر یہ سمجھ نہیں آرہا کہ وہ اپنے مہروں کو کیوں مار رہا ہے"۔۔۔سفیان سوچنے والے انداز میں بولا۔

اس کا پتا بھی بہت جلد چل جائے گا"۔۔۔عثمان کچھ سوچتے ہوئے بولا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیاایسا کچھ ہے جو تم مجھ سے چھپا رہے ہو"۔۔۔سفیان کے سوال پر عثمان نے نفی میں سر ہلایا۔اور سفیان اس کی اس وضاحت پر متذبذب سا ہو گیا۔

سفید چمچاتی کار زاہدار یبی کے گھر کے باہر رکی۔سفید رنگ کا کرتہ کے ساتھ بلیو جینز زیب تن کئے ہوئے عزیزہ کار میں سے باہر نکلی اور سن گلاسز ماتھے پر ٹکا لیں۔چہرے پر دلفریب مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔نزدیک جاکر دروازے پر دستک دی۔دوسری دستک پر دروازہ کھل گیا اور سامنے ہی صائمہ موجود تھیں۔

کیسی ہی آنٹی !۔۔۔مجھے یقین ہے کہ آپ خیر ہت سے ہوں گی اور مجھے بھولی بھی " نہیں ہوں گی "۔۔۔۔عزیزہ مسکراتے ہوئے بولی جس پر صائمہ کی رنگت متغیر ہوئی۔

تم یہاں پر کیوں آئی ہو اب "۔۔۔۔صائمہ اپنی متغیر ہوتی حالت کو کمپوز کرتی " ہوئی بولی۔"ارے گھر آئے مہمان کو یوں دروازے پر کھڑا کر کے سوال جواب کرتے ہیں "۔۔۔۔عزیزہ لہجے میں چہکار بھرے بولی جس پر صائمہ نے تنفر سے اس کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

ویسے آپ کی اطلاع کے لئے بتادوں !۔۔۔میں ان گزرے ماہ و سال کا حساب " لینے آئی ہوں اور ساتھ میں اپنی بہن کو بھی !۔۔۔مگر ابھی کہ لئے وہ یہیں پر رہے گی !۔۔۔اور اپنے شوہر سے کو میرا پیغام پہنچا دیجئے گا کہ وہ جو کر رہے ہیں اس سے

باز آجائیں اگر زندگی پیاری ہے تو"۔۔۔۔عزیزہ سرد لہجے میں بولی جس پر صائمہ کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا گئی۔اتنے میں شمائل دروازے پر آگئی۔

امی کون ہے باہر۔۔۔"۔۔۔۔عزیزہ کو سامنے دیکھ کر شمائل کے باقی الفاظ منہ " میں ہی دم توڑ گئے تھے۔ہو بہو اپنے جیسی شکل والی لڑکی !۔۔۔بس آنکھوں اور بالوں کا رنگ مختلف تھا۔ہاں نین نقش میں مختصر سا تضاد تھا۔

آپ کون ہیں !۔۔۔اور امی یہ اس طرح دروازے پر کیوں کھڑی" ہیں"۔۔۔۔شمائل کے سوال پر صائمہ نے تھوک نگلا۔

میں ہوں عزیزہ شجاع حیدر !۔۔۔ سوشل سروس والوں کی جانب سے یہاں آئی" ہوں۔۔۔ یہ میری پرانی جاننے والی ہیں ان سے ملنے آئی تھی "۔۔۔ عزیزہ شمائل کی الجھن دور کرنے کی غرض سے بولی۔ پورے چھ سال بعد وہ اس کو دیکھ رہی تھی۔ گھنگریالے بال کمر سے نیچے تھے اور پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔ گال پھولے ہوئے اور گلابی تھے۔ آنکھوں کا رنگ شہد جیسا تھا اور چمک کانچ جیسی۔ عزیزہ اتنا کہہ کر رکی نہیں اور واپس مڑ گئی چند لمحے اور رہتی تو شاید اپنا قابو کھو دیتی۔ جبکہ صائمہ شکر کا کلمہ پڑھتی دروازہ بند کرتی اندر کی جانب بڑھ آئیں جبکہ شمائل بھی اب ان کے پیچھے پیچھے تھی۔

www.novelsclubb.com

امی یہ کون تھی جو باہر کھڑی تھی !۔۔۔ وہ بھی ہو بہو میرے جیسی "۔۔۔۔ شمائل" متذبذب لہجے میں بولی جس پر صائمہ ایک لمحے کو ششدر رہ گئیں۔ "دنیا میں ایک شکل کے سات لوگ ہوتے ہیں !۔۔ اب کیا وہ سب ہی تمہارے رشتے دار ہوں

گے اگر تم سے مماثلت رکھتے ہوں گے"۔۔۔۔صائمہ غصے سے کہتی کچن کی جانب بڑھ گئی جبکہ شائل پیچھے ششدر کھڑی رہ گئی۔

جبکہ دوسری جانب کار میں بیٹھی عزیزہ کی آنکھوں میں نمی تھی جس کو وہ واپس بھیجتی کار اسٹارٹ کر چکی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

اب وقت آچکا ہے کہ اپنے سب سے بڑے دشمن کو نکیل ڈال دی جائے"۔۔۔۔سرد مردانہ آواز کمرے میں گونجی۔

جانتی ہوں بھیا!۔۔۔کہ اب وقت آگیا ہے میں بھی چاہتی ہوں کہ اب دشمن کو" جڑ سے اکھاڑ پھینکوں"۔۔۔۔مقابل کی آواز پر وہ لڑکی بھی بول اٹھی جو کب سے خاموش بیٹھی تھی۔

تع پھر ٹھیک ہے کل رات بارہ بجے ہم اس کے فارم ہاوس پر جائیں" گے!۔۔۔وہاں پر وہ اپنی فیملی کے ساتھ موجود ہے اور مزید ایک ہفتہ ٹھہرے گا"۔۔۔۔مقابل ہنوز اسی لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

سمجھ گئی میں!۔۔۔سارا منصوبہ آپ پہلے سے ہی جانتے ہیں"۔۔۔۔وہ لڑکی" اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔

وسیع و عریض بنگلے پر مشتمل فارم ہاوس میں آج شہر وز اور اس کے گھر والے موجود تھے۔

"بابا جب آپ فری ہوں گے تو ہم ہارس رائیڈنگ کے لئے جائیں گے "۔۔۔۔گندمی رنگت، سیاہ چمکدار آنکھوں والی سات سالہ بچی شہر وز کے قریب آکر بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیوں نہیں میری جان !۔۔ ہم آج شام میں ہی ہارس رائیڈنگ کے لئے جائیں گے "۔۔۔۔اپنی بیٹی کو پیار بھرے انداز میں جواب دے کراب وہ اپنی بیوی کی طرف متوجہ تھا جو کرسی پر بیٹھی کسی سوچ میں محو تھی۔

کیا ہوا سحر ؟ کن سوچوں میں گم ہو "۔۔اس کے قریب جاکر شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا جس پر وہ چونکی پھر پھیکا سا مسکرادی۔ "کچھ نہیں بس طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی مجھے اپنی "۔۔۔۔۔ سحر نظریں زمین پر گاڑے بولی جس پر شہروز کو وہ اس پل اجنبی سی لگی۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہوا ہے کیا؟۔۔۔ بولو !۔۔۔ کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ "۔۔۔ شہروز اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اپنائیت سے بولا جس پر سحر نے کن اکھیوں سے اس کی جانب دیکھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں بس بابا کی یاد آرہی تھی"۔۔۔۔ سحر اداس لہجے میں بولی جس پر شہروز کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔ "جو چلے جائیں وہ یاد بہت آتے ہیں!۔۔۔ مجھے افسوس ہے کہ تمہارے اس دکھ کا میں مداوا نہیں کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ شہروز دلاسہ دینے والے انداز میں بولا جس پر سحر طنزیہ ہنسی ہنسی جو شہروز کی نظروں سے مخفی رہی۔

****

:-دو دن پہلے

www.novelsclubb.com

سحر مال میں شاپنگ کی غرض سے آئی تھی جب اس کا ٹکراؤ ایک لڑکی سے ہو گیا۔وہ معذرت کر کے آگے بڑھنے لگی جس پر اس لڑکی نے اس کو روک لیا تو اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

مجھے آپ سے کچھ دیر بات کرنی تھی !۔۔۔صرف دس منٹ زیادہ دیر نہیں" لگاؤں گی"۔۔۔عزیزہ منت والے لہجے میں بولی جس پر سحر منع نا کر سکی۔

کچھ دیر بعد ہی وہ دونوں مال کے کیفیٹیریا میں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

تم نا تو مجھے جانتی ہو،اور نا میں تم سے کبھی ملی ہوں تو مجھ سے بات کرنے کا" مقصد"۔۔۔سحر خفت زدہ سی بولی جس پر عزیزہ نرمی سے مسکرا دی۔

چلیں میں آپ کو پہلے اپنا تعارف کروادیتی ہوں !۔۔۔میرا نام ہے عزیزہ شجاع"
حیدر !۔۔۔۔میجر شجاع حیدر شہید کی بیٹی ہوں میں !۔۔۔آپ کے شوہر مجھے اچھے
سے جانتے ہیں"۔۔۔۔عزیزہ یک روبولی جس پر سحر نے اس کی جانب نا سمجھی سے
دیکھا۔اس سب کا اس کے شوہر سے کیا تعلق ہوا بھلا۔

ہاں سمجھ گئی میں آگے کہو کیا کہنا چاہتی ہو"۔۔۔۔سحر اس کو یوں خاموش دیکھ کر"
بول پڑی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کے شوہر شہروز آفندی!۔۔۔۔بلیک ورلڈ مافیا میں گرفتر کے نام سے مشہور ہے!۔۔۔اس نے ہی میرے باپ کو شہید کیا تھا"۔۔۔۔عزیزہ اب کہ سرد مہری سے بولی جبکہ اس کی بات سن کر سحر حق دق سی رہ گئی۔

"یہ۔۔۔یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم؟۔۔۔میں کیسے یقین کر لوں کہ تم سچ کہہ رہی ہو"۔۔۔سحر بے یقینی کی سی کیفیت میں بولی۔

"کیا آپ کی اور شہروز کی پسند کی شادی تھی اور اس کے لئے آپ کے بابا نہیں راضی تھے"۔۔۔۔عزیزہ نے سوال کیا جس پر سارہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

تم کون ہو اور کیا چاہتی ہو"۔۔۔سحر اب کہ ذرا سختی سے بولی۔"

اور پھر شہروز کے رشتے بھیجنے کے ایک ہفتے بعد آپ کے والد کی کار ایکسیڈنٹ میں" موت ہو گئی!۔۔۔ایسا ہی ہوا تھا نا"۔۔۔عزیزہ اس کے لہجے کی پرواہ کئے بغیر بولی جس پر سارہ حق دق سی رہ گئی۔

مگر اس سب کا شہروز سے کیا تعلق ہے"۔۔۔سحر اپنے اندر پنپتے خدشے کو" نظر انداز کرتے ہوئے بولی جس پر عزیزہ مسکرا دی۔

شہروز آپ کے باپ کا بھی قاتل ہے!۔۔۔میرے باپ کا بھی!۔۔۔اور بہت" سی معصوم جانوں کا بھی"۔۔۔عزیزہ تھوڑا آگے کو جھکی مدھم مگر سرد آواز میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بولی جس پر سحر کا سارا وجود ایسے ہو گیا جیسے برف کا مجسمہ ہو۔کاٹو تو لہو نا ٹپکے۔ارد گرد میں تمام چیزیں رک گئیں اور وقت کہیں بہت پیچھے چلا گیا۔

"بیٹا وہ تمہارے لئے ایک اچھا انتخاب نہیں ہے میں تمہیں کیسے سمجھاوں یہ بات"۔۔۔۔اپنے بابا کے الفاظ اس کی سماعتوں میں گونجے ساتھ ہی ان کی میت آنکھوں کے سامنے گھوم گئی۔

"مگر اس سب کا کیا ثبوت ہے تمہارے پاس"۔۔۔دماغ کام نہیں کر رہا تھا کچھ سجھائی نا دے رہا تھا۔ مگر الفاظ خود بخود اس کے منہ سے ادا ہوئے جس پر عزیزہ مسکرا دی اور ایک فائل اس کے سامنے رکھ دی اور ساتھ ہی موبائل پر ویڈیو پلے کر دی۔اتنے واضح ثبوتوں کے بعد کسی قسم کے شک کی۔گنجائش باقی نا تھی۔

"ن۔۔نہیں۔۔۔یہ سب۔۔۔جھوٹ۔۔ہے"۔۔۔۔حلق میں سے پھنسی ہوئی آواز نکلی۔سحر کا شاک سے برا حال تھا۔لب کپکپا رہے تھے آنکھوں کے سامنے سارے مناظر کسی فلم کی مانند چل رہے تھے۔

"اب تم کیا چاہتی ہو مجھ سے"۔۔۔سحر کی گھٹی گھٹی سی آواز نکلی۔۔۔۔"یہی کہ خود کو اور اپنی بیٹی کو بچا لیں !۔۔۔اب شہروز آفندی کی رسی کھینچنے والی ہے !۔۔۔میں نہیں چاہتی ایک مرتبہ پھر سے کسی عزیزہ کے سامنے کسی شجاع کا قتل ہو"۔۔۔۔اتنا کہہ کر عزیزہ اٹھ کھڑی ہوئی۔"چلتی ہوں !۔۔۔اپنا خیال رکھیے گا"۔۔۔پرس کندھے پر ڈالتی عزیزہ آگے بڑھ گئی جبکہ سحر وہیں منجمد سی بیٹھی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لونگ روم میں لیونڈر کی مہک رچی بسی تھی۔جانی پہچانی پرفیوم کی خوشبو کی مہک پر آنے والے نے نووارد کو دیکھا۔اور اک نرم استقبالیہ مسکراہٹ اچھالی۔آنے والے کے نین نقش ہو بہو نووارد سے میل کھاتے تھے۔گہرے نیلے رنگ کی سرد مہر آنکھیں،سیاہ چمکدار بال اور بیضوی چہرہ!۔۔۔۔سامنے اپنا عکس ہی تو موجود تھا۔

آگئی ہو تم میری بیٹی!بہت اچھا کام کر رہی ہو تم"۔۔۔۔۔شفیق مردانہ آواز" ابھری جس پر وہ لڑکی مسکرا کر سامنے موجود صوفے پر بیٹھ گئی۔

دادا جان!۔۔۔۔اب فیصلے کا وقت آچکا ہے!۔۔۔۔آپ نے مجھ سے کہا تھا" آخری وار کی بار آپ سے اجازت طلب کر لوں!۔۔۔۔اسی لئے آج آپ کے پاس آئی ہوں"۔۔۔۔وہ لڑکی ان کے چہرے پر نظریں جمائے بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاں میں چاہتا تھا کہ مجھے معلوم ہو میرے بیٹے کی نشانی کسی مشکل میں تو نہیں ہے !۔۔۔ مگر میں دیکھ چکا ہوں تم اپنی حفاظت خوب کرنا جانتی ہو "۔۔۔۔ شفیق لہجے میں جملے ادا ہوئے۔

تو پھر اجازت ہے مجھے "۔۔۔۔ عزیز اجازت طلب نظروں سی بولی۔ جس پر انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جس پر وہ سرعت سے اٹھ کر وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔ پیچھے موجود ہستی کی آنکھوں کی نمی نے منظر کو دھندلا کر دیا تھا۔ پھر آنکھوں میں آئی نمی کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے ہوئے فون اٹھایا نمبر ڈھونڈا اور کال ملائی۔ دوسری جانب بیل جا رہی تھی۔ تیسری بیل پر فون اٹھا لیا گیا۔

یس سر کیا آرڈرز ہیں !۔۔۔"۔۔۔۔ ایک نوجوان شخص مودب سا بولا۔"

میں نے تمہیں اس کی حفاظت پر مامور کیا تھا !۔۔۔ اور تم نے مجھ سے عہد کیا تھا" کہ اگر جان کی بازی بھی لگانی پڑی تو اس سے دریغ نہیں کرو گے "۔۔۔۔ ٹھہری ہوئی متوازن آواز اسپیکر کے اس پار گونجی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یس سر !۔۔۔میں آج بھی اپنے موقف پر قائم ہوں"۔۔۔۔۔نوجوان بھی" پر عزم انداز میں بولا۔ جس پر وہ شخص مسکرا دیا۔

اب وقت آگیا ہے کہ تم اپنی جان کی بازی لگادو پھر"۔۔۔۔حکمیہ انداز میں وہ" بولے جس پر وہ نوجوان سر تسلیم خم کرتا ہو بولا۔"جیسا آپ کہیں"۔

محل نما وسیع و عریض بنگلے میں جشن کا سا سماں تھا۔ایسے میں سیاہ رنگ کی پیروں کو چھوتی میکسی میں ملبوس، بالوں کا جوڑا بنائے، نیوڈ میک اپ کیئے، ہائی ہیلز کے سنگ اٹھلا کر اک ادا سے وہ چلتی ہوئی آرہی تھی۔ہر اٹھنے والی نگاہ کا مرکز تھی وہ!۔۔۔اپنے لئے ستائش وہ ان سب کی آنکھوں میں دیکھ سکتی تھی مگر اس سب سے بے نیاز وہ ناک کی سیدھ میں چلتی جارہی تھی۔نیلی آنکھوں میں گہری سرد مہری چھائی ہوئی تھی جو کسی بھی طرح کے جذبات سے عاری تھیں۔عزیزہ شجاع حیدر آج اپنا نیا روپ دنیا والوں سے متعارف کروانے کے لئے آئی تھی۔یہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پارٹی شہر کی جانی پہچانی ہستی شہروز علی نے اپنی بیٹی کی سالگرہ کے اعزاز میں منعقد کروائی تھی۔سب لوان کی آمد کے منتظر تھے جبکہ ان کا کچھ اتا پتا نا تھا۔عزیزہ مسکراتی ہوئی بنگلے کے اندرونی احاطے کی جانب بڑھ گئی تھی۔ چھت کو جاتی سیڑھیوں پر اس نے اپنا پہلا قدم رکھا اور لمبی راہداری کو اک نظر ٹھہر کر دیکھا۔پھر اک لمبی سانس اندر کو کھینچی اور پھر باہر کو ہوا کے سپرد کر دی۔اوپری زینوں سے آتے ہوئے شور کی آوازوں پر اس کی آنکھوں میں کرب کا اک نحیف سا تاثر ابھرا جس کی مدت چند لمحوں سے زیادہ نا تھی۔

عالیانہ بیٹا جلدی تیار ہو جائیں!۔۔۔۔آپ کے بابا اور میں آپ کا ویٹ کر رہے ہیں باہر"۔۔۔۔سحر کی آواز عزیزہ کے کانوں میں پڑی تو وہ کرب سے مسکرا دی۔جبکہ دوسری جانب سحر شہروز سے بے نیاز کھڑی سامنے موجود رنگز کو دیکھ رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ والے تم پر زیادہ جچیں گے!۔۔۔"۔۔۔شہروز قریب آکر بولا جس پر سحر نے" اجنبی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

ہاں ٹھیک ہے!"۔۔۔۔مختصر سا جواب دے کر اس نے شہروز کے ہاتھ میں" موجود ائیر رنگ کو پکڑ لیا۔ جبکہ اچانک کوئی کھڑکی میں سے کودا اور شہروز پر جھپٹا۔ اچانک حملہ ہونے کے باعث شہروز سنبھل نا سکا جس پر وہ منہ کے بل گر چکا تھا۔ نو وارد اس کی پشت پر جھکا اس کے ہاتھ باندھ چکا تھا۔ جبکہ شہروز ابھی کچھ سمجھ ہی نا پایا تھا۔ سحر حق دق سی سب دیکھ رہی تھی۔

وقت آگیا ہے تمام حساب بے باک کرنے کا شہروز عرف گرفٹر"۔۔۔۔۔ہیل" کی ٹک ٹک کے ساتھ سرد آواز کمرے میں گونجی۔ عزیزہ اک پر اسرار مسکراہٹ لئے بولی جس پر سحر کی رنگت بحال ہوئی۔

میں نے تم سے کہا تھا نا میرے بابا کو چھوڑ دو!"۔۔۔۔عزیزہ اوندھے منہ گرے" ہوئے شہروز کی جانب پنجوں کے بل جھک کر غرائی جس پر وہ حق دق سا رہ گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر تم نے میری ایک نہیں مانی !۔۔۔۔میری آنکھوں کے سامنے میرے بابا کو" بے دردی سے قتل کیا"۔۔۔۔عزیزہ کرب سے بولی جبکہ آنکھوں کی سرد مہری ہنوز برقرار تھی۔"نا صرف میرے بابا بلکہ میری ماما کو بھی بے دردی سے قتل کیا تھا تم نے "۔۔۔۔عزیزہ اسی انداز میں جھکی ہوئی بولی جبکہ سفیر اب شہروز کو سیدھا کرتا گھٹنوں کے بل بٹھا چکا تھا۔

تم کیا سمجھتی ہو !۔۔۔۔میں اس سب سے بے خبر تھا کہ تم یہاں نہیں آو" گی"۔۔۔لمبی خاموش کے بعد شہروز پھنکارا۔"تم یہاں اپنی مرضی سے آ تو گئی ہو مگر واپس میری مرضی سے ہی جاو گی" ۔۔۔۔۔شہروز کڑے تیور لئے بولا۔

سیکیورٹی"۔۔۔۔پھر اونچی آواز میں دھاڑا۔جبکہ کوئی جواب نا پا کر حیران ہوا۔"

اتنے سالوں بعد تمہارے تمام ساتھیوں کو مارنے کے بعد اتنی کچی تیاری کے" ساتھ نہیں آئی میں !۔۔۔۔یہاں کوئی بھی تمہیں بچانے کے لئے نہیں آئے

www.novelsclubb.com

گا"۔۔۔عزیزہ پھنکاری۔ جبکہ سفیر نے اس کی جانب گن اچھالی۔اس سارے واقعے میں سحر بت بنی کھڑی تھی۔

تم یہاں کھڑی کیا منہ دیکھ رہی ہو جا کر کسی کو مدد کے لئے بلاو"۔۔۔شہروز اس" کی جانب دیکھ کر دھاڑا۔

تم نے بابا کو مارا تھا نا میرے"۔۔۔ سحر اجنبی نگاہوں سے شہروز کو دیکھتے ہوئے" بولی جس پر وہ ہونق بنا اس کا منہ تکنے لگا۔

یہ سب بکواس کس نے کی ہے تم سے ؟"۔۔۔شہروز بے یقینی سے بولا جس پر" سحر نے نفی میں سر ہلایا۔

یہ سب بکواس نہیں ہے !۔۔۔ بالکل سچ ہے۔۔۔ تم نے ہی بابا کو مارا تھا جب" انہوں نے کہا تھا کہ تم میرے لئے ایک اچھا انتخاب نہیں ہو گے تو اس دن سے اگلے دن ان کی کار ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو گئی اور اس سب کے پیچھے بھی تمہارا ہی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاتھ تھا"۔۔۔ سحر دکھ سے بولی جس پر شہروز نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا۔

زیاد احمد سلطان کے متعلق کیا خیالات ہیں؟۔۔۔ان کو بھی آپ نے ہی قتل کیا" تھا"۔۔۔ سفیر سرد لہجے میں پھنکارا۔ جس پر شہروز کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

جبکہ عزیزہ نے بندوق کی نال اس کے ماتھے پر ٹکا دی۔ بندوق کی ٹھنڈی نال سے شہروز کی ریڑھ کی ہڈی تک سنسنا گئی۔ جبکہ دروازہ کھلا اور عالیانہ کی چیخ سنائی دی۔

بابا!۔۔۔ میرے بابا کو چھوڑ دو!۔۔۔ فار گاڈ سیک"۔۔۔ عالیانہ دوڑتی ہوئی" شہروز کے قریب جا کر اس سے لپٹ گئی۔ وہی منظر بس جگہ بدل گئی تھی۔اب صحیح معنوں میں شہروز کو اپنا آپ بے بس محسوس ہونا شروع ہوا تھا۔

عالیانہ یہاں سے چلی جاو بیٹا!۔۔۔ یہ لوگ تمہیں بھی مار دیں گے"۔۔۔۔ شہروز" منت بھرے لہجے میں بولا جبکہ عالیانہ نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔ "نہیں بابا میں آپ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاوں گی"۔۔۔کانپتی ہوئی آواز میں عالیانہ بولی جس پر عزیزہ کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ بکھر گئی۔

عالیانہ بیٹا!۔۔۔آپ کا باباکا اس دنیا سے ٹائم ختم ہو گیا ہے!۔۔۔۔اس لئے ان کو" اکیلا چھوڑ دو"۔۔۔۔عزیزہ گھٹنوں کے بل جھک کر اس کا رخ اپنی جانب کرتی بولی۔بندوق والا ہاتھ پہلو میں گرا ہوا تھا۔

آپ میرے بابا کو کیوں شوٹ کرنا چاہتی ہو"۔۔۔عالیانہ معصومانہ انداز میں" بولی۔"کیونکہ آپ کے بابا نے ہمارے بابا کو شوٹ کیا تھا"۔۔۔۔اس سے پہلے عزیزہ کوئی جواب دیتی باریک نسوانی آواز گونجی جس پر سب نے رخ موڑ کر دیکھا۔دروازے پر شمائل موجود تھی۔جبکہ عزیزہ یہ سب دیکھ کر حق دق سی رہ گئی۔"تم یہاں کیوں آئی ہوں شمائل"۔۔۔عزیزہ حیران ہو کر بولی۔"اپنے باپ کے قاتل کا انجام دیکھنا میرا بھی حق تھا اکیلا تمہارا نہیں ڈئیر سسٹر"۔۔۔۔۔شمائل چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کمرے کے وسط میں آکر رک گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"عثمان ساری سیکیورٹی تیار کرو!۔۔۔۔اور گر فنٹر کے فارم ہاوس پہ لے جا کر عزیزہ کو بیک اپ سیفٹی دو"۔۔۔سفیان تیز لہجے میں بولا۔ جس پر عثمان حیران ہوا۔

"کیا مطلب ؟۔۔۔۔وہ اس وقت وہاں کیا کر رہی ہیں ؟"۔۔۔ عثمان حیران ہوا۔

"وہ کبھی بھی کچھ بتا کر نہیں کرتی ہے ہمیں۔۔۔اپنا بدلہ اتارنے گئی ہے"۔۔۔۔اب کی بار رایان بولا جس پر عثمان نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"زیادہ حیران مت ہوا بھی تم سے مجھے آئزل کا بھی حساب لینا ہے"۔۔۔۔رایان کڑے تیوروں سے اس کی جانب دیکھتا ہوا بولا جس پر سفیان اپنی ہنسی دبا گیا۔

"وہ میں بس آپ کو بتانے والا تھا رایان بھائی"۔۔۔۔۔ عثمان گڑ بڑائے انداز میں بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ابھی ادھر ادھر کی ہانکنی چھوڑو اور جو ڈیمون کنگ نے کہا ہے اس پر عمل کرو"۔۔۔رایان تنبیہی انداز میں بولا جبکہ عثمان نے اس کی جانب کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔اور سر ہلاتا باہر چل دیا۔

زیادہ دانت مت نکالو!۔۔۔ابھی عزیزہ کو بھی ہر بات کا جواب دینا ہے تم نے"۔۔۔رایان تنبیہی انداز میں بولا جس پر سفیان نے ابرو اچکا کر اس کی جانب دیکھا۔

وہ میرے ماتحت ہے!۔۔۔میں اس کے نہیں"۔۔۔سفیان ناگواری سے بولا۔"

یہ تو وقت بتائے گا"۔۔۔رایان سگار سلگاتا مزے سے بولا جس پر سفیان سر جھٹک کر رہ گیا۔

عثمان تمام سیکیورٹی لے کر فارم ہاوس پہنچ چکا تھا جہاں سب لوگ حیرانی سے ان کو تک رہے تھے۔ مگر وہ اور باقی گارڈز ارد گرد سے بے نیاز آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ دور سے ہی بدر اور عزیزہ دونوں آتے دکھائی دیے تھے۔ ان کے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کو وہ نہیں پہچانتا تھا۔

ایکسکیوز می!۔۔۔۔مجھے آپ سب سے کچھ کہنا ہے"۔۔۔۔۔عزیزہ سب کو اپنی" جانب متوجہ کرتی ہوئی بولی۔

آج کی پارٹی برخاست کی جاتی ہے!۔۔۔آپ لوگ اپنے اپنے گھروں کو جا سکتے" ہیں"۔۔۔۔عزیزہ سب کو جانے کا کہہ کر شہروز کی جانب رخ موڑ گئی۔ جبکہ مجمع چھٹنے لگا تھا۔ ساتھ ساتھ لوگ چہ مگوئیاں کر رہے تھے۔

تو مسٹر شہروز آپ اب تیار ہو جائیں اپنے تمام ترکالے کرتوتوں کا حساب دینے" کے لئے"۔۔۔عزیزہ زہر خندہ لہجے میں بولی۔

میرے بابا کو مت مارو پلیز "۔۔۔۔عالیانہ منت کرتی ہوئی عزیزہ کے سامنے "آگئی جس پر اک لمحے کو عزیزہ گڑ بڑا گئی۔روتی ہوئی شکوہ کناں معصوم آنکھیں!۔۔۔کیا نا تھا ان میں۔۔۔التجا، منت اور بے بسی۔۔۔عزیزہ عالیانہ کو دیکھ کر رہ گئی۔پھر جھکی اور اس کو اپنے ساتھ لگا لیا۔

عالیانہ!۔۔۔۔آپ کے بابا کا اور آپ کا ساتھ اتنا ہی تھا!۔۔۔اس سے زیادہ آپ" ان کے ساتھ نہیں رہ سکتی ہو!۔۔۔نو مور آر گومنٹ "۔۔۔۔عزیزہ نے اتنا کہہ کر عالیانہ کو خود سے الگ کیا اور سحر کو اشارہ کیا جس پر سحر سرعت سے اس کو لے کر وہاں سے چل دی۔جبکہ شہروز پر نگاہ غلط ڈالنا تک گوارہ نا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

عثمان اس کو لے جاو یہاں سے!۔۔۔اس سے پہلے میں اپنا قابو کھو" دوں"۔۔۔۔عزیزہ چہرہ پھیرے بولی جس پر وہ سر ہلاتا اس کو وہاں سے لے گیا۔

تم نے اس کو مارا کیوں نہیں؟۔۔۔۔اس نے ہماری آنکھوں کے سامنے ہمارے" بابا کا قتل کیا تھا!"۔۔۔شمائل شکوہ کناں انداز میں بولی۔

کیونکہ عالیانہ نے اللہ کا نام لے کر کچھ مانگا تھا!۔۔۔اپنے باپ کی جان۔۔۔۔مجھ" سے اس کو مارا ہی نہیں گیا"۔۔۔۔عزیزہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔

آج اس کو قتل کر کے بھی مجھے وہ سکون نا ملتا جو میں اتنے سالوں سے تلاش کر" رہی ہوں"۔۔۔عزیزہ اسی انداز میں بولی۔

تم فکر مت کرو!۔۔۔شمائل ابھی غصے میں ہے"۔۔۔۔بدر عزیزہ کے قریب آتا" کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا جس پر عزیزہ رخ موڑ کر اس کی جانب دیکھنے لگ گئی۔جبکہ بدر نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھنے لگ گیا۔

شکریہ!"۔۔۔عزیزہ اس کی آنکھوں سے آنکھیں ملائے بولی۔"مگر کس" لئے"۔۔۔۔خود بخود بدر کے منہ سے الفاظ ادا ہوئے۔"۔۔۔ہر چیز کے لئے"۔۔۔۔عزیزہ مسکراتی ہوئی بولی۔اور پھر شمائل کی جانب جا کر اس کے گلے لگ گئی۔جبکہ شمائل بھی بنا کچھ کہے اس کے گرد بازو حائل کر گئی۔

بہت مس کیا میں نے تمہیں!۔۔۔۔مگر میں مجبور تھی"۔۔۔۔عزیزہ نم آواز" میں بولی۔

میں سمجھ سکتی ہوں آپی"۔۔۔۔۔شمائل اس کی پیٹھ تھپتپاتی ہوئی بولی۔"

-:ایک ہفتے بعد

کرنل سہیل کے بنگلے میں آج معمعل کے خلاف کافی چہ مگوئیاں جاری تھیں۔آئزل وسط میں جبکہ ایک طرف رایان جبکہ دوسری جانب خود کرنل صاحب براجمان تھے۔اوراپنی بیٹی کے ملنے پر پھولے نہیں سمارہے تھے۔عثمان گھر لوٹاتوکرنل سہیل اور رایان کو وہاں موجود پاکر ٹھٹکا۔پھر نظر گھمائی توساتھ ہی عزیزہ اور شمائل بھی نظر آئیں۔تبھی کسی نے اس کے کندھے پر مکاجڑاتووہ بے اختیار پلٹا۔پیچھے سفیان کھڑا مسکرارہاتھا۔عزیزہ عثمان کو رستے میں کھڑادیکھ کر مسکرادی۔جس پر عثمان خفیف ساہوتااندر آگیا۔

تو انکل پھر ہمارے دولہے میاں کو آپ کب رخصت کروا رہے "
ہیں"۔۔۔۔سفیان عثمان کے پہلو میں بیٹھتا شرارت سے بولا جبکہ عثمان دانت پیس
کر رہ گیا۔

بس اب یہ ایک ہفتے کے لئے فارغ ہی ہے !۔۔۔۔تو کل نکاح !۔۔۔پرسوں "
ولیمہ۔۔۔بس ہو۔گئی ساری تیاری"۔۔۔کرنل سہیل چٹکی بجاتے بولے۔

جبکہ باقی سب کے منہ کھلے کہ کھلے رہ گئے۔

لیکن ابھی تو ہماری اتنی تیاریاں رہتی ہیں"۔۔۔۔یہ بولنے والی شمائل تھی جس پر "
سہیل مسکرا دیا۔

بیٹا آپ سب کی تیاریاں ریحانہ پہلے ہی مکمل کر چکی ہیں !۔۔۔آپ فکر مت "
کریں"۔۔۔۔سہیل ریحانہ کو دیکھتے ہوئے بولے جس پر وہ مسکرا دیں۔

عزیزہ ویسے یہاں بہت کچھ ہے جو وضاحت طلب ہے!۔۔۔۔ تمہیں اپنے"
سفیان بھائی سے کچھ پوچھنا نہیں ہے"۔۔۔۔اب کی بار عثمان سفیان کو دیکھتا ہوا بولا
کہ لو میں اپنا بدلہ اتار رہا ہوں۔ جس پر عزیزہ مسکرا دی۔

نہیں!۔۔۔۔کیونکہ ان کو اسسٹ کرنے والی بھی میں اور ریحانہ آنٹی"
تھیں!۔۔۔۔ایسا ہی ہے نا ایجنٹ کوریگون"۔۔۔۔عزیزہ مسکراتی ہوئی بولی جس پر
عثمان حیران رہ گیا۔

واللہ!۔۔۔۔تم سے بچ کر رہنے میں ہی عافیت ہے"۔۔۔عثمان مصنوعی اداکاری"
کرتا ہوا بولا۔پھر جب اچانک آئزل پر نگاہ پڑی تو مسکرا دیا جس پر آئزل جھینپ گئی۔

اگلا دن:

آئزل کو روایتی دلہن کی طرح تیار کیا گیا تھا۔اس کی ایک جانب عزیزہ جبکہ دوسری جانب شائل کھڑی تھیں۔ان کے حصار میں سہج سہج کر قدم رکھتی چلتی ہوئی آرہی تھی۔عثمان کی تو نگاہیں اس سے ہٹ نا پا رہی تھیں۔ان دونوں نے آئزل کو عثمان کے سامنے موجود صوفے پر لا بٹھایا تھا۔درمیان میں جالی دار پردہ لگا ہوا تھا۔

ایجاب و قبول کا سلسلہ مکمل ہونے کے بعد اب فوٹو گرافر سب کی تصویریں اتار رہا تھا۔عزیزہ اپنی میکسی سنبھالتی سفیان کے پاس ائی۔وہ کچھ تذبذب کا شکار لگ رہی تھی۔

"سفیان بھائی!۔۔۔سفیر کہاں پر ہے؟۔۔۔پچھلے ایک ہفتے سے اس کو میں نے نہیں دیکھا ہے"۔۔۔عزیزہ ماتھے پر شکنیں لیے بولی۔

"وہ گھر پر ہی ہے!۔۔۔آج صبح واپس آیا ہے۔۔۔کہتا تھک گیا ہوں۔۔۔کل آجاوں گا ولیمے پر"۔۔۔سفیان تفصیل سے جواب دیتا بولا جس پر عزیزہ نے بوجھل سانس خارج کی۔

اچھا چلیں ٹھیک ہے "۔۔۔۔ عزیزہ واپس اسٹیج کی جانب بڑھ گئی۔"

****

اس وقت آئزل عثمان کے بیڈروم میں گھونگٹ نکالے بیٹھی ہوئی تھی۔اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست تھیں۔اک انجانا سے احساس کے حصار میں وہ یہاں مقید تھی۔ جبھی دروازہ کھلا اور عثمان وہاں سے داخل ہوا تو آئزل کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔

بہت شکریہ !۔۔۔ میرا ساتھ قبول کرنے کا" ۔۔۔۔ عثمان اس کے برابر میں بیڈ" پر بیٹھتے ہوئے بولا جس پر آئزل مسکرادی۔

ہاں پر ایک بات بتانی تھی تمہیں !۔۔۔ میں نہیں چاہتا کوئی جھوٹ یا غلط فہمی" کل کو ہمارے رشتے میں دراڑ ڈالے" ۔۔۔۔ عمار یکدم سنجیدہ ہوتا بولا جس پر آئزل تھوڑا حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

جس بٹلر سے تم نے محبت کی تھی،۔۔۔جس عمار کو تم نے چاہا تھا!۔۔۔۔اور جس" عثمان سے تمہاری شادی ہوئی ہے وہ سب ایک ہی شخص تھے۔۔۔۔بس اس وقت وہ سب میرے کوور رول تھے"۔۔۔۔عثمان آئزل کے گھونگٹ پر نظریں ٹکائے بولا جس پر آئزل نے جھٹ سے گھونگٹ ہٹایا اور بے یقین نظروں سے اس کی جانب دیکھنے لگی۔ عثمان کو ایسے ہی رد عمل کی توقع تھی۔

اب بھی نا بتاتے نا تو میں آپ کا سر کھول دیتی"۔۔۔۔آئزل اس کے سینے پر مکا" جڑتی ہوئی بولی جس پر عثمان حیرت سے اس کی جانب دیکھنے لگ گیا۔ پھر اس کا وہی ہاتھ تھام کر بولا۔

www.novelsclubb.com

تم غصہ نہیں ہو؟"۔۔۔۔وہ قدرے متحیر لہجے میں بولا۔"

نہیں"۔۔۔۔آئزل نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔"کیونکہ بابا مجھے سب کچھ بتا چکے" ہیں پہلے ہی!۔۔۔۔اور میں نے آپ سے محبت کی ہے۔۔۔جن سے محبت کی جائے

ان کو کٹہرے میں کھڑا نہیں کیا جاتا ہے"۔۔۔۔آئزل متبسم لہجے میں میں بولی جس پر عثمان بھی مسکرا دیا۔

شکریہ !۔۔۔میرا اعتبار کرنے کے لئے"۔۔۔۔عثمان اس کے ہاتھ کی پشت پر" لب رکھتا ہوا بولا۔

ریحانہ اور ظہیر اس وقت سفیان کے گھر پر موجود تھے۔اور سفیان بھی ان کے ساتھ بیٹھا محو گفتگو تھا۔

بیٹا میں جانتی ہوں کہ میں نے تم لوگوں کی حق تلفی کی ہے!۔۔۔مگر یہ سب" میری مجبوری تھی"۔۔۔۔ریحانہ نادم لہجے میں بولیں۔

امی یہ آپ کی مجبوری نہیں!۔۔۔۔آپ کا حق تھا۔۔۔اور اپنے حق کے لئے ڈٹ" جانے میں کوئی قباحت نہیں ہے"۔۔۔۔۔سفیان پر سکون لہجے میں بولا۔

یعنی تم مجھ سے ناراض نہیں ہو کہ میں نے تمہارے باپ کو چھوڑ کر ظہیر سے" شادی کی ہے جو"۔۔۔۔ریحانہ تحیر سے بولیں جس پر سفیان کا سر نفی میں ہلا۔

کرتے تھے اور مارتے پیٹتے بھی تھے۔۔۔۔انہوں (abuse) بابا آپ کو ابیوز" نے ہماری بہن کو بھی پاگل خانے پہنچادیا۔۔۔۔اگر آپ ان سے الگ نا ہوتیں تو شائد مجھے غصہ آتا۔۔۔کیونکہ اللہ نے انسان کو آزاد پیدا کیا ہے۔۔۔۔اور عورت تو پھر اللہ کی ایک بہت ہی پیاری مخلوق ہے۔۔۔اس پر ظلم کرنے والے کے خلاف آواز اٹھانا حق ہے۔۔۔ناکہ غلطی"۔۔۔۔سفیان مسکراتے ہوئے بولا۔

اور یہ عورت کی سائیڈ لینے والے مرد کی نظریں بار بار شمائل کی جانب اٹھتی" دکھائی دیتی تھیں مجھے شادی میں"۔۔۔۔اب کی بار بولنے والے ظہیر تھے جس پر سفیان نے تحیر سے ان کی جانب دیکھا۔

یہ۔۔۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں انکل!۔۔۔۔ایسا۔۔۔کچھ بھی نہیں" ہے"۔۔۔۔سفیان ہکلاتے ہوئے بولا۔

ہم نے کب کہا ایسا کچھ ہے !۔۔۔۔بس جیسے اس بیچاری بچی کو اغوا کر کے " زنجیروں سے باندھا تھا۔۔۔اس کے بعد تمہارے متعلق اس کے نادر خیالات جان کر اللہ کی پناہ"۔۔۔۔سفیان اپنی کرتوت کھلنے پر سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے !۔۔۔۔۔وہ بلا ویسے قابو نہیں آرہی " تھی۔۔۔اور میں اس سب کی معافی مانگ چکا ہوں"۔۔۔۔سفیان جتاتے ہوئے بولا.

یہ بلا کس کو بولا ؟۔۔۔۔اور کس کافر نے معافی مانگی مجھ سے بھلا"۔۔۔۔۔شمائل " کسی ناگہانی آفت کی طرح دروازے سے نمودار ہوئی جس پر سفیان گڑ بڑا گیا۔

بیٹا آپ اتنی کیوٹ ہو آپ کو تھوڑی بولا ہے"۔۔۔۔ریحانہ شمائل کو اندر آتے " دیکھ کر بولیں۔جس پر شمائل کا منہ حیرانی سے کھلا رہ گیا۔

یعنی یہ مجھے ہی بلا کہہ رہے تھے !۔۔۔۔شمائل کا صدمے کے مارے برا حال تھا۔ "

نہیں نہیں !۔۔۔مذاق تھاوہ"۔۔۔۔سفیان ریحانہ کی جانب ملتجی نگاہوں سے" دیکھتا ہوا بولا۔

فکر نا کرو بیٹا !۔۔۔۔وقت آنے پر سب ٹھیک ہو جائے گا !۔۔۔ویسے شمائل بیٹا" آپ اکیلی آئی ہو"۔۔۔سفیان کو ذو معنی نظروں سے دیکھتے ہوئے ریحانہ بولیں اور پھر شمائل سے سوال کرنے لگیں۔

نہیں !۔۔۔عزیزہ کے ساتھ آئی ہوں !۔۔۔اس کو سفیر بھائی سے کچھ کام" تھا"۔۔۔۔شمائل اب پوری طرح ریحانہ کی جانب متوجہ ہو کر بولی جو اس بات کا اشارہ تھا کہ سفیان سے اسے اب کوئی بات نہیں کرنی۔

بدر صوفے پر بیٹھا اسموکنگ کرنے میں مصروف تھا۔ایش ٹرے بجے ہوئے سگریٹ کے ٹکڑوں سے بھری پڑی تھی۔اچانک سے کمرے کا دروازہ کھلنے پر حیران ہوا اور آنے والے کو دیکھ کر مزید ٹھٹکا۔سامنے عزیزہ موجود تھی۔سفید

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رنگ کی شلوار قمیض ساتھ گلابی رنگ کا دوپٹہ کندھے پر لٹکائے!۔۔۔بالوں کو ایک طرف ڈالے وہ سفیر کو کوئی پری ہی لگی تھی۔

تم حقیقت ہو یا میرا وہم!"۔۔۔۔بدر اس کو پلکیں جھپکاتا ہوا دیکھتا بولا جبکہ عزیزہ" کے نقوش بگڑے اور بدر کے قریب آکر اس کے ہاتھ سے سگریٹ لے کر ایش ٹرے میں مسلا۔اور کھڑکیوں سے پردے ہٹائے تو روشنی چھن کر آنے لگی۔ساتھ ہی کھڑکیوں کے پٹ وا کر دیئے تو کمرے میں موجود دھواں ہوا میں تحلیل ہونے لگا۔کھانستی ہوئی بدر تک آئی اور اس کو کالر سے دبوچتی غرائی۔

یہ سب کیا حرکت تھی؟۔۔۔۔تمہارے پاس دماغ نام کی چیز نہیں ہے کیا؟"۔"

دماغ تو ہے پر تم نہیں ہو!"۔۔۔۔سفیر غم انگیز لہجے میں بولا۔"

میں یہیں پر ہوں تمہارے پاس"۔۔۔۔عزیزہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں سے" تھامتی ہوئی بولی۔سفیر کی سرخ ہوتی آنکھیں اس کی چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وعدہ کرو مجھ سے کہ کبھی چھوڑنے کی بات نہیں کرو گی"۔۔۔۔ سفیر کسی چھوٹے بچے کی طرح اس کے دونوں ہاتھ تھام کر بولا جس پر عزیزہ نے گہری سانس لی۔

"وعدہ کرتی ہوں کچھ بھی ہو جائے!۔۔۔۔ میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی"۔۔۔۔ عزیزہ اپنی بات کا یقین دلاتی ہوئی بولی۔

"چلو اب شاباش منہ ہاتھ دھو اور حلیہ درست کرو!۔۔۔۔ اور آج کہ بعد یہ سگریٹ تمہارے ہاتھوں میں مجھے نظر نا آئے"۔۔۔ عزیزہ اب خود صوفے پر بیٹھتی سفیر کو ہدایات دیتی تنبیہی انداز میں بولی جس پر سفیر سر جھٹک کر مسکرا دیا۔

سفیر فریش ہو کر باہر آیا تو عزیزہ کھڑی ہو گئی اور کار کی کیز اٹھا لیں۔

"کہاں چل دیں؟"۔۔۔ سوالیہ انداز میں سفیر بولا۔

تمہیں لینے کے لئے آئی تھی۔۔۔سفیان بھائی اور ریحانہ آنٹی ویٹ کر رہی ہیں" تمہارا"۔۔۔۔عزیزہ مسکراتی ہوئی اس کے قریب آئی اور اس کو بازو سے تھام کر اپنے ساتھ چلانے لگی جبکہ سفیر بھی بنا کسی پس وپشت کے اس کے ساتھ ہو لیا۔

ویسے تمہارے دادا نے مجھے تمہاری سیکیورٹی کے لئے منتخب کیا تھا"۔۔۔۔سفیر" چلتے چلتے عام لہجے میں بولا۔

کیونکہ وہ جانتے تھے کہ تم سا پاگل، جنونی اور خود سر اپنے نام کا ایک ہی" ہے !۔۔۔اور ان کی پوتی سے محبت بھی انتہا کی کرتا ہے"۔۔۔۔عزیزہ چہکار بھرے لہجے میں بولی۔

تم سے کس نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں"۔۔۔۔سفیر عامیانہ لہجے میں" بولا جبکہ عزیزہ نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا اور اس کو کالر سے پکڑ کر غرائی۔

تو پھر یہ سب تماشا کیوں لگایا ہوا تھا"۔۔۔۔عزیزہ آنکھوں میں چلتی بجھتی جوت" لئے بولی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سفیر اس کے مقابلے میں عزیزہ کا ہاتھ کالر سے ہٹاتا اس کو خود سے مزید قریب کر کے اس کے چہرے پر آئہ لٹ کو پھونک سے اڑاتا بولا۔

میں تم سے محبت نہیں !۔۔۔ جنون کی انتہاوں سے آگے تک عشق کرتا ہوں"۔۔۔۔ محظوظ کن نظروں سے عزیزہ کو دیکھتے ہوئے سفیر بولا جس پر عزیزہ حیران رہ گئی۔

میں نے اپنی زندگی میں صرف ایک شخص سے محبت کی ہے !اور وہ تم ہو عزیزہ" شجاع حیدر۔۔۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ میرا جنون !۔۔۔اور پھر میرا عشق بن گئی ہو"۔۔۔۔ عزیزہ کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے سفیر بولا جبکہ عزیزہ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

چلو اب دیر ہو رہی ہے !۔۔۔۔ یہ ناہو وہ سب کچھ اور سوچ لیں"۔۔۔۔ سفیر" عزیزہ کو خود سے دور کرتا ہوا بولا جس پر عزیزہ خفیف سی ہو گئی۔ سفیر کے لئے عزیزہ کا یہ روپ بالکل نیا تھا جس پر وہ کافی حیران بھی تھا۔ خیر جو بھی تھا اچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب ان لوگوں کی زندگیوں سے انتقام کی جنگ ختم ہو چکی تھی اور نئی صبح، نئی شامیں تلاش کرنے کا موسم آ چکا تھا۔

جبکہ شہروز کئی لوگوں کی زندگیوں کو جہنم بنانے کے بعد خود ابدی جہنم کی نظر ہو چکا تھا۔

---

www.novelsclubb.com